اصحابِ بدر

قاضی محمد سلیمان منصورپوری

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

اصحابِ بدر

قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

مسلک کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ

ناشر ——— ابوبکر قدوسی

اشاعت ——— فروری 2000ء

مطبع ——— موٹروے پریس

MAKTABA QUDDUSIA
REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

عنوانات | صفحہ نمبر

فہرست اسماء مبارکہ شہدائے غزوہ بدر رضی اللہ عنہم

مہاجرینؓ

الانصار رضی اللہ عنہم

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ التَّابِعِیْنَ ھُمْ بِاِحْسَانٍ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفے چند

برصغیر جو پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش پر مشتمل تین ملکوں کے مجموعے کا نام ہے، علمی اور تحقیقی اعتبار سے نہایت پر ثروت خطۂ ارض ہے۔اس میں بے شمار علما و محققین اور لا تعداد مصنفین و مؤلفین پیدا ہوئے، جنھوں نے علم و تحقیق کے مختلف میدانوں میں بے حد قابل قدر خدمات انجام دیں۔دور جانے کی ضرورت نہیں، بیسویں صدی کو لیجیے، اس میں بہت سے اصحاب تحقیق عالم وجود میں آئے جن میں حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری کا اسم گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہے۔حضرت قاضی صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ان کی خدمات بوقلموں اتنی وسعت پذیر ہیں کہ ہر وہ شخص جسے علم سے تھوڑا بہت تعلق ہے، ان سے محبت و عقیدت کا جذبہ رکھتا ہے۔میرا یہ منصب نہیں کہ ان کا تعارف کراؤں، ان کی تصانیف ان کے تعارف کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اور مدت ہوئی کہ لوگ ان کی تصانیف کے مطالعے ان سے خوب متعارف ہو چکے۔

سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر رحمۃ للعالمین ان کی وہ تصنیف ہے جو ہر صاحب مطالعہ سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔اس کے علاوہ سورہ یوسف کی تفسیر ”الجمال و الکمال“ علمی حلقوں میں بے حد مقبول ہوئی، پھر تائید الاسلام (دو جلد میں) مرزائیت کے موضوع پر لاجواب کتاب ہے۔انہی تصانیف میں ”اصحاب بدر“ کا نام آتا ہے، جو اپنے موضوع کی اولین کتاب ہے۔اس میں ان تین سو تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی درج ہیں جنھوں نے اسلام کی اس سب سے پہلی جنگ میں شرکت فرمائی۔جسے ”غزوۂ بدر“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ بہت بڑی تاریخی اور دینی خدمت ہے جو حضرت قاضی صاحب نے انجام دی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو کسی ایک جگہ پر تمام شرکائے بدر کے اسمائے گرامی درج ہیں اور نہ کسی

ایک مقام پر ان کے حالات و سوانح مرقوم ہیں- تاریخ و حدیث کی مختلف کتابوں سے ان کے نام جمع کرنا اور پھر ان کے حالات ضبط تحریر میں لانا بہت بڑا اور مشکل کام تھا جو قاضی صاحب نے کمال محنت سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا-

یہاں یہ یاد رہے کہ قاضی صاحب کے والد گرامی قدر کا اسم گرامی قاضی احمد شاہ صاحب تھا' انھیں غزوہ بدر کے عظیم المرتبت غازیوں سے خاص شغف اور تعلق خاطر تھا- انھوں نے متعدد مرتبہ اپنے قلم سے خط نسخ اور خط نستعلیق میں یہ اسماے مبارکہ لکھے اور اپنے متعلق واجبات میں تقسیم فرمائے- یہ قاضی صاحب کو ان کے رقم فرمودہ ناموں کی یہ فہرست دست یاب ہو گئی- لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ فہرست مکمل تھی یا مکمل نہیں تھی اور قاضی صاحب نے اسے مکمل فرمایا- بہر حال قاضی صاحب کو یہ فہرست ملی تو انھوں نے ان کے حالات قلم بند فرما دیے- کسی صحابی کے حالات کم ہیں اور کسی کے زیادہ- اس سے پہلے کہیں ایک جگہ ان کے حالات مرقوم نہیں تھے' قاضی صاحب نے ان کے حالات جمع فرمائے اور کتابی شکل میں شائع کر دیے- اس طرح اس موضوع کی یہ پہلی کتاب ہے- اس سے قبل کسی زبان میں یک جا ان پاک باز ہستیوں کے نام اور حالات مذکور نہیں ہیں-

جنگ بدر مسلمانوں اور کافروں کے درمیان پہلا معرکہ تھا جو جمعے کے دن ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری کو بدر کے مقام پر پیش آیا-

اس مقام کو "بدر" اس لیے کہا جاتا ہے کہ کسی زمانے میں یہاں ایک شخص بدر بن یخلد بن نضر بن کنانہ آباد ہوا تھا- آباد ہونے والے کے نام کی وجہ سے اس کا نام "بدر" پڑ گیا- بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بدر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بدر بن حارث نے کنواں کھدوایا تھا' اسی بنا پر اسے "بئر بدر" کہا جانے لگا-

بہر حال یہ اہل اسلام اور اہل کفر کے درمیان پہلی جنگ تھی' جس میں مشہور روایت کے مطابق تین سو تیرہ مسلمانوں نے ایک ہزار مسلح کافروں کا مقابلہ کیا اور اللہ کی مدد سے انہیں کامیابی حاصل ہوئی- قاضی صاحب نے اس سلسلے کی تمام تفصیلات آغاز کتاب میں بیان فرما دی ہیں-

حضرت قاضی صاحب ۱۸۶۵ کے لگ بھگ سابق ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب)

کے ایک قصبے منصور پور میں پیدا ہوئے۔ اس دور کے بعض جید علما سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی، نہایت ذہین اور طباع تھے۔ بہت جلد ان کا شمار اس دور کے مشاہیر اہل علم میں ہونے لگا۔ مطالعہ بہت وسیع تھا، قرآن و حدیث اور دیگر اسلامی علوم کے علاوہ بائیبل کے یگانہ عالم تھے۔ ایک طرف تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا تو دوسری طرف ریاست پٹیالہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ ملازمت کا آغاز محکمہ تعلیم سے ہوا، پھر بعض انتظامی محکموں سے منسلک رہے۔ ریاست میں ایک عہدہ "نظامت منڈیات" کا تھا۔ کافی عرصہ "ناظم منڈیات" کا منصب سنبھالے رکھا۔ عدلیہ سے منسلک کیے گئے تو ریاست پٹیالہ کے سیشن جج ہوئے۔ جس محکمے میں متعین کیے گئے۔ نہایت حسن و خوبی سے اس میں خدمات سرانجام دیں اور بڑی شہرت پائی اور نیک نام ہوئے۔ ریاست کا سکھ حکمران ان کا بے حد احترام کرتا تھا، ریاست کے بڑے چھوٹے اہل کار انتہائی تکریم کا برتاؤ کرتے تھے۔

عربی، فارسی اور اردو کے بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے۔ تاریخ کے تمام گوشوں پر ان کی نگاہ تھی اور اس میں مہارت رکھتے تھے۔

دوسرے حج پر گئے تھے کہ واپسی پر بحری جہاز میں ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء کو فوت ہو گئے اس جہاز میں مولانا اسماعیل غزنوی اور مولانا غلام رسول مہر بھی سوار تھے اور ان کی ملاقاتیں حجاز مقدس میں قاضی صاحب سے ہوتی رہتی تھیں۔ جہاز میں جنازہ مولانا اسماعیل غزنوی نے پڑھایا اور میت سمندر کی لہروں کے سپرد کر دی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی۔ ساندہ۔ لاہور

بروز ہفتہ ۲۷ نومبر ۱۹۹۹-۱۸ شعبان ۱۴۲۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ خُلَفَاءِ ہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ○

امابعد: غازیان غزوۂ بدر کے حالات میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے- میرے والد بزرگوار مولوی قاضی حاجی احمد شاہ صاحب اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ کو اصحاب کبار غزوہ بدر کے ساتھ خاص شغف تھا- انہوں نے بیسیوں بار اپنے قلم سے خط نسخ و نستعلیق میں ان مبارک ناموں کو لکھا اور احباب میں تقسیم کیا- ان دنوں مجھے اتفاق سے ان کے قلم کی لکھی ہوئی ایک فہرست مل گئی- دل میں آیا کہ ان کے حالات قلم بند کر دوں- اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اس ناچیز عمل کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب میرے والد بزرگوار کے نام اعمال میں ثبت فرمائے-

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○

محمد سلیمان عفی عنہ
یکم مارچ ۱۹۳۰ء

غزوہ بدر

غزوات نبی ﷺ میں سے یہ غزوہ نہایت مشہور، نہایت متبرک ہے، اللہ تعالیٰ نے بطور اظہار احسان فرمایا ہے۔

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ اللہ نے تو تمہاری مدد بدر میں بھی کی جبکہ تم بہت دبے ہوئے تھے۔

دوسرے مقام پر اسی غزوہ کو یوم الفرقان بھی فرمایا گیا ہے اس غزوہ کا فضل و شرف جملہ غزوات سے برتر ہے اور حدیبیہ اس سے درجہ دوم پر ہے۔

بدر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہاں بدر بن مخلد بن النضر بن کنانہ آباد ہوا تھا اسی کے نام سے مقام کا نام ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ بدر بن حارث نے یہاں کنواں لگوایا تھا۔ بیئر بدر کی وجہ سے اس جگہ کو بھی بدر کہنے لگے۔

جب سے نبی ﷺ اور مہاجرین صادقین مکہ چھوڑ کر مدینۃ النبی ﷺ میں آ گئے تھے تب سے قریش نے ارادہ کر لیا تھا کہ فوجی طاقت سے مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو فنا کر دیا جائے۔ اور ایسا ناگہانی حملہ کیا جائے جو مسلمانوں کو پامال ہی کر دے۔

نبی ﷺ بھی ان کی طبائع سے واقف اور ان کے ارادوں سے باخبر تھے اس لئے تھوڑے تھوڑے دنوں کے ہر اس راستہ کی طرف جدھر سے اہل مکہ کا اقدام و حملہ ہو سکتا تھا سرور کائنات ﷺ مسلمانوں کے جتھے روانہ کرتے اور اس طرف کے قبائل کے ساتھ ناظرفدار رہنے کے معاہدات کرتے رہتے تھے۔

رمضان پہلی ہجری میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تیس سواروں کے ساتھ سیف البحر کی طرف گشت لگانے گئے تھے ان کو ابوجہل کا لشکر جس میں تین سو سوار تھے مل گیا۔ ابوجہل نے دیکھا کہ مسلمان ہوشیار ہیں اور ناگہانی حملہ ناممکن ہے لہذا وہ واپس چلا گیا۔

شوال ۱ھ میں عبیدہ بن الحارث الہاشمی ساٹھ سواروں کو لے کر مدینہ منورہ سے

گشت کو نکلے تو ان کو بھی ابو سفیان دو سو سواروں کے ساتھ ثنیۃ المرہ کے راستہ پر آ تا مل گیا۔ ابو سفیان نے دیکھا کہ مسلمان اس راہ سے بھی غافل نہیں وہ واپس چلا گیا۔

ذی قعدہ ۱ھ میں سعد بن ابی وقاص اسی(۸۰) سواروں کے ساتھ مدینہ سے گشت کو نکلے اور جحفہ تک انہوں نے چکر لگایا۔ دشمن نہیں ملا۔

اس سے تین ماہ بعد بماہ صفر ۲ھ نبی ﷺ خود ستر سواروں کے ساتھ ابواء تک نہضت فرما ہوئے اور اس سفر میں عمرو بن مخشی الضمری سے معاہدہ ہوا کہ وہ غیر جانبدار رہے گا۔

ربیع الاول ۲ھ کو نبی ﷺ نے پھر بواط تک سفر فرمایا۔ یہ مقام ینبوع بندرگاہ کے قریب ہے۔ راہ میں قافلہ قریش ملا جس کا سردار امیہ بن خلف تھا۔ اس کے ساتھ صرف ایک سو اشخاص تھے اور حضور ﷺ کے ہمرکاب دو سو۔ چونکہ مسلمانوں کا مقصد خود کسی کو چھیڑنا نہ تھا اس لئے قافلہ نکل گیا اور حضور مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے۔

اسی مہینے میں کرز بن جابر الفہری نے مکہ سے نکل کر مدینہ تک کامیاب حملہ کیا اور اہل مدینہ کے مویشی کو مدینہ کے چراگاہ سے لوٹ کر لے گیا۔ اس کا تعاقب بھی مقام سفوان تک کیا گیا مگر اسلامی لشکر ناکام رہا۔ سفوان بدر کے قریب ہے اس لئے اس کا نام بدر اولیٰ بھی مؤرخین نے لکھا ہے۔

اس حملہ کے بعد نبی کریم ﷺ کو ضرورت محسوس ہوئی کہ بنو مدلج اور بنو ضمرہ کے ساتھ ایک استوار معاہدہ غیر جانبدار رہنے کا کیا جائے۔ جمادی الآخر ۲ھ کو حضور ادھر نہضت فرما ہوئے اور معاہدہ ہو گیا۔

اسی ماہ جمادی الآخر کے آخر میں بارہ سواروں کا ایک جتھا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرداری میں بھیجا گیا۔ ان کو قریش کا قافلہ مل گیا۔ نبی ﷺ کی ہدایت کے خلاف مسلمانوں نے تیر چلائے۔ قریش کا ایک آدمی مارا گیا اور دو کس قید ہوئے۔

نبی ﷺ نے قیدیوں کو چھوڑ دیا اور مقتول کا خون بہا قریش کو ادا کر دیا اور یہ بھی ظاہر فرمایا کہ مسلمانوں نے یہ کام اجازت سے بڑھ کر کیا تھا۔

قریش نے تاوان تو وصول کر لیا مگر انہوں نے مسلمانوں کی معذرت کی کچھ قدر نہ کی اور یہ ارادہ کر لیا کہ اب مسلمانوں پر اعلانیہ حملہ کیا جائے گا۔

قوم کو جوش دلانے کے لئے ابو جہل نے یہ بھی مشہور کر دیا کہ قریش کے اس قافلہ کو جو ابو سفیان کی ماتحتی میں شام سے آ رہا ہے جس کا سرمایہ تجارت پچاس ہزار دینار ہے مسلمان لوٹنا چاہتے ہیں لہٰذا قافلہ کی حفاظت کے لئے جلد آگے بڑھنا چاہئے۔ اس کی تدبیر پر تزویر سریع الاثر ثابت ہوئی اور ایک ہزار کا لشکر جو خوب مسلح تھا اور تین سو گھوڑے اور سات سو اونٹ ان کے ساتھ تھے فراہم ہو گیا۔ قریش کے پندرہ سردار لشکر میں شامل ہو گئے اور ہر ایک نے وعدہ کیا کہ یکے بعد دیگرے تمام لشکر کی خوراک کے متکفل ہوں گے۔

ابو جہل مکہ سے چار پانچ منزل پر پہنچا تھا کہ اسے اطلاع مل گئی کہ ابو سفیان والا قافلہ مع الخیر مکہ پہنچ گیا ہے۔ اہل لشکر نے ابو جہل سے کہا کہ اب ہم کو واپس چلنا چاہئے کیونکہ ہمارا قافلہ بلا کسی گزند کے گھر پہنچ چکا ہے۔ ابو جہل نے کہا۔ ہاں یہ تو اچھا ہوا لیکن بہتر یہ ہے کہ یثرب کے قرب و جوار تک پہنچیں اور وہاں جشن شادی مرتب کریں۔ اس کا اثر گرد و نواح کے قبائل پر یہ پڑے گا کہ وہ مسلمانوں سے ہم عہد ہونا پسند نہ کریں گے اور مسلمان ہماری کثرت اور شوکت اور جشن کے حالات سن کر مرعوب ہو جائیں گے۔

اہل لشکر نے اس رائے سے اتفاق کر لیا۔ اور اب یہ لشکر سمندر کا ساحل چھوڑ کر جدھر سے قافلہ کے لئے جا رہے تھے۔ مدینہ کے رخ ہو لئے۔

جب نبی ﷺ کو ابو جہل کی اس گفتگو کی اطلاع ہوئی تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ جو اصحاب اس وقت جلد سے جلد چلنے پر تیار ہو سکتے ہیں وہ ہمرکاب نبوی ﷺ چل پڑیں۔ تین سو چودہ بزرگ جو اس وقت روئے زمین پر بہترین بزرگ تھے حضور ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ اس تعداد میں مہاجرین ۸۳، اور انصار ۱۵۲، اوس ۶۱، خزرج ۹۱، اور متعلقین ہر دو قبائل ۷۹ تھے۔ بعض روایات میں تعداد ۳۱۹ بعض میں ۳۱۵ بیان کی گئی ہے۔ ۳۱۹ کی روایت مسلم غالباً ان بزرگوں سمیت ہے جو میدان جنگ میں تھے مگر بوجہ صغر سن ان کو اجازت جنگ نہ دی گئی۔ چونکہ ان بزرگوں کو بھی واقعات کی تفصیلی اطلاع نہ تھی۔ اس لئے ان میں سے بھی اکثر کا گمان یہی تھا کہ حضور ﷺ قافلہ پر حملہ آور ہونے کو جا رہے ہیں وہ دل ہی میں خوش تھے کہ قافلہ ہی سے مڈبھیڑ ہو کیونکہ مسلمان بلحاظ جنگی ساز و سامان کے مکمل نہ تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تو نبی ﷺ کو مدینہ ہی میں مطلع فرما دیا تھا

کہ حملہ آور دشمن سے جنگ کے لئے جانا ہے۔

مجلس شوریٰ

سرداران مہاجرین و انصار کی مجلس نبی ﷺ نے طلب فرمائی اور اس معاملہ کو شوریٰ میں پیش کر دیا۔

سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور بعد ازاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی۔ دونوں تقریریں نہایت دلچسپ تھیں۔

بعد ازاں مقداد بن عمرو انصاری نے کہا یا رسول اللہ جو حکم آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملا ہے اس کے لئے سوار ہو جایئے۔ ہم لوگ بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ "تو اور تیرا خدا جاؤ اور لڑو ہم تو بیٹھے ہیں" قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر آپ برک الغماد (اقصائے یمن کا ایک مقام ہے) تک جائیں گے تو ہم ساتھ ساتھ ہوں گے اور حضور ﷺ کو درمیان میں لیتے ہوئے آگے پیچھے' دائیں بائیں جنگ کریں گے۔ نبی ﷺ کا چہرہ مبارک اس تقریر پر روشن ہو گیا۔ انصار کے لئے شمولیت جنگ کا یہ پہلا موقعہ تھا اور انصار میں سے کوئی کوئی ایسا بھی تھا جو جنگ کو پسند نہ کرتا تھا۔ نبی ﷺ نے مکرر انصار کی طرف رخ فرما کر دریافت کیا کہ کیا رائے ہے تو سعد بن معاذ نے عرض کیا۔ کیا حضور کو ہماری رائے کی ضرورت ہے؟

"بخدا ہمارا حضورؐ پر ایمان ہے۔ میں نے حضور ﷺ کی تصدیق کی ہے اور شہادت دی ہے کہ حضورؐ جو کچھ فرماتے ہیں وہ حق ہے۔ ہم نے قبل ازیں سمع و طاعت کے معاہدات بھی حضورؐ سے کئے ہیں۔ لہٰذا ہماری عرض یہ ہے کہ حضورؐ کا جو ارادہ ہے اسی کے مطابق عمل فرمایا جائے۔

دوسری روایت میں سعد بن معاذ کے یہ الفاظ بھی ہیں۔ "کیا حضورؐ کا یہ خیال ہے کہ انصار حضورؐ کا ساتھ صرف اپنے ہی وطن میں دیا کریں گے میں اس وقت انصار ہی کی طرف سے اور انہیں کی عرض پیش کر رہا ہوں کہ حضور کا جو منشا ہو اس پر عمل فرمائیں۔ جس کا رشتہ ملانا ہو ملا دیجئے جس کا رشتہ توڑ دینا ہو توڑ دیجئے' جسے موجودہ حالت پر رکھنا ہو اسے اسی کی حالت پر چھوڑ دیجئے ہمارے اموال حاضر ہیں جس قدر منشاء ہو قبول فرمایئے

اور جس قدر منشا ہو ہمیں بطور عطیہ چھوڑ دیجئے۔ لیکن حضور ﷺ کا قبول فرمانا ہم کو زیادہ پسند ہو گا اور جو ہمارے پاس رہ جائے گا وہ ناپسند ہو گا۔ ہمارا معاملہ بالکل حضورؐ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور "برک الغماد" تک چلیں ہم سب ہمرکاب ہیں۔

اس اللہ کی قسم جس نے حضورؐ کو سچی نبوت کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر ہم کو سمندر چیر کر نکل جانے کا حکم ہو گا تو ہم سب حضورؐ کے ساتھ ساتھ چلیں گے اور ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہ رہ جائے گا۔

یا رسول اللہؐ! ہم لوگ جنگ میں جم جانے والے ہیں اور مقابلہ میں اپنی بات کو پورا کر دکھلاتے ہیں مجھے امید ہے کہ ہماری خدمات حضورؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں گی۔"

نبی ﷺ نے اس تقریر پر نہایت سرور و نشاط کا اظہار فرمایا۔

یہ بات اس طرح پر واضح ہو جاتی ہے کہ قافلہ شام سے آ رہا تھا۔ شام مدینہ سے جانب شمال اور مکہ سے جانب جنوب ہے۔ قافلہ کا راستہ مدینہ سے جانب غروب ہے۔

نبی ﷺ کا ارادہ اگر قافلہ کے لئے جانے کا ہوتا تو حضور مدینہ سے جانب مغرب سفر فرماتے حالانکہ حضور ﷺ مدینہ سے جانب جنوب نہضت فرما ہوئے تھے۔

اسلامی لشکر میں صرف ستر شتر اور تین گھوڑے سواری کے لئے تھے۔ تین تین سواریوں کے لئے ایک ایک اونٹ مقرر کیا گیا تھا۔ ان تین میں سے ایک پیدل چلتا اور دو سوار ہوتے۔ نبی ﷺ کی سواری میں بھی سیدنا علیؓ المرتضیٰ و ابولبابہ رضی اللہ عنہما شامل تھے۔ ابولبابہؓ راستہ میں سے حاکم مدینہ بنا کر واپس کئے گئے تو زید بن حارثہؓ نے ان کی جگہ لے لی۔ باقی سب غازی بالکل پیدل تھے۔

میدان جنگ

مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں جہاں اترنا پڑا وہاں ریت بہت تھی۔ آدمیوں کے پاؤں دھنس جاتے تھے اور پانی موجود نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی زور کی بارش بھیجی کہ ریت دب گیا اور مسلمانوں نے ریت ہٹا کر جوہڑ بنا لیا جو پانی سے بھر گیا۔

کفار صاف زمین پر اترے تھے اور ادھر سخت کیچڑ ہو گیا۔

نبی ﷺ کا عریش

لشکر سے پیچھے ایک بلند ٹیلہ پر نبی ﷺ کے لئے ایک چھپر بنا دیا گیا تاکہ حضور ﷺ اس بلندی سے دونوں لشکروں کے محاربہ کو ملاحظہ کر سکیں۔ صرف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس چھپر کے سایہ میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ ان کا کام حضور ﷺ کی خدمت بجالانا' اپنے لشکر کی حالت عرض کرتے رہنا۔ حضورؐ کے احکام لشکر تک پہنچانا تھا۔ زمانہ حال میں ایسے افسر کو چیف آف سٹاف کہتے ہیں جو سپہ سالار اعظم کے ماتحت اور ساری فوج کا نگران حال ہوتا ہے سعد بن معاذ سیدالانصار نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ مناسب ہے کہ عریش سے پچھلی طرف حضور کی سواری ہر وقت موجود رہے کیونکہ اگر اسلامی لشکر کو شکست بھی ہوئی اور ہم سب خاک و خون میں مل گئے تب بھی حضور ﷺ کو مدینہ منورہ جانے کا موقعہ رہے گا۔ وہاں حضورؐ کے جاں نثار اور صدق شعار ابھی تک موجود ہیں جو صدق و خلوص میں ہم سے ہرگز کم نہیں۔ گو تنگی وقت کی وجہ سے وہ ہمرکاب حاضر نہ ہو سکے۔ حضور ﷺ نے ان کے حق میں دعاء خیر فرمائی۔

ملاحظہ میدان جنگ

جنگ سے ایک روز پیشتر حضور ﷺ نے میدان جنگ کا ملاحظہ فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔ حضور پر نور جگہ جگہ ٹھہر کر فرماتے جاتے تھے کل یہاں فلاں کافر کی لاش ہو گی اور یہاں فلاں کافر کی۔ جملہ سرداران قریش کے نام اسی طرح حضور نے گنوا دیئے۔

جنگ کے لئے صف بندی

یوم الجمعہ ۱۷ رمضان ۲ ہجری کو صف بندی ہوئی۔ نبی ﷺ ملاحظہ کے لئے صفوں کے سامنے سے گزرے کیا دیکھا کہ ایک انصاری صف سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ کے ہاتھ میں پتلی سی چھڑی تھی انصاری کے پیٹ پر چھڑی لگا کر کہا کہ برابر ہو جاؤ۔ اس نے کہا یارسول اللہؐ! مجھے اس سے سخت تکلیف ہوئی۔ حضور ﷺ عدل و انصاف کے پیغام رساں ہیں میں تو بدلہ لوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اچھا۔ کہا حضورؐ کرتہ

اٹھائیں۔ حضورؐ نے کرتہ اٹھایا تو اس نے آگے بڑھ کر جھٹ حضور ﷺ کے بطن اطہر کو چوم لیا۔ حضورؐ نے پوچھا۔ یہ کیا۔ وہ بولا حضور دنیا میں یہ آخری گھڑیاں ہیں اور آخری سانس ہے۔ میں نے چاہا کہ اس شرف سے مشرف ہو جاؤں۔ حضور ﷺ نے اسے دعائے خیر دی۔ اور بعد ازاں یہ دعا فرمائی "یا اللہ! یہ وہ اہل ایمان ہیں کہ اگر آج ان کو تو نے ہلاک کر دیا تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔"

اپنی فوج کے ملاحظہ سے فارغ ہوئے تو دشمن کی فوج کی طرف دیکھا اور زبان مبارک سے فرمایا۔ "الٰہی یہ قریش ہیں جو فخر و تکبر سے بھرپور ہیں۔ تیرے نافرمان۔ تیرے رسولؐ سے جنگ آور' الٰہی تیری نصرت تیری مدد کی ضرورت ہے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔"

عریش اور دعا

بعدازاں نبی ﷺ عریش میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز کی نیت باندھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شمشیر برہنہ لے کر پہرہ پر کھڑے ہو گئے (نماز کے اندر) حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذِلْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ مَا وَعَدْتَنِيْ "الٰہی مجھے ندامت سے بچائیو یا اللہ میں تجھے تیرا وعدہ حتما یاد دلاتا ہوں۔"

بعد نماز حضور ﷺ نے لمبا سجدہ فرمایا اور سجدہ میں يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھتے رہے۔ سجدہ کے بعد بھی لمبی دعا میں مصروف رہے۔ دعا ایسے تضرع و ابتہال کے ساتھ تھی کہ حضور ﷺ کی چادر مبارک بھی کندھوں سے گر گئی تھی اور حضور ﷺ کا ابتہال بڑھتا جاتا تھا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اپنے آپ کو اتنا ہلکان نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ حضورؐ سے فتح و ظفر کا وعدہ فرما چکا ہے۔

اتنے میں حضور پر اونگھ سی طاری ہوئی اور ادھر ساری فوج بھی اونگھ گئی۔ حضورؐ نے آنکھ کھولتے ہی فرمایا: ابوبکرؓ! تجھے بشارت ہو کہ "نصرت الٰہی آ پہنچی۔ جبرئیل بھی آ گئے ہیں۔"

فوج نے آنکھ جھپک جانے کے بعد دشمن کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی تعداد

بہت کم ہے اور مسلمان کثرت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اس تیقن نے ان کے حوصلے بڑھا دیئے۔

نبی ﷺ میدان جنگ میں تشریف لائے تو فوج سے فرمایا۔ اپنی جگہ پر قائم رہنا۔ دشمن حملہ کی شکل میں آگے بڑھے تو اسے آگے آنے دینا۔ جب وہ تمہارے تیروں کی زد میں آ جائے تب تیر خوب برسانا۔ دشمن اور ہی قریب آ جائے تو نیزوں کا استعمال کرنا۔ تلوار کا استعمال سب سے بعد ہو۔

اس وقت کفار کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ بن عبد مناف اپنی فوج کے سامنے تقریر کے لئے نکلا اور ادھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم میں یہ شخص سمجھ دار ہے۔ اگر لوگوں نے اس کی بات مان لی تو سیدھی راہ پر ہو جائیں گے۔

عتبہ بولا۔ معشر قریش! محمدؐ کے ساتھ جنگ کرنے کا کوئی نفع معلوم نہیں ہوتا۔ اگر تم غالب بھی آ گئے۔ تب بھی کیا ہو گا ہم اپنے بھائیوں سے ہمیشہ آنکھ چراتے رہیں گے۔ کوئی چچا زاد کو کوئی خالہ زاد کو قتل کرے گا۔ کوئی اپنے قبیلہ کے بھائی کو مار ڈالے گا۔ چلو واپس چلو۔ عرب والے خود محمدؐ سے سمجھ لیں گے۔ اگر کوئی قبیلہ ان پر غالب آ گیا تو تمہارا مقصد پورا ہو گیا اور اگر وہ بھی غالب نہ آیا تو تم ندامت و عار سے بچے رہے۔

بعد ازاں یہی پیغام ابوجہل کے پاس بھی بھجوا دیا۔ ابوجہل نے عامر بن حضرمی کو بلایا۔ کہا دیکھو۔ یہ عتبہ تیرا رقیب ہے اور تجھے بھائی کا انتقام لینے سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اس کی یہ وجہ بھی ہے کہ اس کا بیٹا مسلمانوں کی طرف ہے۔ اب تم کو لازم ہے کہ آگے بڑھو اور فوج کو گرماؤ۔ اس نے اپنے بھائی کے نام کی دہائی دی اور فوج میں جوش پیدا ہو گیا۔

اسود مخزومی کفار میں سے نکلا اور کہا کہ سب سے پہلے میں بڑھتا ہوں۔ مسلمانوں کے حوض کا پانی پی کر آؤں گا یا وہیں مر جاؤں گا۔

وہ حوض کی طرف چلا تو سیدنا حمزہؓ نے اس کا تعاقب کیا اور اس کی پیٹھ پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں رہ گیا۔

اب اپنی صف سے عتبہ نکلا (غالباً یہ ابوجہل کے طعن کا جواب تھا) اس کا بھائی شیبہ اور فرزند ولید بھی اس کے ساتھ تھے اس نے نعرہ لگایا کہ کوئی مقابلہ کو نکلے یہ سن کر معاذ اور معوذ پسران حارث باہر نکلے (ان کی ماں عفراء انصاریہ ہیں اس خاتون کے سات فرزند

دو شوہروں حارث اور بکیر سے تھے اور ساتوں فرزند میدان جنگ میں حاضر تھے۔ کوئی خاتون ان کی اس فضیلت کو نہ پا سکی) عبداللہ بن رواحہ انصاریؓ جو نقیب محمدیؐ اور شاعر زبان آور تھے ان کے ساتھ ساتھ تھے۔

عتبہ نے کہا تم کون ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم انصار ہیں۔ عتبہ بولا ہاں آپ ذی عزت ہیں برابر کے جوڑ ہیں۔ لیکن میں تو اپنی قوم کے اشخاص چاہتا ہوں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا۔ عبیدہؓ بن حرث تم چلو۔ حمزہؓ تم چلو۔ علیؓ تم چلو (تینوں ہاشمی ہیں) حمزہؓ نے شیبہ کا اور علیؓ نے اسید کا شکار جاتے ہی کر لیا۔

عبیدہ اور عتبہ ایک دوسرے پر شمشیر زنی کر رہے تھے کہ حمزہ و علی نے بھی عتبہ پر حملہ کر دیا اور اسے خاک و خون میں سلا دیا۔

اسی جنگ میں راس الکفر امیہ بن خلف جو بلال رضی اللہ عنہ کو کلمہ توحید پر ستایا کرتا تھا قتل ہوا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا۔ معاذ بن عفراء وغیرہ بھی بلال کی مدد کو پہنچ گئے اور اس ناپاک کا خاتمہ کر دیا۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس شعر میں بلال رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دی۔

هَنِيْاءً زَادَكَ الرَّحْمٰنُ فَضْلاً
فَقَدْ اَدْرَكْتَ ثَارَكَ يَا بِلاَلُ

قتل ابوجہل لعنہ اللہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ صف بندی میں میرے دائیں بائیں نوجوان لڑکے تھے میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر کوئی آزمودہ کار ہوتا تو خوب ہوتا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ و معوذ پسران عفراء تھے۔

ایک نے چپکے سے مجھے کہا کہ چچا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں۔ جب ہمارے سامنے آئے تو مجھے بتانا۔ دوسرے نے بھی یہی بات آہستہ سے پوچھی۔ میں نے کہا تم کیا کرو گے اگر اسے دیکھ لو گے۔ انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اسے ضرور قتل کریں گے یا اپنی جان دے دیں گے۔ اتنے میں ابوجہل چکر لگاتا ہوا لشکر کے سامنے آیا۔ میں نے دونوں لڑکوں سے کہا۔ دیکھو ابوجہل

وہ ہے- یہ سنتے ہی وہ دونوں ایسے جھپٹے جیسے شہباز کوے پر گرا کرتا ہے- دونوں نے اپنی اپنی تلواریں اس کے پیٹ میں بھونک دیں- وہ گر پڑا- جان توڑ رہا تھا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے- انہوں اس کی چھاتی پر پاؤں رکھا- سر کاٹا اور داڑھی سے پکڑ کر سر اٹھا لیا- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سہ کی خدمات کو منظور فرمایا- نیز ارشاد کیا کہ اس امت کا فرعون یہی ابو جہل تھا-

جذبات جاں نثاری و جوش صداقت دین

الف- جب کفار کے لشکر سے عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مبارز طلب نکلا تو اس کے مقابلہ کو ابوبکر صدیق آمادہ ہو گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک لیا-

ب- جب لشکر کفار سے جراح باہر آیا تو اس کے محاربہ کو ابوعبیدہ عامرؓ ان کے فرزند لشکر اسلام سے روانہ ہو گئے- ہر دو امثلہ سے ظاہر ہے کہ ان مجاہدین فی سبیل اللہ کی نگاہ میں نہ باپ کی عظمت باقی رہی تھی اور نہ فرزند کی محبت- ان کو ایک وحدہ لا شریک لہ کی ذات ہی کبریائی و عظمت کی مستحق نظر آتی تھی اور ایک ذات حمیدہ صفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی واجب الاحترام والمحبت دکھلائی دیتی تھی اور بس-

ج- ایک انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سن لیا کہ "جو کوئی آج اللہ کی راہ میں شہید ہوا اس کے لئے جنت واجب ہے-" ان کے ہاتھ میں انگور کا گچھا تھا انگور کھا رہے تھے- انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنا اور پھر انگور کی طرف دیکھا اور کہا- اوہ- یہ انگور تو بہت ہیں- ان کے ختم کرنے میں تو دیر لگے گی- میں جنت میں جانے سے اتنی دیر کیوں کروں- یہ کہہ کر انگور پھینک دیئے- آگے بڑھے اور اپنا فرض ادا کرتے ہوئے فردوس کو سدھار گئے-

لڑائی گھمسان کی ہو رہی تھی- اللہ تعالیٰ نے ملائک کو بھی اہل ایمان کی مدد و نصرت اور ثبات و اطمینان کے لئے نازل فرمایا- مسلمان فرشتوں کو انسانوں کی صورت میں چلتے پھرتے دیکھتے تھے اور فرشتے ہر ایک مومن سے کہہ رہے تھے کہ بہادر بنو- مضبوط رہو فتح اور نصرت الٰہی تمہارے ساتھ ہے-

جب مسلمین و کافرین کا ہر شخص جنگ میں مصروف تھا- اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کنکریوں کی ایک مٹھی کفار کی جانب پھینک دی اور زبان مبارک سے فرمایا۔ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ۔ اَللّٰھُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَھُمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ۔

کنکریوں کا پھینکنا تھا اور کفار کا دل توڑ کر بھاگنا۔ مسلمانوں نے تعاقب کیا اور ستر اشخاص کو قید بھی کرلیا۔

معرکہ میں کافروں کے ستر آدمی ہلاک ہوئے تھے اور مسلمانوں کے صرف چودہ شخص۔ اس روز جنگ میں پہلا شہید ہونے والا مہجع رضی اللہ عنہ تھا۔ جو عمرفاروق رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔ اہل دنیا اسے غلام سمجھتے تھے مگر مساوات کے حامی' عدل کے مربی' اخوت کے بانی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "سیدالشہدا" کا خطاب عطا فرمایا۔

قیدیوں سے حسن سلوک

ستر قیدیوں میں چند ہاشمی بھی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریبہ رکھتے تھے۔ (۱) انہی میں عباس بن عبدالمطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے (۲) انہی میں سیدنا علیؓ مرتضیٰ کے برادر کلاں بھی تھے (۳) اور نوفل بن حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھی (۴) اور انہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر کلاں زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر ابوالعاص بھی۔

لیکن یہ سب عام قیدیوں کی طرح بند و سلاسل میں تھے۔ رات کو ایک انصاری نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب راحت نہیں فرماتے ادھرادھر کروٹیں لے رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ حضور کو کچھ تکلیف ہے۔ فرمایا نہیں۔ مجھے تو عباسؓ کے کراہنے کی آواز آ رہی ہے اور وہی آواز مجھے نہیں سونے دیتی۔ انصاری اٹھا اور عباس کی مشک بندھی کھول آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عباس کی آواز نہ سنی تو انصاری سے پوچھا۔ کہا میں ان کی مشک بندھی کھول آیا ہوں۔ فرمایا: جاؤ اور سب اسیروں کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

مشرکین کی مردہ لاشوں سے سلوک

کفار ایسے بھاگے تھے کہ انہوں نے اپنی فوج کے مردوں کا بھی کچھ انتظام نہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعا عادت مبارک یہ تھی کہ جہاں کسی انسان کی لاش کو بلا تدفین دیکھ لیتے۔ دفن کرنے کا حکم دیتے۔ بدر میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

۲۴ سرداران قریش کو ایک گڑھے میں الگ اور باقی کفار کو ایک گڑھے میں الگ زیر خاک کر دیا گیا۔ ؎۱

تیسرے روز نبی ﷺ اس قلیب (گڑھے) کے کنارہ تک تشریف لے گئے جہاں سرداران قریش کے ناپاک جثے گرائے گئے تھے اور بآواز بلند فرمایا۔ اے عتبہ بن ربیعہ۔ اے شیبہ بن عتبہ۔ اے امیہ بن خلف۔ اے ابوجہل بن ہشام۔ اے فلاں اے فلاں۔ اللہ نے جو تمہاری بابت کہا تھا کیا اس کو تم نے ٹھیک پایا۔ مجھے تو جو اللہ نے وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے بالکل درست دیکھ لیا۔

عمر فاروقؓ نے استفہامیہ لہجہ میں عرض کیا۔ کیا آپ ان لاشوں سے جن میں روح نہیں تین روز کے بعد خطاب فرما رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ اِنَّھُمُ الْاٰنَ لَیَسْمَعُوْنَ (بخاری عن عروہ عن ابن عمر) ہاں یہ لوگ اس وقت سن رہے ہیں۔ یہ الفاظ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے روایت کئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے الفاظ مبارک تو یہ تھے اِنَّھُمُ الْاٰنَ لَیَعْلَمُوْنَ ہاں وہ اس وقت خوب جان گئے ہیں۔

اسیران بدر اور فدیہ

نبی ﷺ نے اس معاملہ کو کہ اسیروں کے ساتھ کیا کیا جائے۔ شوریٰ میں پیش کر دیا۔ عمر فاروقؓ نے کہا یہ لوگ کافروں کے پیش رو ہیں۔ میری رائے میں ان کی گردنیں اڑا دی جائیں۔ فلاں شخص جو میرا قریبی ہے اس کی گردن میں اڑا دوں۔ اور عقیل جو علیؓ کا بھائی ہے علیؓ اس کی گردن اڑا دے۔ اسی طرح حمزہؓ اپنے قریبی کی تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ

؎۱ ان چودہ میں سے ۴ کے نام بروایت مسلم عن انس ہم نے اوپر لکھ دیئے ہیں۔ بعض نے باقی نام اور بھی لکھے ہیں۔ (۵) حنظلہ بن ابوسفیان (۶) ولید بن عتبہ (۷) حرث بن عامر (۸) طعیمہ بن عدی (۹) نوفل بن عبد (۱۰-۱۱) زمعہ و عقیل پسران اسود (۱۲) عاصی برادر ابوجہل (۱۳) ابوقیس برادر خالد ولید (۱۴ و ۱۵) بنیہ و منبہ پسران حجاج (۱۶) علی بن امیہ بن خلف (۱۷) عمرو بن عثمان (۱۸) مسعود بن ابوامیہ برادرم سلمہ (۱۹) قیس ابن فاکتہ (۲۰) اسود برادر ابوسلمہؓ (۲۱) عاصی بن قیس بن عدی (۲۲) امیہ بن رفاعہ (۲۳ و ۲۴) عبیدہ و عاصی بن ابوحیحہ ۱۲منہ۔

ہمارے دل میں مشرکین کی مؤدت ذرا بھی نہیں۔

ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا۔ میری رائے ہے کہ ان کو معاف کر دیا جائے۔ اور ان سے فدیہ لیا جائے۔ فدیہ سے ہم اپنی جنگی حالت کو درست کر لیں گے اور بعدازاں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کو اسلام کی نعمت و ہدایت مل جائے اور وہ خود بھی ہمارا قوت بازو ثابت ہو۔

عبداللہ بن رواحہ انصاری نے کہا میری رائے ہے کہ جس جنگل میں لکڑی بہت ہو وہاں ان کو داخل کر کے آگ لگا دی جائے۔

نبی ﷺ عریش میں چلے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ بعض کے دلوں کو نرم کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ دودھ سے زیادہ نرم ہو جاتے ہیں بعض کے دلوں کو سخت کر دیتا ہے حتیٰ وہ پتھر سے زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔

اے ابو بکرؓ! تو ملائکہ میں میکائیل جیسا ہے جو رحمت کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔

اے ابو بکرؓ! انبیاءؑ میں تیری مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے جنھوں نے فرمایا مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

اے ابو بکرؓ! انبیاء میں تیری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جنھوں نے کہا تھا۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ۔

اے عمرؓ! تیری مثال ملائکہ میں جبرائیلؑ جیسی ہے جو شدت اور باس کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔

اے عمرؓ! تیری مثال انبیاء میں نوحؑ کی سی ہے جنھوں نے کہا تھا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔

اے عمرؓ! تیری مثال انبیاء میں موسیٰ علیہ السلام ہیں جنھوں نے کہا تھا۔ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ۔ (الآیۃ)

اے ابو بکرؓ و عمرؓ! اگر تمہارا اتفاق ہوتا تو میں کچھ اور حکم نہ دیتا۔ اچھا ان سے فدیہ لیا جائے' ورنہ ضرب عنق ہو گا۔

بہت لوگوں نے اپنا اپنا زر فدیہ وہیں ادا کر دیا اور جو رہ گئے تھے ان کو مدینہ میں لے

گئے۔ قیدیوں میں بعض پڑھے لکھے تھے ان کو انصار کے بچے سپرد کر دیئے گئے کہ زر فدیہ کے عوض میں ان کو تعلیم دیا کریں۔

اسیروں کو مدینہ میں ایسے آسائش و آرام سے رکھا گیا کہ وہ مکہ میں واپس آ کر کہا کرتے تھے خدا اہل مدینہ پر رحم کرے خود کھجوروں پر گزارہ کیا کرتے اور ہمیں روٹی کھلایا کرتے تھے۔

فدیہ و غنیمت کے لینے میں اشتباہ

بعض صحابہ کو یہ بھی شبہ تھا کہ کیا زر فدیہ و مال غنیمت کا استعمال مسلمانوں کو جائز بھی ہے لیکن اللہ پاک نے سورہ انفال میں یہ حکم فرما کر ان کو بھی مطمئن کر دیا۔

"کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے اس بارہ میں نوشتہ موجود نہ ہوتا تب فدیہ اور غنیمت کے متعلق تم پر عذاب بھی نازل ہوتا۔ لیکن ایسا مال تو طیب و حلال ہے۔ کھاؤ' پیو اللہ کا شکر کرو کہ تم کو آسان احکام دیئے گئے ہیں۔"

فضیلت اہل بدر

صحیح بخاری میں رفاعہ بن رافع الزرقی صحابی بن صحابی سے روایت ہے۔

((جَآءَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تُعَدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ وَ کَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَا بَدْرًا مِّنَ الْمَلَائِکَةِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ))

جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ پوچھا آپ اہل بدر کو مسلمانوں میں کیسا سمجھتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سب مسلمانوں سے افضل سمجھتا ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا' کہ فرشتوں میں سے جو فرشتے بدر میں حاضر ہوئے ان کا درجہ ملائکہ میں بھی ایسا ہی سمجھا جاتا ہے۔

((وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَطَّلَعَ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ))

(ابوداؤد)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں تم کو بخش چکا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ التَّابِعِیْنَ هُمْ بِاِحْسَانٍ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ

فہرست اسماء مبارکہ

شہدائے غزوہ بدر رضی اللہ عنہم

۱۔ مہجع بن صالح رضی اللہ عنہ:

قوم عک سے تھے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام۔ اس غزوہ میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا يَوْمَئِذٍ مَهْجَعُ سَيِّدُ الشُّهَدَآءِ۔

یہ اسلام ہی کی انسانیت نوازی ہے کہ ایک غلام کو سیدالشہداء کا خطاب عطا فرمایا گیا۔

۲۔ عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی:

قرشی المطلبی ابوالحارث یا ابومعاویہ کنیت کرتے تھے سب سے اولین سریہ اسلامی کے سردار یہی بنائے گئے تھے۔ غزوہ بدر میں جب سرور عالم نے اپنے گھرانے کے تین سرداروں کو جنگ میں جانے کا حکم دیا تو امیر حمزہؓ اور علی المرتضٰی کے ساتھ تیسرے بزرگ یہی تھے عمر بوقت شہادت ۶۳ سال تھی۔

۳۔ عمیر بن ابو وقاص (مالک) بن اہیب بن عبد مناف:

قرشی الزہری ہیں اور حضرت سعد بن ابو وقاص (احد العشرۃ المبشرہ) اور فاتح ایران کے برادر خورد ہیں۔ ۱۶ سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بوجہ صغر سنی واپس کرنا چاہا تو یہ رو پڑے اس لئے اجازت دی گئی۔ حوصلہ کے ساتھ لڑے اور خنداں خنداں روضۂ رضوان کو سدھارے۔

۴۔ عاقل بن بکیر بن عبد یالیل:

قبیلہ بنو لیث سے ہیں۔ ان کے بھائی کا نام خالد تھا وہ بھی غزوہ رجیع میں شہید ہوئے۔

۵- عمیر بن عبد عمیر بن نقلہ:

ذوالشمالین لقب- ابو محمد کنیت- بنو زہرہ کے حلیف تھے-

۶- عوف یا عوذ بن عفراء:

انصاری نجاری تھے- عفراء ان کی والدہ کا نام ہے- اس خاتون بلند پایہ کے ساتوں فرزند غزوہ بدر میں حاضر تھے- والد کا نام حارث ہے-

۷- معوذ بن عفراء:

صحابی اور والدین بھی صحابی نمبر۶ کے سگے بھائی-

۸- حارث (یا حارثہ) بن سراقہ بن حارث:

انصاری- ان کی والدہ انس بن مالک کی پھوپھی ہیں- حلق پر تیر لگا اور جاں بجاں آفریں کو سپرد کر گئے-

۹- یزید بن حارث (یا حرث) بن قیس بن مالک:

انصاری نجاری' مواخات میں نمبر۵ کے دینی بھائی-

۱۰- رافع بن معلے بن لوذان:

انصاری ہیں-

۱۱- عمیر بن حمام بن جموح بن زید بن حرام:

انصاری اسلمی- مواخات میں حضرت عبیدہ مہاجر نمبر۴ کے دینی بھائی- دونوں زندگی میں بھی اکٹھے رہے اور بہشت بریں میں بھی ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے رونق افروز خلد ہوئے میدان جنگ میں ان کا رجز یہ تھا-

رَكْضًا عَلَى اللّٰهِ بِغَيْرِ زَاد ۔۔۔ اِلَّا التُّقٰى وَ عَمَلَ الْمَعَاد

وَالصَّبْرُ فِي اللّٰهِ عَلَى الْعِبَاد ۔۔۔ وَ كُلُّ زَادٍ عُرْضَةُ النَّفَاد

غَيْرُ التُّقٰى وَالْبِرِّ وَالرِّشَاد

۱۲- عمار بن زیاد بن سکن بن رافع:

انصاری الاشہلی- ان کے بھائی عمارہ بن زیاد اور ان کے چچا یزید بن سکن غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے-

۱۳- سعد بن خیثمہ الانصاری الاوسی:

ابو عبداللہ کنیت- سعدالخیر لقب- نقیب محمدی تھے- باپ نے کہا تم ٹھہرو میں جاتا ہوں- انہوں نے کہا- ابا- مجھے بہشت میں جانے سے نہ روکو- ان کے والد خیثمہ غزوہ احد میں شہید ہوئے- پس شہید بن شہید اور صحابی بن صحابی-

۱۴- مبشر بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید:

انصاری الاوسی ہیں- زرقانی میں ہے- اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ بَدْرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا- ج ۱ ص ۴۲۲-

فہرست بالا کے نام زرقانی اور الاستیعاب کے متفق علیہ ہیں- بعض نے شہدائے بدر کی تعداد ۲۲ بتلائی ہے-

مجھے بروایت بعض تین نام اور بھی ملے (۱) سعد بن خولی (۲) صفوان بن بیضاء فہری (۳) عبداللہ بن سعید بن عاص اموی-

اس طرح فہرست ہذا میں ۱۷ نام درج کئے جا سکتے ہیں-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِكَ [1]

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ فَاِنَّهُ

يُبْدِيْ بِهِ الذِّكْرُ الْجَمِيْلُ وَ يَخْتَمُ

محمد سلیمان سلمان منصور پوری

كَانَ اللّٰهُ لَهٗ

پٹیالہ- یکم رمضان ۱۳۴۸ھ

---

[1] قاضی صاحب مرحوم کی یہ دعا میں نے آپ کی اکثر تحریرات میں دیکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح شہادت کا بہت شوق تھا اور بیت الحرام کا جذبہ =

مہاجرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت مبارک بروز دو شنبہ ۹ ربیع الاول کو مکہ معظمہ میں بعد صبح صادق و قبل از طلوع آفتاب ہوئی۔

دنیا کے مروجہ و مشہورہ سنین کی مطابقت تاریخ ولادت حضور سے حسب ذیل ہے۔

۹۔ ربیع الاول	۱ سنہ عام الفیل	۱۰۔ ماہ ایار	۴۳۳۱ سنہ عبرانی
۱۸۔ ماہ وے	۴۰ سنہ نوشیروانی	۱۹۔ اپریل	۵۲۸۴ سنہ جولیانی (جولین پیری اڈ)
۲۵۔ ماہ برمودہ	۲۸۷ سنہ قبطی جدید	یکم جیٹھ	۳۶۷۲ سنہ کل جگ
۲۲۔ اپریل	۵۷۱ سنہ عیسوی	۱۸۔ ماہ توت	۱۳۱۹ سنہ بخت نصری

= بھی آپ کے دل میں کار فرما رہتا تھا چنانچہ یکم محرم الحرام ۱۳۴۹ ہجری کو ایک حد تک آپ کی یہ دعا قبول ہو گئی آپ حج بیت اللہ الحرام سے واپس آ رہے تھے کہ جدہ کے قریب ہی جہاز میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

شہید گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ اس کے جنازہ کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے حاجی جب حج سے فارغ ہو جائے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا تو یہ بھی ایک گونہ شہادت ہی سمجھیے۔ نِعْمَ ما قَال

غوطہ خورد و غریق رحمت گشت — مورد لطف خاص رحماں بود

سال تاریخ ہم بہ بحر سخن — "غرق موج" از وفات سلمان بود

خادم

۲۰- ماہ ہفتم ۲۵۸۵ء ابراہیمی ۲۰- ماہ نیسان ۳۳۲ء سکندری

ماہ پیشنس ۳۶۷۵ء طوفان نوحؑ یکم جیٹھ ۶۲۸ء بکری شمس

اکتالیسویں سال کے پہلے دن بعثت نبوت ہوئی۔ ۱۳ سال مکہ معظمہ میں تبلیغ نبوت فرمائی۔ بروز دو شنبہ ۲۷ ویں شب ماہ رجب ۱۰ نبوت کو معراج ہوا۔

شب جمعہ ۲۷ صفر ۱۳ نبوت کو مکہ بعزم ہجرت چھوڑا۔

دو شنبہ ۸- ربیع الاول ۱۳ نبوت کو قبا رونق افروز ہوئے۔

دو شنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۴ کو قبا میں ۱۴ یوم قیام کے بعد نور افزائے مدینہ منورہ ہوئے۔ دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

۶۳ سال ۴ یوم کی عمر میں وصال فرمایا۔ تاریخ وصال دو شنبہ وقت چاشت ۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ ہے۔

عالم دنیوی میں حضورؐ نے ولادت سے لے کر وفات تک ۲۲۳۳۰ دن ۶ گھنٹے قیام فرمایا۔ یہ چھ گھنٹے اکتیسویں دن کے تھے۔

مذکورہ بالا ایام میں سے ۸۱۵۶ دن تبلیغ رسالت و نبوت کے ہیں۔ حضور کے ممتاز اسماء محمد۔ احمد۔ ماحی۔ حاشر۔ عاقب ہیں۔

حضور کے ممتاز خطابات میں سے جو قرآن میں بکثرت ہیں خطابات ذیل بڑی شان کے ہیں۔ عبداللہ۔ رحمۃ اللعالمین۔ خاتم النبیین۔ امام الانبیاء سید ولد ادم۔ شفیع المذنبین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر نسب نامہ یہ ہے

آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک (ہر دو اسماء بھی شمار میں داخل ہیں) ۱۰ پشت

سام بن نوحؑ سے ابراہیم خلیل الرحمٰن تک (ہر دو اسماء شامل ہیں) ۹ پشت

اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام سے ادد تک (ہر دو اسماء شامل ہیں) ۴۰ پشت

عدنان بن ادد سے عبداللہ والد بزرگوار آنحضرت ﷺ تک (ہر دو اسماء شامل ہیں) ۴۱ پشت

میزان ۱۰۰ پشت

ذیل میں عدنان تک کا نسب نامہ مکمل درج ہے کیونکہ اس نسب نامہ کے بعض اسماء کا ذکر مہاجرین کی تاریخ میں بھی آئے گا۔

(۱) عبداللہ بن (۲) عبدالمطلب بن (۳) ہاشم بن (۴) عبد مناف بن (۵) قصی بن (۶) کلاب بن (۷) مرہ بن (۸) کعب بن (۹) لوی بن (۱۰) غالب بن (۱۱) فہرالمقلب بہ قریش بن (۱۲) مالک بن (۱۳) نضر بن (۱۴) کنانہ بن (۱۵) خزیمہ بن (۱۶) مدرکہ بن (۱۷) الیاس بن (۱۸) مضر بن (۱۹) نزار بن (۲۰) معد بن (۲۱) عدنان

نبی ﷺ جن غزوات میں شریک ہوئے ان کی تعداد ۲۷ ہے۔

(۱) غزوہ ودان یا ابواء (۲) غزوہ بواط (۳) غزوہ سفوان (۴) غزوہ ذوالعشیرہ (۵) غزوہ بدر الکبریٰ (۶) غزوہ قینقاع (۷) غزوہ السویق (۸) غزوہ قرقرۃ الکدر (۹) غزوہ ذی افریا غطفان یا انمار (۱۰) غزوہ احد (۱۱) غزوہ حمراوالاسد (۱۲) غزوہ بنو نضیر (۱۳) غزوہ بدر الاخریٰ (۱۴) غزوہ دومتہ الجندل (۱۵) غزوہ بنو مصطلق (۱۶) غزوہ اضراب یا خندق (۱۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۸) غزوہ بنو لحیان (۱۹) غزوہ ذی قردہ یا غابہ (۲۰) غزوہ حدیبہ (۲۱) غزوہ خیبر (۲۲) غزوہ وادی القریٰ (۲۳) غزوہ ذات الرقاع (۲۴) غزوہ مکہ (۲۵) غزوہ حنین (۲۶) غزوہ طائف (۲۷) غزوہ تبوک --- غزوہ بدر و حنین کا نام بھی قرآن مجید میں ہے۔

حضور پر نور کے حالات مبارکہ بچوں کو ہماری کتاب مہر نبوۃ میں اور اہل علم کو رحمتہ اللعالمین میں مطالعہ کرنے چاہئیں۔

۲۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عثمان نام۔ ابوبکر کنیت۔ صدیق خطاب۔ عتیق علم صاحب الغار لقب ہے۔

طاہرہ خدیجتہ الکبریٰ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال کی تھی اور مکہ معظمہ کے مشہور اور نامی تاجروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور مقدمات دیت کا انفصال انہی کے فیصلہ پر ہوتا تھا۔

آپ کے والدین کا نسب نبی ﷺ کے نسب میں مرہ نمبرے میں شامل ہو جاتا ہے۔
زبیر العوام اور طلحہ اور عثمان غنی اور عبدالرحمن بن عوف' یہ چاروں بزرگ عشرہ مبشرہ میں داخل یہ چاروں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ پر داخل اسلام ہوئے۔

حضرت صدیقؓ نے سات ایسے بزرگوں کو کفار کی تعذیب سے اپنا مال خرچ کر کے رہا کرایا جو اسلام میں بلند تر درجہ رکھتے ہیں۔ انہی سات میں بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

حضرت صدیقؓ ہی ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے مسجد اپنی زمین پر اس وقت تیار کی جبکہ کفار مکہ مسلمانوں کو حرم میں عبادت نہ کرنے دیتے تھے۔

حضرت صدیقؓ ہی وہ ہیں جن کو نبی ﷺ نے سفر ہجرت کی رفاقت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔

حضرت صدیقؓ ہی وہ ہیں جو غار ثور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقیم تھے۔ قرآن مجید نے وَ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ کہہ کر ان کی تخصیص فرما دی ہے۔

حضرت صدیقؓ ہی وہ ہیں جن کو نبی ﷺ نے جنگ بدر میں اپنے عریش میں اپنے ساتھ ٹھہرایا تھا۔ اس وقت حضرت صدیق وہی فرائض ادا کر رہے تھے جو جنرل اور فوج کے درمیان چیف آف سٹاف کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔

حضرت صدیق ہی کو غزوہ تبوک میں جب کہ سب سے زیادہ فوج کا اجتماع ہوا تھا نشان اعلیٰ عطا فرمایا گیا تھا۔

حضرت صدیقؓ ہی کو فرضیت حج کے بعد پہلے سال امیر الحاج مقرر فرمایا گیا تھا۔

حضرت صدیقؓ ہی کو نبی ﷺ نے اپنی مرض الموت کے ایام میں اپنی جگہ امام مسجد نبوی قائم فرمایا تھا۔

انہوں نے سترہ نمازیں نبی ﷺ کی زندگی پاک میں صحابہ کرامؓ کو پڑھائیں۔ ایک نماز (یعنی نماز ظہر یوم یک شنبہ) میں نبی ﷺ خود بھی شامل ہوئے تھے اور نبی و صدیق ایک مصلے پر جلوہ گر تھے۔ آہ یوم دو شنبہ کی نماز صبح کا وہ نظارہ جبکہ صدیق امام تھے اور امت کے سب چھوٹے بڑے مقتدی' جسے نبی ﷺ نے حجرہ مبارک سے خود ملاحظہ فرمایا تھا۔ اور اس کامیابی کی اعلیٰ مسرت کے بعد نبی ﷺ نے پانچ گھنٹہ کے بعد عالم فانی سے کوچ فرمایا۔

رحلت نبوی کے بعد حضرت صدیقؓ ہی نے اَلْاَئِمَّةُ مِنَ الْقُرَیْش کا اصول دنیا سے تسلیم کرایا تھا- اور اسی اصول پر انصار نے اپنے دعویٰ خلافت اور امارت اور امارت مشترکہ کو واپس لے لیا تھا- ہرسہ خلفاء کی خلافت راشدہ اور ان کے بعد سلطنت ہائے دمشق و بغداد و سپین و مصرو مراکو وغیرہ نے اسی اصول محکم کے استمساک پر دنیا میں حکومت کی-

خلفاء راشدین میں سے حضرت صدیق ہی کو خلیفہ رسول کہا گیا- دیگر ہرسہ خلفاء تو امیرالمومنین کے لقب سے ملقب ہوئے-

حضرت صدیقؓ کو اپنی خلافت میں جن مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا وہ دیگر خلفاء کے سامنے نہیں آئیں- ارتحال نبوی سے اہل ایمان ایسے غم زدہ تھے کہ اکثر ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے- اکثر حیرت زدہ تھے اوسان کام نہ کرتے تھے- اسی حالت میں منافقین علانیہ اعداء سے جا ملے اور حضور پر نور ﷺ کی کامیابی دیکھ کر جھوٹے نبی بھی دعویٰ دار نبوت بن گئے- اسود عنسی- مسیلمہ کذاب اور طلحہ اسدی اور مسماۃ سجاح کا شمار ان جھوٹے نبیوں میں ہے جنہوں نے پچاس پچاس ہزار سے زیادہ فوج جمع کر لی تھی اور ان سب کا عزم مجتمعہ مدینہ کو برباد اور اسلام کو تباہ کر دینا تھا- حضرت صدیقؓ نے ان سب امور کا انتظام کیا- اہل ایمان کو اتنا مستعد بنایا کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے نشان کے نیچے موتہ پر (جو ملک شام کی سرحد پر اور سلطنت روما کا مشہور قلعہ بند مقام تھا) لڑے اور انہوں نے ان ظالموں کو سزا دی جنہوں نے حضرت زید کو لوٹا اور شہید کیا تھا- منافقین کو تادیب کی گئی اور وہ پھر بدستور آئین اسلام کی اطاعت کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے لگے- اسود اور مسیلمہ اور طلحہ و سجاح کے مقابلہ میں الگ الگ لشکر روانہ کیئے گئے- اور ان سب کی شان و شوکت اور دعویٰ نبوت کو خاک میں ملا دیا گیا- حتیٰ کہ اسلام کا بول بالا ہو گیا اور احکام اسلام کی تعمیل حجاز و نجد' یمن و حضر موت اور عمان تک ہونے لگی- امن بسیط کے قیام اور استحکام کے بعد صدیق اکبرؓ نے اپنی توجہ عراق کی طرف کی- یہ ملک اس وقت سلطنت روما کا ایک صوبہ تھا- حجاز سے اس کی حدود کا الحاق تھا- شہنشاہ روما نے عراق کو عرب پر حملہ کرنے اور اسلام کو تباہ کرنے کے لئے بیس کیمپ (میدان جنگ) بنایا تھا- اطراف ممالک سے روما کی فوجیں چپ چاپ جمع ہو رہی تھیں اور ذخائر جنگ فراہم ہو رہے تھے

صدیق اکبرؓ جیسا دور رس خلیفہ ان سب حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ انہوں نے یہ قرار دیا کہ عرب کو جنگ سے بالکل محفوظ رکھا جائے اور اس لئے خود آگے بڑھ کر دشمن کی حملہ آوری کی تدابیر کو الٹ دیا جائے۔ اس رائے کے بعد انہوں نے اپنے پانچ جرنیلوں کے ماتحت پانچ فوجیں دے کر ان کو عراق پر مختلف راستوں سے حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کر دیا۔ ہر ایک جرنیل کو بتا دیا گیا تھا کہ اس نے کہا تک بڑھنا ہے اور کس مقام پر دوسرے جرنیل سے مل جانا ہے۔ اعلیٰ جنرل کا مرکز بھی قرار دے دیا گیا تھا۔ یہ ایسی جنگی تدابیر تھیں جن کے جواب میں سلطنت روما بالکل ششدر رہ گئی اور اسلامی افواج ہر جگہ مظفر و منصور ہوئیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ سارا عراق فتح ہو گیا۔ پھر سپہ سالاروں کو ملک شام کی فتح کے لئے مامور کیا گیا۔ شام کا کچھ حصہ فتح ہوا تھا کہ حضرت صدیقؓ کا انتقال ہو گیا۔ جب دیکھا جاتا ہے کہ حضرت صدیقؓ کی مدت خلافت صرف دو سال چار ماہ تھی تو یہ سب ایسے کارنامے ہیں جن کی نظیر دنیا کی کوئی سلطنت کوئی فاتح پیش نہیں کر سکتا۔

اندرون ملک میں حضرت صدیقؓ نے اشاعت علم پر سب سے پہلے توجہ فرمائی اور اسی لئے قرآن مجید کو جو اب تک متفرق کاغذوں اور ہڈیوں اور جھلیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا ایک جگہ جمع کرایا اور جمع شدہ جلد کا نام مصحف پاک ہوا۔

انہوں نے اپنے احکام و فرامین اور خطبات میں نبوت اور خلافت کے جداگانہ شان اور حقوق کو واضح کیا۔ انہوں نے خلافت کی بنیاد کو استبداد یا وراثت یا شخصی ملکیت سے علیحدہ رکھ کر جمہوریت پر جس کا حکم قرآن پاک میں موجود تھا بلند کیا۔ اور اس عمارت کو اس اصول کو ایسا مستحکم کیا کہ خلافت راشدہ میں ہمیشہ اسی اصول پر حکومت کی گئی اور اسی لئے ہر چہار بزرگان دین خلفائے راشدین المہدیئین کے لقب صحیحہ سے روشناس عالم ہوئے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی مرویات حدیث کی تعداد ۱۴۲ ہے۔ صحیح بخاری میں ۲ صحیح مسلم میں ۹ متفق علیہ ۲۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اکابر صحابہ سے جو ذمہ داریوں کی خدمات میں اکثر مامور رہا کرتے تھے روایات کی تعداد کمتر ملتی ہے اور ان صحابہ سے جو ملکی خدمات سے سبک دوش رہے۔ روایات کی تعداد زیادہ ملتی ہے اور اس کی وجہ مذکورہ بالا فقرات ہی سے واضح ہو

جاتی ہے۔ اس بات کو مثال کے طور پر سمجھنا چاہئے کہ کسی یورنیورسٹی کا اعلیٰ امتحان پاس کرنے کے بعد دو طالب علم نکلے۔ ہر ایک کی قابلیت و لیاقت علمی مسلمہ ہے ان میں سے ایک تو وزیر سلطنت ہو گیا اور دوسرا پروفیسر (معلم) بنا۔ ظاہر ہے کہ وزیر کو تلامذہ سے سابقہ نہیں پڑا اور اس لئے اس کے بتائے ہوئے نوٹ' لکھوائے ہوئے حواشی۔ ظاہر کئے ہوئے علمی نکات' دائرہ درس و تدریس میں بہت کم موجود ہوں گے۔

دوسری وجہ مدت روایت بھی ہے جو روایت کرنے والے کو ملی۔ یہ مسلمہ ہے کہ روایت احادیث کا طریق بعد از رحلت نبوی جاری ہوا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صرف سوا دو سال اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بارہ سال اور علی مرتضیٰ کو ۲۹ سال کا عرصہ مل گیا تھا۔ یہی حال ابوہریرہ رضی اللہ عنہ و جابر وغیرہم رضی اللہ عنہم کا ہے ہر دو امور کو پیش نظر رکھنے سے ایک جویائے حقیقت کو قلت روایات کی وجہ روشن ہو جائے گی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ امیرالمومنین عمرفاروق رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب میں شامل ہو جاتا ہے۔ نسب نامہ یہ ہے۔

عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن ازاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا ان کی بیٹی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو حفص تجویز فرمائی تھی۔ ان کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ ہیں۔ نسب میں غلطی کرنے والے نے حنتمہ کو ابوجہل کی بہن سمجھ لیا حالانکہ ابوجہل کے باپ کا نام ہشام ہے ہاشم نہیں۔

فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا ہاشم عرب کے مشہور شاہ سواروں میں سے تھے اور ان کا لقب "ذوالرمحتین" تھا۔

ولادت: عام الفیل سے ۱۳ سال بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

قومی عہدہ: قبل از اسلام قوم کی طرف سے "درجہ سفارت" ان کو ملا ہوا تھا۔ معاہدات اور مناقشات اور معاملات جنگ کا فیصلہ انہی کی وساطت سے اور انہی کی رائے کے موافق ہوا کرتا تھا۔ اس لئے قریش کے اندر اور دیگر قبائل کے اندر ان کو خاص طور پر وقار اور وجاہت حاصل تھی۔

حلیہ : بلند بالا- سخت گندم گوں- پر بدن اصلع (چندیا کے بال صاف) سرخ چشم- مخنی یا سفید ریش-

اسلام : ۵ یا ٦ نبوت کو مکہ مکرمہ مین اور ارقم بن ارقم کے گھر میں امیر حمزہ بن عبدالمطلب سے تین یوم بعد مسلمان ہوئے- ان کے بھائی زید بن خطاب اور ان کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب قبل ازیں مسلمان ہو چکی تھی- فاطمہ خاتون کی سعی سے ان کے شوہر زید بن سعید بھی اسلام میں داخل ہوئے تھے اور فاروق کو بھی انہی کے مبارک گھر میں قرآن مجید سننے کا موقعہ ملا- قرآن پاک کے سنتے ہی یہ اسلام پر پختہ ہوئے اور اسی وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے- نبی ﷺ نے فاروق کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور یہ دعا پڑھی-

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ مَا فِیْ صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ وَ اَبْدِلْهُ اِیْمَانًا-

"یا اللہ! اس کے سینے میں جو کچھ بھی میل کچیل ہو دور کر دے اور اس کے بدلے ایمان بھر دے-"

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ہم دین اسلام کو اس نوجوان سے مشابہ سمجھا کرتے جس کے قویٰ کا نشوونما روز بروز ترقی پذیر ہو- شہادت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ہم سمجھا کرتے تھے کہ اب اس شخص کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو گیا ہے- عمر بوقت اسلام ۳۳ سال تھی-

فاروق کا خطاب ملنا:

نبی ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ وَ هُوَ الْفَارُوْقُ فَرَّقَ اللّٰهُ بِہٖ بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ- (تہذیب الاسماء امام نووی ص ۴)

"اللہ تعالیٰ نے سچ کو عمر کے دل و زبان میں رکھ دیا ہے وہ فاروق ہے حق اور باطل کے درمیان اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ سے فرق کر دیا ہے-

اسلام سے چند یوم کے بعد ہی ان کو حضور ﷺ نے اپنا وزیر بنا لیا- ترمذی نے روایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ جِبْرَآئِيْلَ وَ مِيْكَآئِيْلُ وَ اَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ۔

"میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہیں۔ وہ تو جبرائیل اور میکائیل ہیں اور میرے دو وزیر زمین والوں میں سے ہیں وہ ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔

ہجرت مدینہ:

علی مرتضیٰ فرماتے ہیں مکہ سے ہجرت کرنا ایسا مشکل تھا کہ چھپ چھپ کر ہی ہجرت کی۔ لیکن عمرؓ نے سفر ہجرت کے دن دشمنوں کی آنکھوں کے سامنے طواف کعبہ کیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر قریش کے مجمع میں جا کھڑے ہوئے اور کہا اے روسیاہو! جو کوئی تم میں سے اپنی ماں کو بے اولادی کا۔ اپنے بیٹے کو یتیمی کا' اپنی جورو کو رنڈاپے کا داغ دینا چاہئے وہ میرا تعاقب کرے۔ سب نے سنا اور کسی کو بھی عمر کا تعاقب کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔

ہجرت کرنے والوں نے ان کی معیت کو غنیمت سمجھا۔ (۱) زید بن خطاب (۲) سعید بن زید (۳ و ۴) عمرو عبداللہ فرزندان سراقہ (۵) خنیش بن حذافہ (۶) واقد بن عبداللہ (۷ و ۸) خولی و بلال فرزندان ابوخولی (۹) عیاش بن ابو ربیعہ (۱۰-۱۱-۱۲) خالد و ایاس و عاقل فرزندان بکیر (۱۳) سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم اور سات کس دیگر اصحاب نے ان کے ساتھ ہجرت کی۔

فضائل:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے فضائل کے متعلق متعدد احادیث ہیں جو بلحاظ صحت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔

(۱) موسیٰ اشعری کی حدیث طویل میں جسے صحیحین میں روایت کیا گیا ہے۔

ارشاد نبوی ہے اِفْتَحْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ باغ کا دروازہ عمرؓ کے لئے کھول دے اور اسے بشارت جنت سنا دے۔

(۲) بخاری و مسلم بروایت سعد بن ابو وقاص ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَالَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ

فَجِّكَ۔

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تجھے چلتا دیکھ لے گا اسے چھوڑ کر دوسرے راہ پر ہو جائے گا۔

(۳) بخاری و مسلم میں طیبہ عائشہ صدیقہؓ کی روایت سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ فِيْ مَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ۔

"پہلی امتوں میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن سے فرشتے باتیں کیا کرتے اگر کوئی میری امت میں ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

(۴) بخاری و مسلم میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک چاہ کے اوپر ہوں۔ میں نے اس میں سے ڈول نکالے۔ جتنے منشاء الٰہی تھا۔ پھر ڈول ابوبکر نے اور ایک یا دو ڈول ضعف کے ساتھ نکالے اللہ تعالیٰ نے اس کے ضعف کو معاف کر دیا۔ پھر وہ ڈول عمرؓ نے لے لیا۔ ڈول تو چرسہ بن گیا۔ میں نے کوئی عجیب شخص نہیں دیکھا کہ اس زور و طاقت کے ساتھ چرسہ نکالتا ہو اس نے تو سب لوگوں کو سیراب کر دیا۔ حتیٰ کہ ان کی توند نکل آئی۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ اس کی تعبیر فتوحات اسلامیہ ہیں۔

(۵) محمد (حنفیہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے والد بزرگوار علی مرتضیٰؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بہتر شخص کون ہے۔ فرمایا۔ ابوبکر۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا عمر۔ یہ روایت صحیح بخاری میں موجود ہے۔

(۶) بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ میں عمر فاروقؓ کے جنازے پر کھڑا ہوا تھا۔ اور بھی بہت لوگ تھے۔ اتنے میں ایک شخص میرا کندھا پکڑ کر آگے بڑھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ علی مرتضیٰ ہیں۔ انہوں نے عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی اور پھر کہا۔ اب تیرے بعد کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کے اعمال کو لے کر میں اللہ کی ملاقات کو پسند کروں۔ واللہ میں تو یہ پہلے ہی سمجھے ہوئے تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں ساتھیوں سے ملا دے گا۔ کیونکہ میں بسا اوقات سنا کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے میں اور ابوبکر و عمر گئے۔ میں اور ابوبکر و عمر آئے میں اور ابوبکر و عمر وہاں سے نکلے۔

(۷) عمرو بن العاص کی روایت بخاری و مسلم میں ہے کہ وہ جنگ ذات السلاسل سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حضور کو سب سے پیارا کون ہے۔ فرمایا عائشہؓ! میں نے کہا مردوں میں سے فرمایئے۔ فرمایا ابوبکرؓ اور پھر عمرؓ کا نام لیا۔ پھر کئی اور نام بھی شمار کئے۔

(۸) بخاری میں ہے رسول اللہ ﷺ احد پر چڑھے۔ حضور کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ آئے تھے۔ پہاڑ کو زلزلہ آیا۔ فرمایا احد ٹھہر جاؤ۔ تجھ پر تو ایک نبیؐ ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(۹) سنن ترمذی میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

"میرے بعد کسی نے نبی ہونا ہوتا۔ تو عمر ہوتا۔"

(۱۰) ترمذی میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ، اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرَ۔

"میرے بعد ان دونوں ابوبکر و عمر کی اقتدا کیا کرنا۔"

(۱۱) انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی ﷺ نے ابوبکر و عمر کی بابت فرمایا:

هٰذَانِ سَیِّدَ الْکُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

"انبیاء و مرسلین کو چھوڑ کر ابوبکرؓ و عمرؓ جنت کے سب اگلے پچھلے امت کے ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سید اور سردار ہیں۔ (ترمذی)

خلافت:

جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے محسوس کر لیا کہ وہ وفات پانے والے ہیں تب انہوں نے مہاجرین و انصار کے مجمع میں اپنے جانشین کا سوال پیش کیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔ عثمان بن عفان۔ سعید بن زبیر اور اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہم وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اس مسئلہ پر گفتگوئیں کیں اور بالاتفاق انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شایان خلافت قرار دیا۔ اس مشورت کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے استخلاف کی تحریر لکھ دی۔ یہ

تحریر ابوبکر صدیق نے مجمع عام میں سنا دی اور سب نے اس تجویز کو بلا اختلاف احدے پسند کر لیا۔ تب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرؓ کو طلب کیا۔ اور مجمع کے سامنے یہ دعا پڑھ کر اس معاملہ کو ختم کیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرِدْ بِذٰلِكَ اِلَّا صَلَاحَهُمْ وَ خِفْتُ عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةَ فَعَلِمْتُ مِنْهُمْ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ فَوَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَهُمْ وَ اَقْوَاهُمْ عَلَيْهِمْ وَ اَحْرَصَهُمْ عَلٰى مَا اَرْشَدَهُمْ وَ قَدْ حَضَرَنِیْ مِنْ اَمْرِكَ مَا حَضَرَنِیْ فَاخْلُفْنِیْ فِيْهِمْ فَهُمْ عِبَادُكَ وَ نَوَاصِيْهِمْ فِیْ يَدِكَ وَ اَصْلِحْ لَهُمْ وَلَّا تَهُمْ وَاجْعَلْهُ مِنْ خُلَفَاءِكَ الرَّاشِدِيْنَ يَتَّبِعُ هُدٰى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَاصْلِحْ لَهٗ رَعِيَّتَهٗ۔

"یا اللہ میرا مقصود اس کارروائی سے خلق اللہ کی بہبودی ہے کیونکہ مجھے ان کی حالتوں کو دیکھتے ہوئے (جسے تو خوب جانتا ہے) فتنہ کا اندیشہ ہوا لہٰذا میں نے ان پر اس شخص کو والی کر دیا جو ان میں زیادہ بہتر اور بہت قوی اور بہبود و سود خلائق پر بہت زیادہ حریص ہے۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ میرا آخری وقت ہے اس لئے اب تو ہی ان کو سنبھالیو۔ یہ تیرے بندے ہیں ان کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ یا اللہ مسلمانوں کے سب حکام کو درست فرما دیجیو اور عمرؓ کو خلفاء راشدین میں سے بنائیو جو نبی الرحمتہ کی ہدایت پر چلے۔ الٰہی اس کی رعیت کو بھی درست رکھیو۔

خلافت عمرؓ پر کسی ایک مسلمان کو بھی اختلاف نہ تھا۔ آپ کو خلافت ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو ملی۔

مدت خلافت فاروق: دس برس ۶ ماہ ۸ یوم۔

شہادت:

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دفعہ میرے سامنے عمر فاروقؓ نے یہ الفاظ ادا کئے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ حَبِيْبِكَ۔ الٰہی مجھے تیری راہ میں شہادت بھی ملے اور میری موت تیرے پیارے نبی کے شہر ہی میں ہو۔" میں نے دل ہی میں کہا کہ یہ دونوں باتیں کیونکر ہوں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مخلص صادق کی دعا کو

ٹھیک انہی الفاظ میں منظور فرمالیا۔

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کی نماز صبح کا وقت تھا۔ مسلمان نماز میں تھے کہ ابو لولو مجوسی نے دو دھاری خنجر سے فاروقؓ پر حملہ کیا اور چھ زخم کاری لگائے وہاں سے بھاگا تو ۱۳ دیگر کو بھی زخمی کیا۔

فاروقؓ نے اسی وقت نماز کے لئے ابن عوف کو امام مقرر کر دیا اور پھر مجروح اٹھا کر لائے گئے۔ شنبہ یکم محرم ۲۴ھ کو نبی ﷺ کے پہلو میں صدیقہ عائشہ طیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ان کی اجازت سے دفن کئے گئے انتقال بعمر ۶۳ سال ہوا۔

علم عمر رضی اللہ عنہ:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات پر کہا کہ آج سے علم جاتا رہا۔ صحیحین میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے پیا۔ اس کی طراوت مجھے اپنے ناخنوں کی جڑ تک معلوم ہوئی۔ پھر جس قدر بچ رہا وہ میں نے عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور اس کی تاویل (حقیقت اصلیہ) کیا ہے۔ فرمایا۔ علم۔

یہ حدیث بہت بڑی شان کی ہے اور صحت کے لحاظ سے ذروۂ اعلیٰ پر ہے۔

ہم لوگ امیرالمومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شان علم کے لحاظ سے بلند ترین ذروہ پر تسلیم کرتے ہیں مگر جو الفاظ حدیث اس بارہ میں زبان زد عوام ہیں وہ بلحاظ سند بالکل غیر ثابت ہیں وہ الفاظ یہ ہیں اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا

امام ترمذی نے اس کی روایت کو منکر بتلایا۔

امام بخاری نے منکر کہنے کے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کے لئے کوئی بھی وجہ صحیح نہیں پائی جاتی۔

امام ابن معین نے کہا یہ کذب ہے اس کی اصل کچھ بھی نہیں۔

ابن الجوزی اور ذہبی نے اس کا شمار موضوعات میں کیا ہے۔

فاروقؓ اور مرتضیٰ کے تعلقات:

مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر دو بزرگواروں کے تعلقات کو بھیانک اور

گھناؤنی صورت میں دکھلایا کرتے ہیں لیکن اس کی کچھ اصلیت نہیں۔

علیؓ مرتضٰی جناب فاروقؓ کے مشہور وزیر اعظم اور معتمد علیہ تھے۔ فاروق اعظمؓ نے دوبارہ بجانب شام سفر کیا اور ہر دو موقع پر اپنی جگہ علی مرتضٰی کو قائم مقام بنایا۔

فاروق اعظمؓ نے جن چھ اشخاص کو شایان خلافت شمار کیا تھا ان میں سے سب سے پہلے انہوں نے جناب مرتضٰی کا اسم گرامی بتایا تھا۔ علی مرتضٰی نے اپنی دختر ام کلثوم از بطن سیدہ زہرا کا نکاح فاروقؓ اعظم کے ساتھ ۶ خلافت فاروقی میں کر دیا تھا ان کے بطن سے زید فرزند اور رقیہ دختر عمر فاروقؓ پیدا ہوئیں۔ مشیر اعظم ہونے کے ثبوت میں علی مرتضٰی کے خود الفاظ موجود ہیں۔

نہج البلاغہ جناب امیر ہی کی کتاب ہے اور اس لئے فرقہ امامیہ نے اس کی حفاظت و نگہداشت میں بہت اہتمام کیا ہے۔ کتاب مذکور میں درج ہے کہ جب عمر فاروق نے سلطنت ایران میں بذات خود جہاد کرنے کا مشورہ لیا تو جناب مرتضٰی نے فرمایا:

(۱) اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهٗ وَلَاخُذْ لَانُهٗ بِكَثْرَةٍ وَّ لَا بِقِلَّةٍ وَ هُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِیْ اَظْهَرَهٗ وَ جُنْدُ الَّذِیْ اَعَدَّهٗ وَ اَمَدَّهٗ حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ وَ طَلَعَ حَيْثُ مَا طَلَعَ وَّ نَحْنُ عَلٰى مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مُنْجِزٌ وَعْدِهٖ وَ نَاصِرُ جُنْدِهٖ۔

(۲) وَ مَكَانُ الْقَيِّمِ بِالْاَمْرِ مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرَزِ بِخَمْعُهٗ وَ يَضُمُّهٗ فَاِذَا انْقَطَعَ النِّظَامَ تَفَرَّقَ الْخَرَزَ وَ ذَهَبَ ثُمَّ لَمْ يَجْتَمِعْ بِحَذَا فِيْرِهٖ اَبَدًا۔

(۳) وَالْعَرْبُ الْيَوْمَ وَ اِنْ كَانُوْ قَلِيْلاً فَهُمْ كَبِيْرُوْنَ بِالْاِسْلَامِ عَزِيْزُوْنَ بِالْاِجْتِمَاعِ فَكُنْ قُطْبًا وَّاسْتَدِرِ الرَّحٰى بِالْعَرَبِ وَاَصْلِهِمْ دُوْنَكَ نَارَ الْحَرْبِ۔

فَاِنَّكَ اِنْ شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ اسْتَقَضْتُ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ اَطْرَافِهَا وَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ مَا تَدَعُ وَ رَآئِكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ۔

(۴) اِنَّ الْاَعَاجَمَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلَيْكَ غَدًا يَّقُوْلُوْا هٰذَا اَصْلُ الْعَرَبِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اَشَدَّ لِقَلْبِهِمْ عَلَيْكَ وَ طَمْعِهِمْ فِيْكَ۔

(۵) فَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَسِيْرِ الْقَوْمِ اِلٰى قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ هُوَ اَكْرَهُ لِمَسِيْرِهِمْ مِنْكَ وَ هُوَ اَقْدَرُ عَلٰى تَغْيِيْرِ مَا يَكْرَهُ۔

(۶) وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ عَدَدِهِمْ فَاِنَّا لَمْ نَكُنْ نُقَاتِلُ فِیْ مَا مَضٰى بِالْكَثْرَةِ وَ اِنَّمَا كُنَّا

نُقَاتِلُ بِالنَّصْرِ وَالْمُؤْنَة۔ (ص ۱۱۴)

ترجمہ:۔ (۱) ہماری حکومت کی کامیابی و ناکامی کثرت یا قلت پر نہیں یہ تو وہ دین الٰہی ہے جسے خدا نے ظہور بخشا ہے اور وہ الٰہی لشکر ہے جسے اسی نے تیار کیا اور پھیلایا ہے حتی کہ جہاں تک پہنچنا تھا وہاں پہنچا جہاں سے نور افگن ہوتا تھا ہوا۔

ہمارے ساتھ تو اللہ کا وعدہ موجود ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور اپنی فوج کی مدد بھی کرے گا۔

(۲) حکومت کو تھامنے والے صاحب الامر کا درجہ ایسا ہے جیسا موتیوں کی مالا میں ڈور کا ہوتا ہے۔ اگر ڈور ٹوٹ جائے تو موتی بکھر جائیں گے اور پھر وہ سب کے سب کبھی فراہم نہ ہو سکیں گے۔

(۳) ہاں عرب والے آج گو تعداد میں کم ہیں مگر وہ اسلام کے طفیل بڑے ہیں اور جمعیت کی وجہ سے عزت اور وقار والے ہیں۔

اب آپ تو قطب بنے رہیں۔ عرب کی چکی آپ کے گرد اگرد گھوما کرے۔ دشمنوں میں آپ یہیں رہ کر آتش جنگ کو تیز کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ یہاں سے چلے گئے عرب اور اس کے حدود آپ کے وجود سے محروم رہ گئے تو وہ حالت ہو جائے گی کہ پیچھے (اپنے وطن) کا سنبھالنا اگلے (متوقع) ملک کے سنبھالنے سے زیادہ ضروری ہو جائے گا۔

(۴) یہ بھی ہے کہ جب عجمی آپ کو دیکھ لیں گے اور معلوم کر لیں گے کہ عرب کی بیخ و بنیاد یہی شخص ہے تو ان کے حملے زیادہ سخت ہو جائیں گے اور وہ بلند حوصلگی کے ساتھ آپ کی مخالفت میں مستعد ہو جائیں گے۔

آپ نے کہا کہ سارا فارس مسلمانوں سے جنگ کے لئے آ رہا ہے سو آپ یاد رکھیں کہ جو چیز آپ کو ناپسند ہے وہ اللہ کو اور بھی زیادہ ناپسند تر ہے اور جسے وہ پسند نہیں کرتا اسے دور کرنے کی قدرت بھی اس میں بہت زیادہ ہے۔

(۶) رہی کثرت تعداد۔ سو ہم زمان ماضی میں بھی کبھی کثرت تعداد سے جنگ آور نہیں ہوئے' ہماری لڑائی تو نصرت الٰہی اور معونت ربانی پر منحصر رہی ہے۔

علی مرتضیٰ کی اس تقریر پر غور مزید ضروری ہے۔

(۱) انہوں نے فتوحات فاروقی کو وعدہ الٰہی انجاز فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس وعدہ

سے کلام اللہ کی آیت استخلاف ہی کی جانب اشارہ ہے۔ علی المرتضیٰ کی طرف سے یہ اقرار واضح ہے کہ خلافت فاروق منجانب اللہ ہے۔

(۲) اس تقریر میں خالد اور ابو عبیدہ اور فیروز دیلمی وغیرہ قائدین عساکر کو جند اللہ کہا گیا ہے اور ان کی فتوحات کو نصرت الٰہی اور معیت ربانی کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اور یہی روشن علامت خلیفہ راشد کی قرآن پاک میں ہے۔

(۳) فاروق اعظم کو قیم بالامر کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کو قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا ہے۔ یعنی لفظ قیم اقتدار نام کے معنی بھی رکھتا ہے اور اقتدار حق کا لزوم بھی اس معنے میں ہے۔

(۴) پھر اس مثال پر غور کرو جو بالائے مروارید اور رشتہ مالا کی اسلوب میں پیش کی گئی ہے۔

(۵) فاروقؓ کو قطب فرمایا ہے۔

ان الفاظ اور ان اسالیب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ فاروق و مرتضیٰ میں مصادقت و موافقت اور اتحاد کلی کس قدر تھا۔

علیٰ ہذا سلطنت روما کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جانے کا بھی ارادہ فاروق اعظمؓ نے کیا اور علی مرتضیٰؓ سے مشورہ لیا تو انہوں نے ان الفاظ میں مشورہ پیش کیا تھا۔

قَدْ تَوَكَّلَ اللّٰهِ لِاَهْلِ هٰذَا الدِّيْنِ بِاِعْزَازِ الْحَرْزَةِ وَ سَتْرِ الْعَوْرَةِ وَالَّذِىْ نَصَرَهُمْ وَ هُمْ قَلِيْلٌ لَا يَنْتَصِرُوْنَ وَ مَنَعَهُمْ وَ هُمْ قَلِيْلٌ لَا يَمْتَنِعُوْنَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اِنَّكَ مَتٰى تَسِيْرُ اِلٰى هٰذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ فَتَلْقِهُمْ فَتَنْكُبْ لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِيْنَ كَانَفَةً دُوْنَ اَقْصٰى بِلَادِهِمْ لَيْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ يَّرْجِعُوْنَ اِلَيْهِ۔ فَابْعَثْ اِلَيْهِمْ رَجُلًا مُجَرِّبًا وَ اَحْفَزْ مَعَهٗ اَهْلَ الْبَلَآءِ وَالنَّصِيْحَةِ فَاِنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فَذٰلِكَ مَا تُحِبُّ وَ اِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى كُنْتَ رِدْءً الِلنَّاسِ وَ مَثَابَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ۔ (نہج البلاغۃ ص ۱۱۰ چاپ تبریز)

"اس دین والوں کا اللہ خود کار ساز بن گیا ہے اسی نے اندرون ملک کو عزت دی اور اسی نے بیرونی کمزوری سے ہماری حفاظت کی۔ اسی نے ہماری مدد کی جب کہ ہم کم تھے اور ہمارا کوئی مددگار نہ تھا اسی نے ہم سے مدافعت کی جبکہ

ہماری تھوڑی تعداد مدافعت بھی نہ کر سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ زندہ ہے لایموت ہے جب آپ اس دشمن کی طرف خود جائیں گے اور اس کی طاقت توڑ دیں گے اس وقت مسلمانوں کے لئے ملک کے انتہائی کنارہ تک کوئی پناہ نہ رہے گی اور کوئی مرجع نہ رہے گا جس کی طرف وہ رجوع لا سکیں۔

آپ کسی جنگ آزمودہ کو بھیج دیجئے اور اس کے ساتھ امتحان اور خلوص والے لوگوں کو بھیج دیجئے اگر خدا نے فتح دے دی تب تو آپ کی آرزو پوری ہو گئی اور اگر صورت دگرگونہ ہوئی تب لوگوں کے لئے قوت و شوکت اور مسلمانوں کے لئے ملجاو ماویٰ تو آپ موجود ہوں گے۔

قابل غور یہ ہے کہ علی مرتضٰی نے اس تقریر میں عمر فاروق کا نفة للمسلمین اور مرجع المسلمین ردء اللناس اور مثابة للمسلمین کے اوصاف سے یاد کیا ہے لفظ ردء ا کا استعمال قرآن مجید میں بحوالہ درخواست موسیٰ ہارون علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ ارسلہ معی ردء ا یصدقنی اور مثابة للناس خانکہ کعبہ کو فرمایا ہے۔ یہاں فاروق کو مرتضٰی نے ردء ا اور مثابة قرار دیا ہے اور یہ عجیب نکتہ ہے کہ لفظ ردء ا اور لفظ مثابة کا استعمال صرف ایک ایک مقام پر حضرت ہارون اور بیت اللہ کے لئے ہوا ہے اور کسی کے لئے ان کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اب علی مرتضٰی نے فاروقؓ کے حق میں فرمایا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ علی مرتضی اپنے دل سے فاروق اعظم کی کس قدر عزت کرتے تھے اور ان کی شان میں کیسے لاثانی الفاظ کا استعمال کرتے تھے۔

یہ مختصر رسالہ اس مسئلہ کو بالاستیعاب بیان کرنے کے لئے موزوں نہیں۔

جناب فاروق ہی کی یہ برکت تھی کہ عراق و فلسطین دمشق۔ حمص۔ حماة۔ جزائر آذر بائی جان۔ مصر اور فارس کے ممالک داخل اطاعت اسلام ہو گئے۔

پارسیوں نے تو فتح فارس کا انتقام بھی فاروق سے پورا پورا لے لیا وہ مسلمانوں میں ملے اور انہی میں سے بعض نے عقائد میں فاروقؓ کو برا بھلا کہنا داخل ایمان کر دیا۔

انہی کے حکم سے بصرہ و کوفہ آباد کئے گئے انہی نے جملہ ممالک مفتوحہ کا قانونی بندوبست کیا۔ فتوحات ملکی کے بعد فاروق اعظمؓ کی فتوحات علمی بھی بہت زیادہ ہیں۔ دواوین احادیث میں مرویات فاروق کی تعداد ۵۳۹ ہے از انجملہ متفق علیہ ۲۶۔ انفردبہ

البخاری ۳۴- انفرد بہ المسلم ۲۱ ہیں-

علی مرتضیٰ کی مرویات کی تعداد جملہ کتب احادیث میں ۵۸۶ ہے یعنی عمرؓ سے ۴۷ زیادہ جب یہ غور کیا جاتا ہے کہ علی مرتضیٰ عمر فاروق کے بعد قریباً ۱۷ سال تک زندہ رہے تو مرویات عمر کی تعداد کی وقعت بڑھ جاتی ہے-

ان صحابہ کے نام جنہوں نے فاروق اعظم سے روایت حدیث کی ہے:

(۱) عثمان ذوالنورین (۲) علی المرتضیٰ (۳) طلحہ بن عبیداللہ (۴) سعد بن ابی وقاص (۵) عبدالرحمٰن بن عوف- یہ پانچوں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں (۶) ابن مسعود فقیہہ کامل (۷) ابوذر زاہد کامل (۸) عبداللہ بن عمرؓ (۹) حبر الامتہ ابن عباس (۱۰) ابن الزبیر (۱۱) ابوموسیٰ اشعری (۱۲) انس بن مالک خادم الرسول (۱۳) جابر بن عبداللہ (۱۴) عمرو بن القاصی (۱۵) ابولبابہ (۱۶) براء بن عازب (۱۷) ابو سعید خدری (۱۸) ابو ہریرہ (۱۹) ابن السدی (۲۰) عقبہ بن عامر (۲۱) نعمان بن بشیر (۲۲) عدی بن حاتم (۲۳) -علی بن امیہ (۲۴) سفیان بن وہب (۲۵) عبداللہ بن سرجس (۲۶) فلتان بن عاصم (۲۷) خالد بن عرفطہ (۲۸) اشعث بن قیس (۲۹) ابو امامتہ الباہلی (۳۰) عبداللہ بن انیس (۳۱) بریدہ بن حصیب الاسلمی (۳۲) فضالہ بن عبید (۳۳) شداد بن اوس (۳۴) سعید بن العاص (۳۵) کعب بن عجرہ (۳۶) مسعود بن مخرمہ (۳۷) صائب بن یزید (۳۸) عبداللہ بن ارقم (۳۹) جابر بن سمرہ (۴۰) حبیب بن مسلمہ (۴۱) عبدالرحمٰن بن ابزیٰ (۴۲) عمرو بن حریث (۴۳) طارق بن شہاب (۴۴) معمر بن عبداللہ (۴۵) مسیب بن حزن (۴۶) سفیان بن عبداللہ (۴۷) ابوالطفیل (۴۸) ام المومنین عائشہ صدیقہ (۴۹) ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین-

اگر پڑھنے والے کے سامنے ان صحابہ کے حالات ہوں اور اسے ان کے علمی کمالات سے اطلاع ہو تب یہ انکشاف بہترین معلومات کا ذریعہ ہو گا کہ صحابہ کرام کی جماعت میں سے ۴۹ مقدسین نے فاروق کے علوم سے استفادہ کیا ہے اور ان علوم کو خلائق تک پہنچایا ہے- صحابہ کی اتنی جماعت کا مستفیض ہونا فاروق کے کمالات علمی پر شاہد عدل ہے-

ان تابعین کے نام جنہوں نے فاروق اعظم سے روایت حدیث کی ہے:

تابعین کی جماعت کثیرہ نے بھی حضور سے روایت کی ہے ان کا احصا دشوار ہے

صرف چند نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔
(۱) عاصم بن عمر (۲) مالک بن اوس (۳) علقمہ بن وقاص (۴) ابوعثمان تہدی (۵) اسلم (۶) قیس بن ابوحازم۔ ان بزرگوں کی روایات کتب احادیث میں بکثرت ہیں۔

فاروق اعظم سے کیاست و فراست۔ عدل و سیاست۔ جود و سخا۔ زہد و ورع۔ صلابت فی الدین اور شفقت علی الخلق کے متعلق اس قدر روایات صحیح موجود ہیں کہ اس کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ ان کے خطبات اور فتاویٰ اور فرامین کا اتنا بڑا مجموعہ ہے جو ایک جلد میں جمع نہیں ہو سکتا۔

اولیات عمرؓ:

(۱) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے دیوان مرتب کیا۔ یعنی باقاعدہ دفتر قائم کیا۔ (۲) یہ پہلے خلیفہ ہیں جن کے ہاں نشست میں اور ملاقات میں ترتیب علی قدر مراتب ملحوظ رہتی تھی۔ یعنی سب سے اول اہل بدر ہوتے تھے اور ان میں بھی نشست اول پر علی مرتضیٰ رونق افروز ہوتے تھے (۳) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے جملہ اہل اسلام کا بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا۔ اس فہرست کی تیاری میں قرابت رسول اللہ ﷺ کو تقدیم دی گئی تھی۔

یعنی سب سے پہلے بنی ہاشم کا اندراج ہوا۔ پھر بنو مطلب کا۔ چند وظائف کی شرح بھی درج ہے۔ عباس عم رسول صاحب ہزار ام المومنین عائشہ صدیقہ و حسنین علیہم السلام ہزار' دیگر ازواج النبی ﷺ فی ہزار اصحاب بدر فی ص ہزار۔ اصحاب احد ۹ بیعتہ الرضوان فی ہزار اہل قادسیہ و شام ہزار۔ اہل یرموک ہزار دیگر مسلمانان اطراف فی کس صما سے ڈھائی سو سے کم کسی کا سالانہ وظیفہ نہ تھا۔

(۴) انہی کے عہد میں ابی بن کعب سید القراء نے نماز تراویح کی امامت شروع کی۔
(۵) یہی پہلے خلیفہ راشد ہیں جن کا لقب امیرالمومنین ہوا۔ سب سے پہلے اس خطاب سے عدی بن حاتم طائی اور لبید بن ربیعہ نے جناب فاروق کو مخاطب کیا۔ پھر عمر بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی۔ تب جناب فاروق نے اس مسئلہ کو شوریٰ میں پیش کر دیا۔ اس وقت فاروق کو خلیفہ۔ خلیفہ رسول اللہ کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ جانشینوں

کے وقت میں یہ فقرہ اور بھی لمبا ہو جائے گا۔ اس لئے اس پر غور ضروری ہے۔ غور کے بعد قرار پایا کہ سب اہل ایمان مومنین ہیں اور آپ سب برابر ہیں اس لئے امیرالمومنین ہی موزوں اور صحیح لقب ہے۔ اسی پر عمل درآمد ہوا۔ خلفاء راشدین عثمان و علی و حسن علیہم السلام بھی اسی لقب سے بجا طور پر ملقب ہوئے مگر بعد میں ہر ایک تخت نشین (بنو امیہ۔ بنو عباس حکمران اسپین و مصر) نے بھی اس لقب کو اپنے نام کا جزو قرار دے لیا۔

(۶) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے اپنے دوران حکومت میں ہر سال حج کیا اور حج ہی کے مواقع پر جملہ ولات ممالک اور حکام علاقہ جات اور قائدین عساکر کو جمع کیا کرتے تھے ان کے جملہ افعال و اعمال کا تجسّس کیا جاتا تھا۔

(۷) یوم الفتح کو بیعت کرنے والوں کو نبی ﷺ کے حضور میں یہی پیش کرنے والے تھے۔

قرض:

مرض الموت میں انہوں نے اپنے قرض کا حساب کرایا۔ تو معلوم ہوا کہ ۸۶ ہزار روپیہ قرض کا دینا ہے۔ یہ قرض ان کے جود و سخا اور صرف فی سبیل اللہ کا نتیجہ تھا۔ ابن عمر کو اس کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

حکومت پر عام رائے:

دس سال تک ایسی خلافت کی کہ بقول علی مرتضیٰؓ بعد کے جانشینوں کے لئے انہی کے نقش قدم پر چلنا دشوار تر تھا۔

اسم عمر کی اہل بیت میں قبولیت اور نماز:

(۱) علی مرتضیٰ کے اپنے ایک فرزند کا نام (جو ام البنین بنت حزام کے بطن سے ہیں اور عباس علمدار شہید کربلا کے مات بھائی بھی ہیں) عمر ہے اور علماء نسب میں وہ عمر (اطراف) کے پتہ سے معروف ہیں۔

(۲) امام زین العابدین کے ایک فرزند کا نام (جو زید شہید کے مات بھائی ہیں) عمر ہے اور علماء نسب میں وہ عمر اشرف کے پتہ سے معروف ہیں۔

(۳) امام زین العابدین کے ایک پوتے کا نام (جو حسین بن علی اصغر بن زین العابدین

کے فرزند ہیں) عمر تھا۔

(۴) امام زین العابدین کے ایک نواسہ کا نام (جو خدیجہ خاتون بنت زین العابدین کے بطن اور محمد بن عمر بن علی کی نسل سے ہیں) عمر ہے اور ان کی نسل بلخ و خراسان میں موجود ہے۔

(۵) سبط الرسول حسن علیہ السلام کے بارہ فرزندوں میں سے ایک کا نام عمر ہے۔

اس سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ آل رسول میں اسم عمر کس قدر مقبول و متبرک تھا آج لوگ اگر علی مرتضٰی۔ حسن مجتبٰی اور سجاد زین العابدین کے عمل پر عمل نہ کریں تو ان کی اپنی مرضی۔

مشاہد غزوات:

جملہ مشاہد و غزوات میں ملتزم رکاب نبوی تھے۔ کسی ایک مشہد میں بھی حضور سے علیحدہ نہیں ہوئے۔ احد و حنین کے غزوات میں ان بزرگواروں میں سے تھے جنہوں نے میدان جنگ میں شہادت و استقلال کا کامل نمونہ دکھلایا۔ رضی اللہ عنہ

۴۔ امیرالمومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

سرور عالم کے ساتھ نسب میں علی مرتضٰی کے بعد سب سے اقرب عثمان ذوالنورین ہیں۔ نبی ﷺ کی پھوپھی ان کی نانی ہیں۔ یہ دوہری قرابت ہے۔

ولادت ۶ عام الفیل۔ خلافت یکم محرم ۲۴ ہجری مدت خلافت ۱۲ سال سے ۱۲ یوم کم۔ شہادت ۱۸ ذی الحجہ یوم الجمعہ ۳۵ھ عمر ۸۲ سال۔

نبی ﷺ کی دختر رقیہ اور ان کی وفات کے بعد ام کلثوم کے شوہر بنے۔ اور اسی لئے ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

ذوالہجرتین ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ بَعْدَ اِبْرَاهِیْمَ وَ لُوْطٍ (الحدیث)

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابراہیم علیہ السلام و لوط علیہ السلام کے بعد یہ سب سے پہلے شخص ہجرت کرنے والے ہیں۔"

نبی ﷺ سے انہوں نے ۱۴۶ مرویات بیان کی ہیں۔ متفق علیہ ۳ انفرد البخاری ۸ انفراد

مسلم ۵۔

اللہ تعالی نے ان کی خلافت میں امصار و بلدان کی فتوحات عظیمہ اہل اسلام کو ارزانی فرمائیں فتح فارس کو مکمل کیا۔ خراسان و سجستان و مرورد کابل کو فتح کیا۔ افریقہ بربر شامل ممالک اسلامیہ ہوئے۔ جزائر مالٹا۔ کریٹ۔ طرابلس فتح کئے گئے۔ انہی کے عہد میں قوت بحری قائم کی گئی۔ جس نے جزائر کو بھی فتح کیا۔ مشرق میں سائبیریا تک ان کی حکومت پہنچ گئی تھی۔

یہ جہاد بالمال میں پیش پیش تھے۔ جنگ تبوک میں انہوں نے ۹۵۰ شتر۔ مکمل سامان کے ساتھ ۵۰ فرس اور ایک ہزار دینا چندے میں دیئے تھے۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ باغیان مصر نے جب ان کو محصور کیا تب بھی ۲۰ غلام آزاد کئے۔ ایام محاصرہ میں ان سے سوال کیا گیا کہ آپ تو امام الخلق ہیں۔ پھر باغیوں کے خلاف حکم کیوں نہیں دیتے۔ فرمایا میں نبی ﷺ سے ایک عہد کر چکا ہوں اور اسی عہد پر قائم ہوں۔ جس روز آپؓ کو شہید کیا گیا۔ اسی روز انہوں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے تھے۔ عثمانؓ آج کا روزہ تم ہمارے پاس افطار کرو گے۔ روزہ سے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے جب باغیان نانہجار نے آپ کو شہید کیا۔ اس گناہ عظیم کا وبال امت محمدیہ میں ایسا پڑا کہ اس تاریخ سے محبت اور الفت اور اخوت و مصادقت اٹھ گئی۔ آج تک ہزاروں لاکھوں مسلمان خود مسلمانوں کلمہ خوانوں کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہیں۔

وہ خاص شرف جو حضرت عثمان کو صحابہ میں امتیاز خاص عطا کرتا ہے خدمت قرآن پاک ہے آج جملہ عالم اسلام قرأت عثمانی اور ترتیب عثمانی پر متفق ہے۔ آج جو کوئی بھی قرآن مجید ہاتھ میں لیتا ہے وہ زیر بار احسان عثمان ذوالنورین ہے رضی اللہ عنہ۔

۵۔ امیرالمومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سرور عالم کے ساتھ نسب میں اقرب جملہ صحابہ سے علی مرتضیٰ ہیں۔ نبی ﷺ اور علی مرتضیٰ کے دادا عبدالمطلب ہیں۔ اور علی مرتضیٰ کے والد ابوطالب نبی ﷺ کے والد عبداللہ کے برادر شفیق (ایک ماں باپ سے) ہیں۔

عمر بوقت اسلام دس سال کی تھی۔ اسلام میں یوم نبوت کے پہلے ہی دن داخل ہوئے

اور اسی روز طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ اور عتیق ابو بکر صدیق بھی اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

مواخات مکہ میں نبی ﷺ نے ان کو اپنا بھائی بنایا تھا یہ خصوصیت حضور کو دیگر بنی اعمام سے ممتاز کر دیتی ہے۔

علی مرتضیٰ ان چار خلفاء میں سے ہیں جو راشدین المہدیین کے لقب سے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے موصوف کئے گئے۔

ان چھ میں سے پہلے جن کو فاروق نے اپنے آخری کلام میں شایان خلافت بتلایا۔

ان دس میں سے ہیں جن کو نام بنام بشارت جنت اس زندگی میں ہی دے دی گئی تھی۔

آپ سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام جگر گوشۂ رسولؐ کے زوج ہیں۔ ابو السبطین ہیں۔ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کے والد ہیں۔

جملہ مشاہدات میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ تبوک میں اس لئے حاضر نہ تھے کہ خود نبی ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں چھوڑ دیا تھا۔

اسی سفر میں اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (صحیحین عن سعید بن ابی وقاص) کے شرف سے آپ کو مشرف فرمایا گیا۔

بدر میں انھوں نے شاندار کارنامے دکھلائے۔ کفار کے نو سرداروں کو یکے بعد دیگرے حیدر کرار ہی نے خاک و خون میں سلا دیا اور جہنم میں پہنچا دیا۔

آپ بماہ ذی الحجہ ۳۵ھ خلیفہ ہوئے اور بامداد ۱۷ رمضان ۴۰ھ یوم جمعہ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے زخمی ہو کر بعمر ۶۳ سال یوم الاحد کو وصال رفیق اعلیٰ سے خورسند و کامیاب ہوئے۔

سیدہ زہراء فاطمہ بتول کے بطن سے دو فرزند (حسن و حسین) دو دختران (ام کلثوم و زینب) اور دیگر آٹھ ازواج سے ۱۸ بیٹے ۱۶ بیٹیاں حضور کی اولاد ہیں۔

ابو الحسن کنیت فرماتے تھے اور ابو تراب کنیت پر جو عطیہ رسول ہے مفتخر و شادماں ہوتے تھے۔ علم و عمل۔ زہد و ورع۔ شجاعت و مروت میں حضور امام الخلق تھے۔

حلیہ مبارک:

سفید سرخ۔ میانہ قد۔ اصلع۔ سر اور ریش مبارک کے بال سفید۔ تناور۔ شگفتہ رو۔ کشادہ جبین۔ خنداں رخ۔ حسین و جمیل۔ قوی بازو۔ آہنی پنجہ۔

ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ منافقین کی شناخت ہم بغض علیؓ سے کر لیتے ہیں نہج البلاغۃ میں امیر المومنین نے فرمایا:

سَيُهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَ مُبْغِضٌ مُفَرِّطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَ خَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالاً النَّمَطُ الْاَوْسَطُ۔

"میرے بارہ میں دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ محب جو افراط تک پہنچ جائے اسے محبت ہی غیر حق کی طرف لے جائے گی اور مبغض جو تفریط میں ہو اسے بغض ہی غیر حق کی طرف لے جائے گا۔ میرے متعلق سب میں بہتر وہ ہے جو درمیانی راہ پر چلنے والا ہے۔

نبی ﷺ سے آپؓ نے ۵۸۶ روایات بیان کی ہیں۔ ان میں سے ۲۰ متفق علیہ اور ۹ صرف بخاری اور ۱۵ مسلم میں ہیں۔

صحابہ میں سے بزرگواران ذیل نے حضور سے روایت حدیث کی ہے۔ امام حسن' امام حسین' محمد بن الحنفیہ' ابن مسعود ابن عمر' ابن عباس' ابو موسیٰ اشعری' عبداللہ بن جعفر طیار' عبداللہ بن زبیر ابوسعید' زید بن ارقم' جابر بن عبداللہ' ابوامامہ' صہیب' ابو رافع' ابو ہریرہ' جابر بن سمرہ' حذیفہ بن اسید' سفینہ' عمرو بن حریث' ابو یعلی' براء بن عازب' طارق بن شہاب' طارق بن اشیم' جریر بن عبداللہ' عمارہ بن رویبۃ۔ ابوالطفیل' عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' بشر بن سحیم۔ ابو جحیفہ۔

تابعین میں سے تو خلائق کثیر نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے بڑے قاضی (جج) علی مرتضیٰ ہیں۔

علیؓ کو ۹/۱۰ حصے علم کے ملے تھے اور دسویں حصہ میں بھی وہ دوسروں کے ساتھ

شریک تھے۔ ابن عباسؓ کہا کرتے کہ جب کوئی مسئلہ ہم کو علی مرتضیٰؓ سے مل جاتا تو پھر دوسرے سے اس کی بابت پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی۔

ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ علی المرتضٰی کے سوا صحابہ میں سے اور کوئی بھی نہیں کہا کرتا تھا سَلُوْنِیْ (مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا ہے)

آپ کے فضائل میں سے صحیحین کی حدیث عن سہل بن سعد ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر میں فرمایا تھا:

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلاً يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ۔

"میں کل نشان فوج اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔"

اگلے روز یہ رائت لشکر علی مرتضٰی کے سپرد کیا گیا۔

آپ کے کمال زہد میں سے یہ تھا کہ کبھی آپ نے اپنے لئے کوئی عمارت نہیں بنائی اور ہزاروں کی آمدنی ہونے پر بھی کبھی کچھ جمع نہیں کیا۔ بوقت شہادت آپ کے خزانہ میں صرف ۶۰۰ درہم پائے گئے۔ رضی اللہ عنہ

۶۔ ارقم بن ابو الارقم رضی اللہ عنہ

(عبد مناف) بن اسد بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی المخزومی انکی والدہ بنو سہم میں سے ہیں۔ ابو عبداللہ کنیت۔ قدیم الاسلام اور مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ یہ اسلام میں ساتویں یا گیارھویں ہیں۔

نبی ﷺ نے ان کے گھر کو دارالتبلیغ بنایا تھا۔ یہ گھر کوہ صفا پر تھا۔ اس گھر میں جماعت کثیرہ داخل اسلام ہوئی۔

عمر فاروقؓ ان میں سے آخری ہیں۔

یہ حلف الفضول کے قائم کرنے والوں میں سے ہیں۔

ان کا انتقال اسی روز ہوا جس روز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے ان کا

سن وفات ۵۵ھ بتایا ہے اور اندریں صورت بیوم وفات صدیق ان کے والد کا انتقال ہونا سمجھا جاتا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۷- ایاس بن البکیر رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنولیث سے ہیں۔ بنو عدی (قبیلہ عمر فاروق) کے حلیف تھے۔

ایاس بدر واحد اور خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی حاضر ہوئے۔

جن دنوں نبی ﷺ ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں چپکے چپکے تبلیغ اسلام فرمایا کرتے تھے۔ انہی دنوں میں ایاس معہ برادر خود خالد کے داخل اسلام ہوئے تھے اور غزوہ بدر میں ایاس خود ہرسہ برادران خود خالد۔ عامر اور عاقل حاضر ہوئے تھے۔

جاوید یہ شاعر بھی تھے۔ ان کا بیٹا محمد بن ایاس۔ ابن عباس و ابن عمرو ابو ہریرہ سے حدیث مَنْ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ روایت کیا کرتا تھا۔ ترجمہ حدیث یہ ہے کہ جس نے اپنی عورت کو ہاتھ لگانے سے پہلے پہلے تین طلاق دے دی ہو۔ پھر وہ اسے حلال نہیں رہتی۔

۸- بلال حبشی رضی اللہ عنہ

حبشی النسل ہیں۔ لمبا قد۔ چھریرا بدن۔ رنگ گہرا سانولا۔ موضع سراۃ (یا مکہ) میں پیدا ہوئے یہ ان سات سابقین میں سے ہیں جو ابتداء اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام کے لئے ان پر سخت سخت ظلم ہوئے۔ ایذائیں دی گئیں۔ شریر لڑکے ان کو جانور کی طرح لئے پھرتے تھے اور یہ احد احد ہی کے نعرے لگاتے یااللہ یااللہ ہی پکارا کرتے تھے۔ ایک روز نبی ﷺ نے دیکھ پایا کہ ان کو سخت ایذا دی جاتی ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آکر فرمایا کہ اگر روپیہ ہوتا تو بلالؓ کو خرید لیا جاتا۔ صدیقؓ نے حضرت عباسؓ سے جا کر کہا کہ مجھے بلال خرید دو۔ حضرت عباس نے پانچ یا سات یا نو چھٹانک چاندی کے بدلہ ان کو خرید لیا۔ صدیق نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ نبی ﷺ کے مؤذن اور ابوبکرؓ کے خازن تھے۔ ابوعبداللہ یا ابوعبدالکریم یا ابوعبدالرحمٰن ان کی کنیت تھی۔

ان کے والد کا نام رباح۔ ماں کا نام حمامہ۔ بھائی کا نام خالد۔ بہن کا نام عفرہ تھا۔ وفات

صدیقؓ کے بعد یہ جہاد شام میں شریک ہوئے اور دمشق میں ۲۰ھ کو بعمر ۶۳ سال وفات پائی اور باب صغیر کی طرف مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۹۔ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ لخم بن عدی سے تھے اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے۔ یہ عبداللہ بن حمید کے غلام تھے۔ اپنی قیمت ادا کر کے انہوں نے آزادی حاصل کر لی تھی۔

غزوات بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔

۶ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقوقس شاہ مصر و اسکندریہ کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا ایک دن بادشاہ نے جو عیسائی المذہب تھا۔ کہا اگر محمد نبی اللہ ہیں تو قوم نے ان کو مکہ سے کیونکر نکال دیا حاطب نے فرمایا مسیح کی بابت تو تمہارا عقیدہ بہت کچھ ہے۔ پھر قوم نے ان کو کیونکر پھانسی پر چڑھا دیا۔ بادشاہ اور پادری جواب سے عاجز رہ گئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو بار دوم مقوقس کے پاس سفیر بنا کر بھیجا تھا۔

انہوں نے ۳۰ ہجری میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی اور امیرالمومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ رضی اللہ عنہ

۱۰۔ امیرالمومنین حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ۶ھ ہجری نبوت کو اسلام لائے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر رضاعی بھی ہیں۔ یعنی ہر دو نے ثویبہ کا دودھ پیا تھا۔ جنگ بدر میں شجاعت و مردانگی کے اعلیٰ جوہر دکھلائے۔ جنگ احد میں بھی بڑے بڑے دشمنوں کو خاک و خون میں سلایا۔ وحشی غلام نے ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر بزدلانہ حملہ ان پر کیا۔ زخم ناف کے قریب ہوا شہید ہو گئے۔ دشمنوں نے ان کا جگر نکالا۔ کان کاٹے۔ چہرہ بگاڑا۔ پیٹ چاک کر ڈالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو سخت اندوہ گین ہوئے اور سیدالشہداء اور اسد اللہ و رسولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ان کے دو فرزند عمارہ اور یعلی تھے۔ عمارہ کا ایک فرزند حمزہ ہوا۔ اور یعلی کے ۵ فرزند ہوئے یہ نسل آگے نہ چلی۔

امیر حمزہ کی دو لڑکیاں تھیں۔ ام الفضل جن سے عبداللہ بن شداد نے ایک حدیث

روایت کی ہے۔

امامہ جس کا نکاح سلمہ فرزند ام المومنین ام سلمہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اسی کے حق حضانت کے متعلق سیدنا علی و سیدنا جعفر و سیدنا زید رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے دلائل بارگاہ نبوی میں پیش کیے تھے۔

خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

یہ قرشی السہمی ہیں۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اول انہی کے ساتھ ہوا تھا۔ انہوں نے ہجرت حبشہ بھی کی تھی۔ اور وہیں سے واپس آ کر جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جنگ احد میں مجروح ہوئے اور انہی زخموں سے مدینہ میں وفات پائی۔ مہاجرین اولین میں ان کا شمار ہے۔

عبداللہ بن حذافہ السہمی ان کے حقیقی بھائی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کسریٰ ایران کے پاس لے کر گئے تھے۔ ابوالخنیس تیسرے بھائی ہیں یہ سب مہاجرین اولین میں سے ہیں۔

۱۲۔ ربیعہ بن اکثم بن سنجرۃ الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے ہیں۔ خزیمہ کا نام نسب نامہ نبوی میں ۱۵ نمبر پر ہے یہ بنو عبد شمس کے حلیف بھی تھے۔ پست قامت مگر بلند ہمت ۳۰ سال کی عمر تھی جب بدر میں شامل ہوئے پھر احد۔ خندق۔ اور حدیبیہ میں بھی حاضر تھے۔ جنگ خیبر میں قلعہ فطاۃ پر حارث یہودی کے ہاتھ سے مقتول ہو کر درجہ شہادت کو فائز ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۳۔ زاہر بن حرام الاشجعی رضی اللہ عنہ

حجاز کے رہنے والے تھے مگر بادیہ نشین تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آتے تو کوئی نہ کوئی تحفہ لے کر آتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شہری کا کوئی نہ کوئی جنگل کا رہنے والا دوست ہوتا ہے آل محمد کا جانگلی دوست زاہر بن حرام ہے۔

ایک روز بازار مدینہ میں کھڑے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے آ گئے۔ اس کی آنکھوں پر اپنے دست مبارک رکھ دیئے اور فرمایا۔ اس غلام کو کون خرید تا ہے۔ وہ بولا کہ حضور تب تو میں بہت ہی کم قیمت ثابت ہوں گا۔ فرمایا نہیں تو بارگاہ الٰہی میں بہت قیمتی ہے۔

آخر عمر میں یہ کوفہ میں جا آباد ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۔ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

زبیر رضی اللہ عنہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کے برادر زادہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھیرے بھائی۔ یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے ابوبکر صدیق کے داماد یعنی اسماء بنت ابوبکرؓ کے شوہر ہیں۔ امام عروہ بن زبیر کی روایت میں ہے کہ زبیر کی ۱۶ سال کی عمر تھی جب داخل اسلام ہوئے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے راہ اللہ میں شمشیر کو میان سے نکالا۔ اور دو دفعہ (احد و قریظہ) میں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فرمایا۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حواری فرمایا ہے اور علی مرتضیٰ ان کو اشجع العرب کہا کرتے تھے۔ حسان بن ثابت نے ان کو جملہ صحابہ پر ترجیح دی ہے جیسا جعفر طیار کی نسبت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کہا ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ ان چھ میں سے ہیں جن کو فاروق نے اپنے بعد شایان خلافت بتلایا۔ یہ بہت بڑے امیر اور بہت بڑے سخی تھے۔ ان کے پاس ایک ہزار غلام تھے جن کی سب آمدنی راہ خدا میں صرف ہوتی تھی۔

ان سے غلطی یہ ہوئی کہ جنگ جمل میں امیرالمومنین علی مرتضیٰ کے مقابلہ میں نکلے۔ مگر جناب امیر نے ان کو ایک حدیث نبوی یاد دلائی تو تائب و نادم ہو کر جنگ سے علیحدہ ہو گئے۔ ابن جرموز نے فریب دے کر ان کا سر کاٹا اور علی مرتضیٰ کے پاس لایا۔ فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قاتل زبیر کو دوزخ کی بشارت دے دینا۔ یہ جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ ان کی قبر بصرہ کے متصل ہے۔

عبداللہ بن زبیر امیر معاویہ کے بعد والی حجاز ہوئے اور گیارہ سال تک سلطنت کی۔ اور بالآخر حجاج بن یوسف کے حملہ میں شہید ہوئے۔

عروہ بن زبیر ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ حضرت زبیر کے کل دس فرزند تھے۔

ان کی شہادت ۱۰ جمادی الاول ۳۶ یوم الخمیس کو بعمر ۶۷ سال ہوئی۔ رضی اللہ عنہ

۱۵۔ زید بن خطاب القرشی العدویؓ

عمر فاروق کے بھائی ہیں۔ زید کی والدہ اسماء بنت وہب ہے اور عمر کی والدہ ختمہ بنت

ہاشم زید قد کے بہت لمبے تھے ان کا اسلام حضرت عمر کے اسلام سے پہلے کا ہے بدر- احد- خندق بیعت الرضوان اور جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔

یہ اس لشکر کے علم بردار تھے جو مسیلمہ کے مقابلہ میں حضرت صدیق نے روانہ کیا تھا- دشمن کے ایک حملہ میں ان کا لشکر متفرق ہو گیا- تو انہوں نے کہا کہ اب مرد مرد نہیں رہے پھر بلند ترین آواز سے کہا- الٰہی میں اپنے ساتھیوں کے فرار کا تیرے حضور میں عذر پیش کرتا ہوں- اور مسیلمہ اور محکم بن طفیل کی سازشوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

یہ آگے بڑھے' حملہ کیا اور مرتدین و کافرین کو قتل کرتے ہوئے شہید ہو گئے- ان سے دو حدیثیں مروی ہیں- رضی اللہ عنہ

۱۶- زیاد بن کعب بن عمروؓ

یہ بنو کلیب جہنی ہیں- بدر و احد میں حاضر ہوئے- رضی اللہ عنہ

۱۷- سالم بن معقل رضی اللہ عنہ

یہ اصلی باشندے اصطخر کے تھے- بعض نے ان کا وطن موضع کرمد (علاقہ فارس) بھی لکھا ہے- ثبیتہ بنت تعار الانصاریہ کے غلام تھے- یہ خاتون ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبدمناف کی زوجہ ہیں- انہوں نے ان کو آزاد کرا دیا- اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی تربیت میں لے لیا- حتیٰ کہ متبنیٰ بنا لیا جب تنسیخ تبنیت کا حکم اترا- تو اپنی برادر زادی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ قرشیہ کا نکاح ان سے کر دیا۔

حضرت سالم کو انصاری اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انصاریہ کے آزاد کردہ تھے اور مہاجر اس لئے شمار کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ میں ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی- اور مکہ سے ہجرت کر کے اس قافلہ میں مدینہ منورہ پہنچے جس میں عمر فاروق بھی شامل تھے۔

ان کا شمار فضلاء الموالی اور خیار الصحابہ- اور کبار الصحابہ میں کیا جاتا ہے۔

ان کو عجمی اصل وطن کے لحاظ سے کہا جاتا ہے- قرآن مجید کے جید قاری تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معلمین قرآن میں ان کے نام کا تعین فرمایا تھا- بدر میں حاضر تھے۔

۱۲ھ کو جنگ یمامہ میں یہ اور ان کے مربی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے- سالم کا سر

ابو حذیفہ کے پاؤں کی جانب تھا۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۔ سائب بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

سائب بن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح

عثمان بن مظعون کے برادر شفیق ہیں۔ ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ کی وجہ سے ذوالہجرتین ہیں۔ بدر میں شامل تھے۔ سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

سائب اور عثمان ہر دو بھائیوں کی نسل منقطع ہو گئی۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۔ سائب بن عثمان بن مظعون القرشی الجمحی رض

یہ سائب بن مظعون کے برادر زادے ہیں۔ ان کے والد عثمان بن مظعون اور ان کے چچاؤں قدامہ عبداللہ اور سائب نے ہجرت حبشہ کی تھی۔ یہ بھی حبشہ کی ہجرت دوم میں شامل تھے۔

یوم الیمامہ کو شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر تیس سال سے اوپر تھی رضی اللہ عنہم

۲۰۔ سبرہ بن فاتک الاسدی رض

ان کا شمار باشندگان شام میں ہوتا ہے یہ اور ان کے بھائی خریم بن فاتک دونوں بدری ہیں۔ بشر بن عبداللہ اور جبیر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۔ سعد بن ابی وقاص قرشی الزہری رض

سعد بن مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ میں کلاب کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ماموں کہا کرتے تھے۔ اسلام میں یہ ساتویں ہیں ان سے پہلے صرف چھ کس مسلمان ہوئے تھے۔

بوقت اسلام ان کی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ یہ ان دس میں سے ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔ ان چھ میں سے ہیں جن کو عمرؓ نے شایان خلافت بتلایا۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں تیر افگنی کی۔

فاتح ایران اور بانی کوفہ بھی یہی ہیں۔ خلافت فاروقی میں یہ دوبارہ امارت کوفہ پر

متمکن ہوئے۔ اور ایک بار خلافت عثمانیہ میں بھی امیر کوفہ بنائے گئے۔

نبی ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی اَللّٰھُمَّ اَجِبْ دَعْوَتَه وَ سَدِّدْ رَمْیَهٗ الٰہی اس کی دعا قبول فرمایا کر۔ اور اس کی تیر اگنی درست رہے۔

ایک بار حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ ''میرے ماں باپ تجھ پر قربان تیر چلاؤ۔'' یہ ایسا فقرہ ہے جو زبیر بن العوام اور ان کے سوا حضور ﷺ نے کسی دوسرے کو نہیں فرمایا۔

ایام فتنہ میں یہ سب سے الگ رہے۔ وادی عقیق میں انہوں نے مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر محل بنا رکھا تھا وہیں رہتے۔ سب سے کہہ دیا تھا کہ مسلمانوں کے اختلاف اور جنگ کی کوئی بات مجھے نہ سنایا کرو۔ ان سے مرویات حدیث کی تعداد ۲۷۰ متفق علیہ ۱۵ بخاری ۵ مسلم ۸ ہیں۔

۵۵ھ ہجری میں بعمر ۷۵ سال وفات پائی۔ مدینہ میں دفن ہوئے۔ جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۔ سعد بن خولی رضی اللہ عنہ

یمن کے باشندے تھے اور بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے ان کا شمار مہاجرین اولین میں ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی العدوی رضی اللہ عنہ

عمر فاروقؓ کے چچیرے بھائی ہیں اور فاطمہ اخت عمر کے شوہر ہیں۔ فاطمہ ہی کے ذریعہ سے عمر فاروق اسلام تک پہنچے تھے۔ یہ مہاجرین اولین سے ہیں۔ نبی ﷺ نے ان کو بدر کے موقعہ پر کسی خدمت کے لئے بجانب شام بھیجا تھا۔ غنیمت بدر میں سے ان کو حصہ دیا گیا۔ دیگر جملہ مشاہد میں یہ ملتزم رکاب نبوی رہے یہ ان دس میں سے ہیں۔ جن کو نبی ﷺ نے بشارت جنت عطا فرمائی تھی۔

ان کے والد زید بن عمرو بن نفیل ان بزرگوں میں سے ہیں۔ جنھوں نے دین ابراہیمی کی تلاش میں موصل۔ شام وغیرہ کے سفر کئے تھے ایک راہب نے ان سے عیسائی ہو جانے کو کہا یہ بولے کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کا خالص دین مطلوب ہے۔ مگر وہ بولا کہ جہاں

سے تم آئے ہو۔ یہ دین وہیں کا ہے بعثت نبوی سے پیشتر ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ یہ بزرگ بتوں اور استھانوں کے چڑھاوے کا گوشت نہیں کھایا کرتے تھے۔

سعید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو اپنے والد کے حالات جتا کر درخواست کی کہ حضور ان کے لئے دعائے مغفرت عطا فرمائیں۔ نبی ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔

حضرت سعید بن زید کو امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ایک جاگیر عطا فرما دی تھی جو دیر تک ان کی اولاد کے پاس رہی۔

حضرت سعید بن زید نے ۵۱ھ میں بمقام وادی عقیق وفات پائی اور مدینہ میں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

سلیط بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہ

سلیط بن عمرو بن شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حصل بن عامر بن لوی۔ نبی ﷺ کے ساتھ نسب نامہ میں لوی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ بدر میں شامل ہوئے۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ان کو نبی ﷺ نے ہوذہ بن علی حنفی کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ ثمامہ بن اثال رئیس نجد کے پاس بھی بطور سفارت گئے تھے۔ ۱۴ھ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۵۔ سوید بن مخشی الطائی رضی اللہ عنہ

ابو مخشی کنیت سے مشہور ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۶۔ سویط بن سعد القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

سویط بن سعد بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدار بن قصی۔

نبی ﷺ کے ساتھ ان کا نسب قصی میں شامل ہو جاتا ہے یہ مہاجرین حبشہ میں سے بھی ہیں۔ بڑے خوش مذاق اور خوش طبع تھے۔ بدر میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۷۔ سہل بن بیضاء القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

سہل بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر۔

ان کی والدہ بیضاء کا نام رعد ہے اور اس کا نسب بھی ضبہ بن الحارث میں شوہر کے ساتھ جا ملتا ہے سہل کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر نمبر اا میں جا ملتا ہے۔

سہیل و صفوان ان کے دونوں بھائی بھی صحابی ہیں۔

سہل ان بزرگوں میں سے ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے مگر یہ اپنے ایمان کو چھپاتے تھے بدر میں کفار ان کو اپنے ساتھ لے گئے تھے ابن مسعود نے شہادت دی کہ انہوں نے سہل کو نماز پڑھتے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسیری سے رہائی فرمائی تھی۔

سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صحیفہ قریش کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاشمیہ کے خلاف لکھا گیا تھا۔ مخالفت کی تھی۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) ہشام بن عمرو بن ربیعہ (۲) مطعم بن عدی بن نوفل (۳) زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد (۴) ابوالبختری بن ہشام بن حارث بن اسد (۵) زہیر بن ابوامیہ بن مغیرہ۔

ان کا انتقال مدینہ میں ہوا۔ یہ باصطلاح علماء بدری نہیں گو اس وقت مسلمان ہی تھے۔

۲۸۔ شجاع بن ابی وہب الاسدی رضی اللہ عنہ

شجاع بن ابی وہب (ابن وہب) بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر (کبیر) بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خزیمہ میں شامل ہو جاتا ہے یہ بھی حبش کو ہجرت ثانیہ میں گئے تھے اور پھر یہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حبش سے واپس آ گئے تھے۔

یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے۔ مواخات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابن خولی کا بھائی بنایا تھا۔

یہی وہ بزرگ ہیں جو حارث بن ابی شمر غانی اور جبلہ بن ایہم غانی کے پاس سفیر نبوی ہو کر گئے تھے۔ یہ لانبے قد اور چھریرے بدن کے انسان تھے۔

یوم یمامہ کو شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی۔ رضی اللہ عنہ

۲۹۔ شقران حبشی رضی اللہ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میت میں حاضر تھے۔ ان کی نسل ہارون الرشید کے عہد میں ختم ہو گئی تھی۔ ان کا نام صالح ہے۔ رضی اللہ عنہ

۳۰۔ شماس بن عثمان بن شرید القرشی المخزومی رضی اللہ عنہ

شماس ان کا لقب ہے۔ اصلی نام عثمان تھا۔ لقب سے ہی مشہور ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ احد میں سخت زخمی ہوئے۔

میدان جنگ سے ان کو مدینہ میں بھیج دیا گیا۔ وہاں ایک دن رات زندہ رہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی تیمار داری کرتی رہیں۔ پھر جب جاں بحق ہوئے تو مدینہ سے حسب الحکم نبوی احد میں لائے گئے۔ اور شہیدان احد کے ساتھ مدفون ہوئے۔

جنگ احد میں اتنی جان توڑ کر لڑے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ و راست جدھر نظر مبارک اٹھا کر دیکھتے شماس ہی تلوار چلاتا ہوا نظر آتا تھا۔ رضی اللہ عنہ

صفوان بن بیضاء القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

صفوان بن بیضاء (کانت امہ) وہو صفوان بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب میں فہر کے ساتھ جا ملتے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی سہیل بن وہب دونوں بدر میں حاضر تھے۔ ان کی وفات پر اختلاف ہے بعض نے لکھا ہے کہ رمضان ۳۸ھ میں انتقال ہوا۔

اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ بدر میں شہید ہوئے یہ مواخات میں رافع بن عجلان کے بھائی تھے اور دونوں بدر میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۳۲۔ صہیب بن سنان الرومی رضی اللہ عنہ

بلحاظ نسل یہ عرب تھے اور نمر بن قاسط سے ان کا سلسلہ کنیت جا ملتا ہے ان کا والد سنان بن مالک یا ان کا چچا سلطنت ایران کی طرف سے حاکم ابلہ تھا۔ ان کی رہائش موصل کے متصل تھی۔

اہل روما نے اس علاقہ پر حملہ کیا۔ اس وقت صہیب بہت ہی کم عمر تھے۔ پکڑے گئے۔ پھر قبیلہ' کلب میں سے کسی نے ان کو خرید کر مکہ میں فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن جدعان تیمی نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ مکہ ہی میں رہنے لگ گئے۔ ان کا چہرہ بہت سرخ رنگ تھا۔ رومی زبان خوب جانتے تھے۔ یہ اور عمار بن یاسر ایک ہی دن داخل اسلام ہوئے تھے۔ ان سے پیشتر تیس اور چند کس مسلمان ہو چکے تھے۔ حمران بن ابان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں صہیب کے چچیرے بھائی لگتے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہجرت کی۔ قریش نے کہا کہ تم خود بھی چلے اور اپنا مال بھی جو یہاں بیٹھ کر کمایا ہے لے چلے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال قریش کے حوالہ کر دیا۔ کہتے ہیں کہ آیت وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ کا نزول انہی کے واقعہ پر ہوا ہے۔ صہیب کی نشست و برخاست قبل از نبوت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو سابق الروم۔ سلمان کو سابق فارس اور بلال کو سابق الحبشہ فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صہیب سے محبت کیا کرے۔ ایسی محبت جیسی والدہ کو اپنے بچہ سے ہوتی ہے سفر ہجرت میں یہ اور علی المرتضٰی دونوں ہم سفر تھے ان کے مزاج میں ظرافت تھی۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے صہیب بھی شامل ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری آنکھ دکھتی ہے پھر بھی کھجور کھاتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں تو دوسری طرف کے جبڑے سے کھا رہا ہوں۔ جس طرف کی آنکھ نہیں دکھتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

حضرت فاروقؓ نے زخمی ہو جانے کے بعد حضرت صہیب کو امام نماز مقرر فرمایا تھا۔ فرمایا تھا کہ جب تک کسی خلیفہ کا تقرر نہ ہو صہیب نماز پڑھایا کرے۔ ان کا انتقال شوال ۳۹ میں بعمر ۷۳ سال مدینہ میں ہوا۔ ان کی سخاوت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ رضی اللہ عنہ

۳۳۔ طفیل بن حارث القرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

طفیل بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔

نبی ﷺ کے ساتھ سلسلہ نسب میں عبد مناف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

بدر میں طفیل اور حصین اور عبیدہ تینوں بھائی شامل تھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ طفیل اور حصین جملہ مشاہد میں نبی ﷺ کے ہمرکاب رہے۔

دونوں بھائیوں نے ۳۳ھ میں انتقال کیا۔ طفیل پہلے اور حصین ان سے چار ماہ بعد جنت کو سدھارے تھے۔ رضی اللہ عنہم

۳۴۔ طلحہ بن عبیداللہ القرشی التیمی رضی اللہ عنہ

طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔ نبی ﷺ کے ساتھ ان کا سلسلہ نسب کعب بن لوی میں شامل ہو جاتا ہے۔ یکے از عشرہ مبشرہ ہیں۔

جنگ بدر سے پیشتر ان کو نبی ﷺ نے سرحد شام میں ادھر کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس لئے غزوہ بدر میں شامل نہ تھے۔ نبی ﷺ نے ان کو حصہ شمولیت بھی دیا۔ اور اجر کے عطیہ کی بشارت بھی دی۔ ان کو طلحہ الخیر اور طلحہ الفیاض کہتے ہیں۔

جنگ احد میں انہوں نے شجاعت اور ایثار کے بڑے بڑے جوہر دکھلائے۔ نبی ﷺ کی حفاظت میں خود سامنے سپر بنے رہے۔ ایک ہاتھ سے دشمن کے نیزہ کا وار روکا۔ وہ ہاتھ شل ہو گیا۔ دیگر جملہ مشاہد میں بھی یہ ملتزم رکاب مصطفوی رہے۔ یہ ان چھ میں سے ایک ہیں جن کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شایان خلافت قرار دیا تھا۔

یہ جنگ جمل میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں اترے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے میدان جنگ میں ان کو بلایا۔ اور واقعات سابقہ یاد دلائے اور یہ جنگ سے علیحدہ ہو گئے اس وقت مروان نے ان کے سینہ میں تیر مارا۔ اور اسی زخم سے ان کا انتقال ہوا۔ یہ صف جنگ سے علیحدہ ہوئے۔ تو یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

ندمت ندامة السعی لما   شربت رضی بن جرم فیرعمی

علی مرتضیٰ نے فرمایا- مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اس آیت کے مصداق بنیں گے- وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ- نبی ﷺ نے آنکھ دیکھ کر ایک بار فرمایا تھا- جو کوئی زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے- بوقت شہادت ۶۲ سال کی عمر تھی- ان کے لنگر میں ہر روز ایک ہزار دینار کے وزن کا غلہ پکا کرتا تھا-

مرویات حدیث ۸۸ متفق علیہ ۲ بخاری میں ا مسلم میں ۳ ہیں رضی اللہ عنہ

۳۵- طلیب بن عمر بن وہب القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی

نبی ﷺ کے ساتھ قصی نمبر ۵ میں شامل ہو جاتے ہیں- ان کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب نبی ﷺ کی پھوپھی ہیں- دار ارقم میں داخل اسلام ہوئے تھے- مسلمان ہو کر والدہ کو اطلاع دی- تو انہوں نے کہا کہ بہترین شخص جس کی امداد و اعانت تجھے کرنا چاہیے- وہ یہی تیرے ماموں زاد بھائی ہیں اگر عورتیں بھی مردوں کے سے کام کر سکتیں تو ہم خود اس کی حمائت کیا کرتیں-

یہ مہاجرین حبشہ میں سے بھی ہیں اور حاضرین بدر میں سے بھی- اجنادین یا یرموک کی جنگ میں شربت شہادت نوش فرمایا- رضی اللہ عنہ

۳۶- عاقل بن بکیرؓ

بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرت بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ-

یہ بنو عدی بن کعب بن لوی کے حلیف تھے دار ارقم میں سب سے پہلے اسلام لانے والے یہی ہیں- ان کا نام غافل تھا- نبی ﷺ نے عاقل تجویز فرمایا-

غزوہ بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی عامر- ایاس- و خالد بھی حاضر تھے-

۳۷- عامر بن حارث الفہری رضی اللہ عنہ

بعض نے ان کا نام عمر بھی بتایا ہے موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ یہ بدر میں حاضر ہوئے تھے-

۳۸۔ عامر بن ربیعہ الغزی العدوی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب نزار بن معد بن عدنان تک منتہی ہوتا ہے عدوی ان کو اس لئے کہتے ہیں کہ خطاب بن نفیل نے ان کو متبنی بنالیا تھا۔ یہ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام کے بعد حبشہ کی ہجرت کر کے چلے گئے۔ ان کی بیوی بھی مہاجرات حبشہ میں سے ہے پھر بدر اور جملہ مشاہد میں خدمت نبوی کا شرف حاصل کیا۔ ان کے بیٹے سے روایت ہے کہ جس شب باغیوں نے امیرالمومنین عثمانؓ پر حملہ کیا تھا۔ یہ اس شب مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ درمیان میں ذرا سے سو گئے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس فتنہ کی پناہ کا سوال کرو جس فتنہ سے اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو بچالے گا۔ انہوں نے اس طرح دعا مانگی۔ گھر گئے تو بیمار ہو گئے۔ شہادت عثمان سے چند روز بعد ان کا جنازہ ہی ان کے گھر سے نکلا۔ رضی اللہ عنہ

۳۹۔ عامر بن عبداللہ بن جراح القرشی رضی اللہ عنہ

عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔

نبی ﷺ کے ساتھ ان کا نسب فہر نمبر۱۱ میں شامل ہو جاتا ہے۔

قدیم الاسلام ہے۔ سابقین اولین میں داخل فضلاء و کبراء صحابہ میں شامل تھے۔ بدر اور جملہ مشاہدات نبوی میں حاضر رہے حبشہ کی ہجرت دوم سے مشرف تھے۔

جنگ احد میں ان کے اگلے دونوں دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اس طرح کہ خود آہنی کی جو میخیں نبی ﷺ کے فرق مبارک میں کھب گئی تھیں۔ ان میخوں کو انہوں نے دانتوں سے پکڑ کر نکالا تھا پہلی میخ نکالی اور ایک دانت ساتھ نکل گیا دوسری میخ نکالی تو دوسرا دانت نکل گیا۔ کہتے ہیں کہ پھر بھی یہ نہایت حسین تھے۔ لمبا قد۔ چھریرا بدن۔ ہلکا چہرہ۔ نبی ﷺ نے ان کو کبھی امین حق امین فرمایا۔ کبھی امن الامۃ فرمایا۔ علاقہ نجران پر حکومت کے لئے اور یمن میں تعلیم اسلام کے لئے ان کو سرور عالم نے بھیجا تھا۔ عمر فاروق نے ان کو ملک شام کا سپہ سالار اعظم بنایا تھا۔

۱۸ھ کے طاعون عمواس میں ان کا انتقال بعمر ۵۸ سال ہوا۔ ان کے فضائل بہت

ہیں- یہ یکے از عشرہ مبشرہ ہیں- ابوبکر صدیق نے ان کو اپنے انتخاب سے پیشتر مستحق خلافت بتایا تھا- رضی اللہ عنہ

۴۰- عامر بن فہیرہ ازدی رضی اللہ عنہ

قوم ازد سے تھے- سیاہ چہرہ ابو عمرو کنیت تھی- شروع میں طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے- ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا- یہ بکریاں چرایا کرتے تھے-

بوقت ہجرت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق غار ثور میں آرام گزین ہوئے تو یہ رات کو اپنا ریوڑ غار پر لے جاتے- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پہنچاتے- اور اسماء و عبدالرحمٰن وغیرہ خاندان صدیق کے آنے والوں کے نشان قدم ریوڑ پھرا کر معدوم کر جاتے اور ہجرت میں رسول اللہ و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خدمت گزار بھی تھے- بدر واحد میں حاضر تھے- واقعہ بیئر معونہ ۴ھ میں شہید ہوئے-

عامر بن طفیل قاتل کا بیان ہے کہ میں نے نیزہ لگایا- تو ان کے بدن سے ایک نور نکلا- بعد ازاں دیکھا کہ ان کی لاش کو اوپر اٹھالیا گیا حتیٰ کہ آسمان اس سے نیچے رہ گیا- امام ابن المبارک اور امام عبدالرزاق کی روایات میں ہے کہ مقتولین میں ان کی لاش نہیں ملی تھی-

ان کا اسلام دارالارقم کی تبلیغ گاہ سے پیشتر کا ہے- رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن جحش بن رباب الاسدی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خزیمہ میں جا کر مل جاتا ہے- یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے- ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبدالمطلب ہیں-

یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں- ہجرت حبشہ بھی کی- اور ہجرت مدینہ بھی- ان کا اسلام اس وقت کا ہے کہ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دارارقم میں تعلیم و تبلیغ کو شروع نہ فرمایا تھا-

ان کے بھائی ابو احمد عبد بن جحش بھی ذوالہجر تین ہیں- ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ان کے تیسرے بھائی عبیداللہ کی بیوہ ہیں-

ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ان کی ہمشیرہ ہیں ان کا لقب المجدع فی اللہ ہے بدر میں حاضر ہوئے احد میں شہید ہوئے۔

سعد بن ابو وقاص کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جحش نے مجھے میدان احد میں کہا آؤ۔ تنہا ہو کر اللہ تعالیٰ سے ہم کچھ دعا کر لیں۔ ہم دونوں سب سے الگ جا بیٹھے۔ میں نے دعا کی "الٰہی کل میرا مقابلہ ایک بہادر تلوریئے دشمن کے ساتھ ہو ہم خوب لڑیں۔ پھر میں اسے گرا لوں" عبداللہ نے کہا آمین۔ پھر اس نے یوں دعا مانگی۔ "الٰہی کل ایک بہادر تلوریئے دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو۔ ہم خوب لڑیں بالآخر وہ مجھے گرا لے۔ اور قتل کر ڈالے۔ میری ناک کان کاٹے میں اسی شکل میں تیرے سامنے حاضر ہوں۔ یا اللہ تو مجھ سے پوچھے کہ عبداللہ تیرے ناک کان کیوں کاٹے گئے میں عرض کروں کہ تیری راہ میں تیرے رسول کی راہ میں اور تو فرمائے کہ سچ ہے۔" رضی اللہ عنہ

۴۲۔ عبدالرحمٰن بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدر میں حاضر تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ عبداللہ مقتول خیبر کے بھائی ہیں۔ حویصہ و محیصہ ان کے چچا ہیں۔

ایک دفعہ ان کو اثنائے راہ میں ایک قافلہ ملا جو مشکوں میں شراب لئے جاتا تھا۔ انہوں نے سب مشکوں میں نیزہ سے چھید کر دیئے۔ پھر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم شراب کو اپنے گھروں میں داخل کریں۔ رضی اللہ عنہ

۴۳۔ عبداللہ بن سراقہ القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سراقہ بن معتمر بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسب نامہ میں عبداللہ بن قرطہ میں شامل ہو جاتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب میں۔

ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اور ان کے بھائی عمرو بن سراقہ کو اہل بدر میں شمار کیا ہے۔

مگر موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر کا قول ہے کہ یہ بدر میں شامل نہ تھے۔ احد اور مشاہد

مابعد میں برابر حاضر رہے۔ رضی اللہ عنہ

۴۴۔ عبداللہ بن سعید القرشی الاموی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف میں سلسلہ نسب جا ملتا ہے۔ یہ عمدہ خوشخط انشاء نگار تھے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کی کتابت آموزی پر مقرر فرمایا تھا۔

ان کے مقام شہادت میں اختلاف ہے کسی نے بدر کسی نے موتہ' کسی نے یوم یمامہ تحریر کیا ہے رضی اللہ عنہ

۴۵۔ عبداللہ بن سہیل بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سہل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد دو بن نصر بن مالک بن جسل بن عامر بن لوی۔

یہ ابوجندل مشہور صحابی کے بڑے بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام حبش کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے پھر مکہ میں لوٹ آئے تھے۔ باپ نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا تھا۔ پھر جنگ بدر میں لشکر کفار کے ساتھ مل کر میدان جنگ میں آئے اور پھر موقعہ پا کر کفار میں سے جا نکلے اور صحابہ میں جا ملے اور کفار سے نبرد آزما ہوئے۔ اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب محمدی رہے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہے۔ عہد نامہ حدیبیہ پر ان کے بھی دستخط بطور گواہ ہوئے تھے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے ہی اپنے باپ سہیل کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے امان حاصل کی تھی۔

سہیل بن عمرو وہی مشہور شخص ہیں جو حدیبیہ میں منجانب کفار بطور کمشنر معاہدہ کام کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سہیل کو اللہ کی امان ہے۔ اسے ظاہر ہو جانا چاہئے۔

پھر فرمایا سہیل میں ایسی عقل و شرف موجود ہے کہ حقیقت اسلام سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ اور اسے پتہ بھی لگ گیا کہ اس کی سابقہ حالت نے اسے کیا نفع دیا۔ عبداللہ نے باپ کو سارا واقعہ سنا دیا۔

وہ بولا: واللہ حضور لڑکپن ہی سے احسان دوست رہے ہیں۔

عبداللہ یوم یمامہ میں ۱۲ھ کو بعمر ۳۸ سال شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۴۶۔ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال القرشی المخزومی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب بن لوی میں شامل ہو جاتا ہے۔ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھیرے بھائی یہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہ سید الشہدا دودھ کے بھی بھائی ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے انہی کے نکاح میں تھیں۔

انہوں نے اول ہجرت حبشہ معہ زوجہ خود ام سلمہ کی تھی پھر بدر میں آ شامل ہوئے تھے جمادی الاخری ۳ھ میں وفات پائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نابالغ بچوں سلمہ۔ عمرو اور دختر زینب کی تربیت کی غرض سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔ رضی اللہ عنہم

۴۷۔ عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود۔ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب فہر نمبر ۱۱ میں شامل ہو جاتا ہے۔ ان کی والدہ ام نہیک بنت صفوان ہیں۔

یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور بقول ذوالہجرتین بھی ہیں۔

مواخات میں یہ اور فروہ بن عمرو بن ودقہ البیاضی دینی بھائی تھے۔

جنگ یمامہ میں بعمر ۴۱ سال شہید ہوئے۔

انہوں نے دعا کی تھی کہ الٰہی مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک میں اپنے بند بند کو تیری راہ میں زخم رسیدہ نہ دیکھ لوں۔ جنگ یمامہ میں ان کے جسم کا زخموں سے یہی حال تھا۔ کہ جملہ مفاصل پر ضربات موجود تھیں۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس آخری وقت پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ روزہ داروں نے روزے کھول لئے ہیں۔ کہا۔ ہاں۔ کہا میرے منہ میں پانی ڈال دو۔ ابن عمرؓ حوض پر گئے اور ڈول میں پانی لے کر آئے۔ آ کر دیکھا کہ وہ سانس پورے کر چکے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۴۸۔ عبداللہ بن مسعود الھذلی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہزیل بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔

ان کے والد مسعود ایام جاہلیت میں عبداللہ بن الحارث بن زہرہ کے حلیف بن گئے تھے۔ ان کی والدہ ام عبد بنت عبدود بھی صاہلہ بن کاہل کی نسل سے ہیں اور ان کی نانی قیلہ بنت الحارث بن زہرہ (زہریہ) ہیں۔

یہ قدیم الاسلام ہیں۔ عمر فاروق سے کچھ پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ ان کی اہلیہ فاطمہ بنت الخطاب ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ بن ابی معیط کا ریوڑ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معہ ابوبکر وہاں سے گزرے۔ پوچھا۔ لڑکے دودھ ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ مگر میرا نہیں۔ میں تو امانت دار ہوں۔ فرمایا ایسی بکری لے آؤ جس پر نر نہ چڑھا ہو۔ یہ لے آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن کو بسم اللہ کہہ کر ہاتھ لگایا۔ دودھ نکال لیا۔ خود بھی پیا۔ ابوبکر صدیق کو بھی پلایا۔ بکری کا تھن پھر خشک ہو گیا۔ انہوں نے عرض کی کہ مجھے بھی یہ کام سکھلا دیا جائے۔ فرمایا ہاں۔ تم تو معلم جوان ہو۔

بعدازاں ابن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے۔ حضور کو جوتا پہناتے آگے آگے چلا کرتے۔ خواب سے جگایا کرتے تھے۔ امام ابن عبدالبر نے ایک روایت بیان کی تھی جس میں ان کا نام بھی عشرہ مبشرہ میں آ جاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن چار شخصوں سے سیکھو۔ ابن مسعود۔ معاذ بن جبل۔ ابی بن کعب اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ۔

ایک بار انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی یہ آرزو پیش کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئلک اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَ نَعِیْمًا لَّا تَنْفُذُوَ مُرَافِقَةَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدًا فِیۡ اَعْلٰی جَنَّةِ الْخُلْدِ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی قبولیت کی بشارت عطا فرمائی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قد کے چھوٹے تھے لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا اور یہ کھڑے ہوئے برابر برابر نظر آیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے دن ابوجہل کو انہی کے ہاتھ سے قتل کرایا۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ بحلف بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق روایت اور عمل کا واقف ابن مسعود سے بڑھ کر ہم کو کوئی معلوم نہیں۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں لوگ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں سے کتاب اللہ کا خوب عالم ہوں۔ قرآن مجید میں کوئی سورہ یا آیت نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کب اتری اور کہاں اتری۔ ابووائل راوی کہتا ہے کہ ان کے اس بیان کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ عمر فاروقؓ ان کو علم کی تھیلی کہا کرتے تھے۔

عمر فاروقؓ نے جب عمار بن یاسرؓ اور ابن مسعودؓ کو کوفہ کا منصب دار کر کے بھیجا تو اپنے فرمان میں اہل کوفہ کو یہ الفاظ لکھے تھے۔

"میں عمار بن یاسر کو امیر اور ابن مسعود کو معلم و وزیر بنا کر بھیجتا ہوں۔ یہ دونوں اصحاب رسول میں سے نجباء میں شامل ہیں۔ اہل بدر ہیں ان کی اقتداء کرو۔ اور ان کی بات سنو۔ ابن مسعود کے متعلق تو میں نے اپنی جان پر ایثار کیا ہے۔"

حضرت عثمان کے عہد میں یہ کوفہ سے مدینہ واپس پہنچ گئے تھے اسی جگہ ۳۳ھ کو وفات پائی اور حسب وصیت رات ہی میں بقیع کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

مواخات مکہ میں ان کو زبیرؓ کا بھائی بنایا گیا تھا۔

ان کی زندگی میں باغیان عثمانی کے فتنوں کی ابتداء شروع ہو گئی تھی۔ ابن مسعود نے فرمایا اگر لوگوں نے ان کو قتل کر دیا تو پھر ان کو ایسا خلیفہ نہ ملے گا۔

مرویات حدیث ۸۴۸ ازاں جملہ متفق علیہ ۶۴۔ صرف صحیح بخاری میں ۲۱۔ صرف صحیح مسلم میں ۳۵ ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۴۹۔ عبداللہ بن مظعون قرشی الجمعی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ نہایت قدیم الاسلام ہیں۔ ان کے تین بھائی اور تھے۔ عثمان۔ سائب۔ قدامہ۔ چاروں بھائی قدیم الاسلام ہیں۔ چاروں نے اول ہجرت حبشہ کی۔ اور پھر ہجرت مدینہ پھر شامل بدر ہوئے۔

عبداللہ بن مظعون نے ۳۰ھ میں بعمر ۶۰ سال وفات پائی رضی اللہ عنہ

۵۰۔ عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف قرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب عبد مناف میں شامل ہو جاتا ہے۔ مطلب و ہاشم حقیقی بھائی تھے یہ دونوں اور ان کی اولاد ہمیشہ متحد و متفق رہے۔

بزرگوار عبیدہ قدیم الاسلام ہیں یعنی دارارقم کے تعلیم گاہ بنائے جانے سے پیشتر مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت طفیل اور حصین ان کے دونوں بھائی بھی رفیق سفر تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قدر و منزلت خاص طور پر فرمایا کرتے تھے۔ اہل بدر میں سب سے زیادہ عمر کے یہی تھے۔ ان کی پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس سال پہلے کی ہے۔

اسلام میں پہلا سردار جو اسی مہاجرین کے لشکر کے ساتھ دشمن کے تجسّس میں بھیجا گیا یہی ہیں۔ غزوہ بدر میں انہوں نے عناء عظیم برداشت کی اور مشہد کریم حاصل کیا۔

دشمن کے مقابلہ میں ان کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ بدر سے ایک منزل واپس ہوتے ہوئے ان کا انتقال ہوا اور راہ ہی میں دفن ہوئے۔ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے گزرے۔ ہمراہیوں نے عرض کیا کہ ادھر سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہ ہو۔ یہاں ابو معاویہ کی قبر بھی تو ہے۔ (ان کی کنیت ابو معاویہ تھی) خوش اندام۔ خوبرو تھے۔ بوقت شہادت ۶۳ سال کی عمر تھی۔ رضی اللہ عنہ

۵۱۔ عبدالرحمٰن بن عوف القرشی الزہری رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب میں کلاب میں شامل ہو جاتے ہیں۔

ان کی والدہ شفاء بنت عوف بھی قرشیہ زہریہ ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ دارارقم میں آغاز تعلیم سے پیشتر مسلمان ہو چکے تھے۔

یہ ان دس میں سے ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت جنت عطا فرمائی تھی۔

یہ ان چھ میں سے ہیں جو خلافت کے اصحاب شوریٰ ہیں

نبی ﷺ نے ان کو اَنْتَ اَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَ اَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ فرمایا تھا۔

نبی ﷺ نے ان کو دومۃ الجندل کی طرف بنو کلب کی جانب بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر عمامہ باندھا تھا اور فرمایا تھا کہ بسم اللہ۔ جاؤ۔ جب فتح ہو جائے تو وہاں کے حکمران کی بیٹی سے شادی کر لینا۔ بدر میں حاضر تھے۔

جنگ احد میں ان کے جسم میں اکیس زخم آئے تھے۔ ایک زخم ٹانگ پر تھا جس کی وجہ سے یہ لنگڑانے لگے تھے۔ قریش میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور سخی بھی اعلیٰ درجہ کے تھے۔

ایک روز تیس غلام راہ خدا میں آزاد کئے تھے۔ نبی ﷺ کے بعد امہات المومنین کے مصارف کے کفیل یہی تھے۔

ابن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ جب ان کی میراث تقسیم ہونے لگی تو ان کی مطلقہ عورت کو (جسے مرض الموت میں طلاق دی تھی) ۱/۸ کے حصہ سوم میں سے ۸۳ ہزار روپیہ آیا تھا۔

نقدی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں ایک سو گھوڑا ورثہ میں چھوڑا تھا۔

انہوں نے ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں بعمر ۷۲ سال مدینہ منورہ میں انتقال کیا تھا۔

ان کی اولاد حسب ذیل ہے۔

نام زوجہ	اولاد
تماضر بنت الاصبغ	ابو سلمہ فقیہہ
ام کلثوم بنت عتبہ	محمد و سالم و ام القاسم
ام کلثوم بنت عقبہ	ابراہیم۔ حمید۔ اسماعیل
بجیرہ بنت ہانی	عروہ جو افریقہ میں شہید ہوئے
سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامری	سالم اصغر
ام حکم بنت قارظ بن خالد	ابو بکر
بنت انس بن رافع الانصاری	عبداللہ اکبر (شہید افریقہ) قاسم
اسماء بنت سلامت بن مخرمہ	عبداللہ اصغر۔ عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن

نفیسہ	مصعب
مجد بنت یزید بن سلامت	سہیل
غزال بنت کسری (مدائن میں گرفتار ہوئی)	عثمان
بادیہ بنت غیلان	جویریہ (زوجہ مسور بن مخرمہ)
سہلہ صغری بنت عاصم بن عدی	محمد۔ محن۔ زید

حضرت عمرؓ نے خلافت کے لئے ۶ بزرگوں کو شوریٰ میں داخل کیا اور ان ہر شش کو مستحق خلافت فرمایا تھا۔ علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن وقاص، عبدالرحمن بن عوف۔

زبیر نے علی کو طلحہ نے عثمان کو، سعد بن ابو وقاص نے عبدالرحمٰن کو اپنی اپنی رائے کا وکیل کر دیا۔ اب چھ میں سے علی، عثمان، عبدالرحمٰن نے فرمایا: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَخْتَارَ لَكُمْ وَ اَنْتَفِي مِنْهَا میں تو الگ ہوتا ہوں اور اگر تم کہو تو تمہارا فیصلہ کر دیتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اَنَا اَوَّلُ مَنْ رَضِيَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْتَ اَمِيْنٌ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَ اَمِيْنٌ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

سب سے پہلے میں رضا مندی کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن آسمان والوں میں بھی امین ہے اور زمین والوں میں بھی۔

اس کے بعد انہوں نے امیرالمومنین عثمان کو ترجیح دی اور ان کے ہاتھ پر سب کی بیعت ہو گئی۔ مرویات حدیث ۶۵۔ متفق علیہ ۲ صحیح بخاری میں ۵ ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۵۲۔ عبدیالیل بن ناشب اللیثی رضی اللہ عنہ

بنو سعد بن لیث کے قبیلہ سے ہیں۔ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے خلافت فاروق میں وفات پائی۔ بوڑھے کھوسٹ تھے۔ رضی اللہ عنہ

۵۳۔ عمرو بن الحارث بن زہیر القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

عمرو بن (یا عمر) بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ ان کا نسب سرور کائنات کے ساتھ فہر نمبر ۱۱ کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔

قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں اسلام لائے اور حبشہ کو ہجرت دوم میں ہجرت فرمائی۔ عقبہ نے ان کو اہل بدر میں شامل کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۵۴۔ عمرو بن سراقہ القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

یہ عبداللہ بن سراقہ کے بھائی ہیں جن کا نسب نامہ لکھا جا چکا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرہ نمبر ۷ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بدر۔ احد اور دیگر جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر رہے۔ امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۵۵۔ عمرو بن ابی عمرو بن شداد القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

ابو شداد کنیت کرتے تھے۔ بنو ضبہ میں سے اور اولاد حارث بن فہر میں سے ہیں۔ ۳۲ سالہ تھے جب غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ ۳۶ سالہ تھے جب گیتی ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۵۶۔ عمرو بن ابی سرح بن ربیعتہ القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن عتبہ بن حارث بن فہر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر نمبر ۱۱ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ابو سعید کنیت ہے۔ یہ اور ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ دونوں بھائی بدری ہیں۔ احد و خندق و دیگر مشاہد میں بھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ ۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۵۷۔ عثمان بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذاذ بن جمح بن عمرو بن مصیص۔

ابوالسائب کنیت کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ سخیلہ بنت العنبس کا نسب بھی جمح میں جا کر شامل ہو جاتا ہے۔ حضرت عثمان ۱۳ کس کے بعد داخل اسلام ہوئے۔

ہجرت حبشہ و مدینہ کا شرف حاصل کیا۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ بدر کے بعد ان کا انتقال داخلہ مدینہ سے ۲۲ ماہ بعد ہوا۔ مہاجرین میں سے پہلے شخص ہیں جو مدینہ میں فوت ہوئے

اور پہلے شخص ہیں جو جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ غسل و کفن کے بعد نبی ﷺ نے ان کی پیشانی کو چوم لیا تھا۔ ایک عورت نے یہ دیکھا تو کہا کہ عثمان کو جنت مبارک ہو۔ نبی ﷺ نے ادھر تیز نگاہوں سے دیکھا اور پوچھا تجھے اس کا پتہ کیونکر ہوا۔ اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی کہ کسی شخص کو قطع جنتی کہنے کا منصب صرف اللہ اور رسول کو ہے۔ دوسرا شخص قرائن یا قیاس سے ایسا حکم نہیں لگا سکتا۔

حضرت عثمان فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے ایام جاہلیت میں ہی شراب کو چھوڑ دیا تھا۔ کسی نے ان سے وجہ پوچھی کہا میں کیوں ایسا کام کروں کہ اپنی عقل کھو بیٹھوں۔ اور ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے شخص کو ہنسنے کا موقعہ دوں۔ بیٹی بہن کی تمیز سے بھی جاتا رہوں۔

انہوں نے از راہ زہد خصی بننے کا ارادہ کر لیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔ فرمایا روزے زیادہ رکھا کرو۔ ان کی موت پر ان کی بیوی کے یہ اشعار ہیں۔

يَا عَيْنُ جُوْدِیْ بَدَمْعٍ غَيْرَ مَمْنُوْنِ
عَلٰى رَزِيَّةِ عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنِ
عَلٰى امْرِئٍ كَانَ فِيْ رَضْوَانِ خَالِقِهٖ
طُوْبٰى لَهٗ مِنْ فَقِيْدِ الشَّخْصِ مَدْفُوْنِ
طَابَ الْبَقِيْعُ لَهٗ سُكْنٰى وَ غَرْقُدُهٗ
وَ اَشْرَقَتْ اَرْضُهٗ مِنْ بَعْدِ تَفْتِيْنِ
وَاَوْرَثَ الْقَلْبَ حَزْنًا لَا انْقِطَاعَ لَهٗ
حَتّٰى الْحَمَاتِ وَ مَا تَرقى لَهٗ شَيُوْفى

نبی ﷺ نے ان کی قبر پر ایک پتھر کھڑا کروا دیا تھا۔ شناخت کے لئے۔ جب ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا تو ان کو بھی حضرت عثمان کے برابر ہی دفنایا تھا۔ رضی اللہ عنہ

۵۸۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

ان کے والد یاسر رضی اللہ عنہ کا نسب عنس بن مالک سے جا ملتا ہے۔ یہ عرفی قحطانی مذحجی الاصل ہیں۔ یاسر کا ایک بھائی گم ہو گیا تھا اس کی تلاش میں یاسر' حارث اور مالک تینوں

بھائی مکہ پہنچے۔ حارث اور مالک تو یمن کو واپس چلے گئے اور یاسر مکہ میں ٹھہر گئے اور ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم کے حلیف بن گئے۔ ابوحذیفہ نے ان کا نکاح اپنی لونڈی سمیہ بنت خیاط سے کر دیا۔ جب عمار پیدا ہوئے تو سمیہ کو آزاد کر دیا گیا۔ اس مناسبت سے آپ کو مخزومی بھی کہتے ہیں۔

یاسر اور سمیہ اور عمار تینوں اسلام میں ابتداء ایام ہی میں داخل ہو گئے تھے۔ سمیہ و عامر نے اسلام کے لئے سخت ترین تکالیف کو برداشت کیا۔ خاتون سمیہ پہلی خاتون ہیں جو اسلام کے لئے قتل کی گئیں۔

حضرت عمار بن یاسر مہاجرین اولین سے ہیں ذوالہجرتین اور نماز گزار قبلتین ہیں۔ جنگ بدر میں حاضر تھے اور سخت امتحان ان کو دینا پڑا تھا۔ جنگ یمامہ میں بھی خصوصیت کے ساتھ انہوں نے تکالیف شاقہ کو برداشت کیا تھا۔ اسی جنگ میں ان کا ایک کان اڑ گیا تھا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں حضرت عمار زخم خوردہ ایک پتھر پر پڑے ہوئے تھے خون جاری تھا۔ اور وہ باآواز بلند کہہ رہے تھے مسلمانوں کدھر جا رہے ہو۔ کیا جنت سے بھاگتے ہو۔ ادھر آؤ۔ میں عمار بن یاسر ہوں۔

عمار بن یاسر کہتے تھے کہ میں عمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سن ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عمار قدموں تک (کانوں تک) ایمان سے بھرپور ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ النَّاسُ کے مصداق عمار بن یاسر ہیں۔ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عمار آئے اندر ہونے کی اجازت مانگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَرْحَبًا باطیب المطیب۔

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں امیرالمومنین علی کے ساتھ بیعت الرضوان والے ۸۰۰ بزرگوار تھے جن میں سے ۶۳ شہید ہوئے تھے عمار بھی شہداء میں تھے۔

امیرالمومنین عمر فاروق نے ان کو گورنر کوفہ بنایا تھا اور اپنے فرمان میں لکھا تھا کہ میں عمار کو حاکم اور ابن مسعود کو وزیر و معلم بنا کر بھیجتا ہوں۔ ان کی اطاعت و اقتدا کرو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو فرمایا تھا لَقَتَلَكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ تجھے گروہ باغی قتل کرے

گا۔ صفین میں داد شجاعت دے رہے تھے کہ انہوں نے پانی مانگا ان کے سامنے دودھ پیش کیا گیا۔ دودھ پی کر کہا اَلْیَوْمَ اَلْقَی الْاَحِبَّةَ آج پیارے دوستوں سے ملاقات ہو گی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیری آخری خوراک دودھ ہو گا۔ ایک اور عورت دودھ لے آئی۔ وہ بھی پیا تو فرمایا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَسِنَّةِ جنت تو نیزوں کے نیچے ہے۔

ایک حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا ہر ایک نبی کو وزراء و رفقاء و نجباء سات سات ملتے رہے ہیں۔ مجھے چودہ ملے ہیں۔ حمزہ' جعفر' ابوبکر' عمر' علی' حسن' حسین' عبداللہ بن مسعود' سلمان' عمار' ابوذر' حذیفہ' مقداد' بلال' رضی اللہ عنہم

جنگ صفین بماہ ربیع الآخر ۳۷ھ کو ہوا۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی عمر بوقت شہادت قریب نو سال تھی۔ حضرت عمار کی اس روایت سے کہ وہ نبی ﷺ کے ہم سن ہیں ان کی عمر ۸۹ سال شمار میں آتی ہے۔ رضی اللہ عنہ

مرویات حدیث ۶۲ متفق علیہ ۲ صرف بخاری میں ۳ صرف مسلم میں ایک ہے۔

۵۹۔ عمیر بن ابی وقاص القرشی الزہری رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص (احد العشرۃ المبشرۃ) کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان کو چھوٹا سمجھا اور واپس کر دینے کا ارادہ فرمایا۔ یہ رونے لگ گئے۔ حضور ﷺ نے اجازت جہاد عطا فرمائی۔ لڑے اور شہید ہو گئے۔ اس وقت عمر مبارک ۱۶ سال کی تھی۔ رضی اللہ عنہ

۶۰۔ عمیر بن عوف مولیٰ سہیل بن عمر العامری رضی اللہ عنہ

مکہ میں پیدا ہوئے سہیل بن عمرو کے مولیٰ آزاد کردہ غلام تھے۔ بدر' احد' خندق اور دیگر مشاہد نبوی میں حاضر تھے۔ خلافت فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۶۱۔ عقبہ بن وہب رضی اللہ عنہ

ابن وہب بھی مشہور ہیں اور بن ابی وہب بھی۔ ان کا سلسلہ نسب اسد بن خزیمہ سے جا ملتا ہے۔ بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی سجاع بن وہب بھی حاضر تھے یہ دونوں بنو عبد شمس کے حلیف تھے رضی اللہ عنہ

۶۲- عوف بن اثاثہ قرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

عوف بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی مسطح کے عرف سے زیادہ مشہور ہیں ان کی والدہ سلمی بنت ابو رہم بھی مطلبی ہیں- ان کی نانی ریطہ بنت صخر بن عامر حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ ہیں- بدر میں حاضر تھے- ۳۴ھ میں بعمر ۵۶ سال انتقال کیا- رضی اللہ عنہ

۶۳- عیاض بن زہیر بن ابو شداد القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

ابوسعید کنیت مہاجرین حبشہ میں سے ہیں- ان کا نسب یہ ہے عیاض بن زہیر بن ابوشداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر-

یہ عیاض بن غنم کے چچا ہیں اور ابن غنم کے کارنامے فتوحات شام میں بہت مشہور ہیں-

عیاض بن زہیر کا انتقال ۳۰ھ کو شام میں ہوا- رضی اللہ عنہ

۶۴- قدامہ بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح- ابو عمرو کنیت کرتے تھے- مہاجرین حبشہ میں سے ہیں- اپنے برادران عثمان و عبداللہ کی معیت میں ہجرت کی تھی-

ام المومنین حفصہ و عبداللہ بن عمر کے ماموں بھی یہی ہیں- ان کی ماں بھی بنو جمح میں سے تھی- بدر اور جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے-

ان کی بہن حضرت عمرؓ کے گھر میں اور حضرت عمر کی بہن صفیہ بن الخطابؓ ان کے گھر میں تھی- عمر فاروقؓ نے ان کو حاکم بحرین بنا دیا تھا پھر وہاں سے معزول کر کے عثمان بن ابوالعاصؓ کو ان کا جانشین بنایا تھا- وجہ معزول یہ بیان کی جاتی ہے کہ جارود سید قبیلہ عبدالقیس نے عمر فاروقؓ سے آ کر عرض کیا کہ قدامہ نے شراب پی ہے اور میں نے اس کی اطلاع کا آپ تک پہنچانا فرض شرعی سمجھا ہے- فاروق نے پوچھا کوئی آدمی دوسرا گواہ- کہا ابو ہریرہ ہیں- ابو ہریرہ نے آ کر یہ شہادت دی کہ میں نے اسے پیتے نہیں دیکھا- میں نے اسے نشہ میں پڑا دیکھا اور وہ قے کر رہا تھا- فرمایا تم تو گہرے لفظوں میں شہادت دے رہے ہو-

بعدازاں قدامہ کو حاضری کا حکم دیا گیا۔ قدامہ آگئے تو جارود نے کہا کہ اس پر حد جاری کی جائے فاروق نے فرمایا تم مدعی ہو یا گواہ ہو۔ جارود نے کہا گواہ ہوں۔ فرمایا تم اپنی گواہی دے چکے۔ جارود چپ کر گیا۔ اگلے روز جارود نے پھر کہا کہ اس پر حد جاری کی جائے عمر فاروق نے کہا کہ تم مدعی معلوم ہوتے ہو اور گواہ ایک رہ جاتا ہے جارود نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ عمر نے کہا زبان بند کرو۔ ورنہ اچھا نہ ہو گا۔ جارود بولا بخدا یہ تو ٹھیک نہیں کہ آپ کا ابن العم تو شراب پئے اور شامت ہماری آئے۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو دختر ولید سے یعنی اہلیہ قدامہ سے دریافت کر لیجئے۔ حضرت عمر نے ہند بنت الولید کے پاس معتبر شخص کو بھیجا اور قسم دے کر دریافت کیا۔ اس نے شوہر کے خلاف شہادت دے دی۔

اب فاروق نے قدامہؓ سے کہا کہ تم پر حد جاری کی جائے گی قدامہؓ بولے اچھا۔ اگر یہی بات ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ میں نے شراب پی تب بھی مجھ پر حد نہیں لگائی جا سکتی فاروقؓ نے پوچھا کیوں۔ قدامہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَیۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیۡ مَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ "فاروقؓ نے کہا کہ تم نے اس کے معنی میں غلطی کھائی ہے اگر تو تقویٰ اختیار کرتا تو حرام شے سے پرہیز کرتا۔

بعدازاں عمر فاروقؓ نے شوریٰ کیا اور دریافت کیا کہ قدامہؓ پر حد جاری کرنے میں ان کی کیا رائے ہے سب نے کہا کہ جب تک وہ بیمار ہے اس پر حد نہ لگنی چاہیے۔

حضرت عمرؓ چند روز خاموش رہے پھر عمرؓ نے شوریٰ میں پوچھا اور لوگوں نے کہا کہ ابھی اسے درد کی شکایت ہے حد نہ چاہیے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر وہ کوڑے کھاتا ہوا اللہ سے جا ملے تو مجھے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں خدا کے سامنے حاضر ہوں اور اس کی جواب دہی میری گردن پر ہو۔ اچھا کوڑہ لاؤ۔ پورا پورا بعد ازاں قدامہؓ کو حد لگائی گئی۔ قدامہ نے اس روز سے فاروقؓ کے ساتھ بولنا چھوڑ دیا۔ بعدازاں حضرت عمرؓ حج کو گئے قدامہؓ بھی ساتھ تھے حضرت عمرؓ خواب سے اٹھے تو کہا قدامہؓ کو لاؤ مجھے اس خواب میں کہا گیا ہے کہ قدامہؓ سے صلح کر لو۔ قدامہؓ کو بلوایا اور بات چیت کی گئی اور بالآخر صفائی ہو گئی۔ قدامہؓ ۳۶ھ کو بعمر ۶۸ سال فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۶۵- کثیر بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ حلفاء بنو اسد میں سے ہیں- ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بدر میں کثیر بن عمرو اور ان کے دونوں بھائی مالک بن عمرو- اور ثقیف بن عمرو بھی شریک ہوئے تھے-

ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ کثیر کا نام صرف ایک ہی روایت میں آیا ہے اور ممکن ہے کہ کثیر ہی کا لقب ثقب ہو- رضی اللہ عنہ

۶۶- کناز بن حصین ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضر میں شامل ہو جاتا ہے-

کناز اور ان کے فرزند مرثد دونوں بدری ہیں اور ابو مرثد امیر حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف ہیں اور کبار صحابہ میں سے ہیں-

مرثد یوم الرجیع کو شہید ہوئے اور ان کے والد ابو مرثد نے ۱۲ھ کو خلافت ابوبکر میں بعمر ۶۶ سال انتقال کیا- مواخات میں یہ عبادہ بن صامت کے بھائی تھے ان کے پوتے انیس بن مرثد بھی صحابی ہیں- رضی اللہ عنہ

۶۷- مالک بن امیہ بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں- بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے- رضی اللہ عنہ

۶۸- مالک بن ابو خولی الجعفی رضی اللہ عنہ

مالک بن ابو خولی بن عمر بن خیثمہ بن حارث معاویہ بن عوف بن سعد بن جعف (من حج) یہ بنو عدی بن کعب کے حلیف ہیں-

بدر میں حاضر ہوئے- ان کے بھائی خولی بن ابو خولی بھی بدری ہیں- رضی اللہ عنہ

۶۹- مالک بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عبد شمس کے حلیف ہیں- بدر میں حاضر تھے- جنگ یمامہ میں شہید ہوئے- ان

کے بھائی ثقف بن عمرو اور مدلج بن عمرو بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہم

۷۰۔ مالک بن عمیلہ بن السباق رضی اللہ عنہ

یہ بنو عبدالدار میں سے ہیں امام موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریوں میں شمار کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۷۱۔ محرز بن نضلہ الاسدی رضی اللہ عنہ

محرز بن نضلہ بن عبداللہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد۔

یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔ بنو عبد شمس کے حلیف تھے بنو عبدالاشہل ان کو اپنا حلیف بتایا کرتے تھے۔ بدر' احد' خندق میں حاضر تھے۔ غزوہ ذی قروہ ۶ ھ میں انہوں نے بڑے کارنامے دکھلائے اور مسعدہ بن حکمہ کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۷ سال کی تھی۔ ان کا لقب اخرم ہے۔ رضی اللہ عنہ

۷۲۔ مدلاج بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

مدلاج (یا مدلج) بنو عبد شمس کے حلیف ہیں۔ بدر میں معہ برادران خود مالک بن عمرو و ثقیف بن عمرو حاضر تھے۔ بدر کے علاوہ مدلاج دیگر مشاہد میں بھی ہمرکاب نبوی حاضر تھے۔ ۵۰ھ میں انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ

۷۳۔ مرثد بن ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

مرثد بن ابو مرثد (کناز) بن حصین ان کا نسب غیلان بن مضر تک جا ملتا ہے۔

مرثد مواخات میں اوس بن صامت کے بھائی تھے۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ واقعہ رجیع ۳ھ میں شہید ہوئے۔ اس واقعہ کی بھی ابتدا یوں ہوئی کہ عضل اور قارہ اور لحیان کے اشخاص نے سرور عالم سے التماس کی کہ ہمارے قبائل کی تعلیم اور تبلیغ کے لئے چند اہل علم کو مامور فرمایا جاوے۔ نبی ﷺ نے چند صحابہ کو جس میں مرثد' عاصم بن ثابت' خبیب بن عدی' خالد بن بکیر' زید بن دشنہ اور عبداللہ بن طارق شامل تھے مامور فرما دیا۔ مرثد یا بقول بعض عاصم ان کے سردار تھے۔ جب یہ صحابہ اور یہ غدار لوگ ہذیل کے

علاقہ میں پہنچ گئے تو انہوں نے ہذیل سے جمعیت حاصل کر کے صحابہ پر حملہ کر دیا۔ مرثد و عاصم و خالد تو مقابلہ کرتے کرتے شہید ہو گئے اور خبیب و زید و عبداللہ اسیر ہوئے۔ عبداللہ راہ میں سے بھاگ گئے اور بالآخر کفار کے پتھراؤ سے شہید ہوئے اور خبیب و زید پھانسی پر لٹکائے گئے۔

حضرت مرثد بڑے بہادر۔ پہلوان تھے ان کی عادت تھی کہ مدینہ منورہ سے چھپ چھپا کر آتے اور ان مسلمان اسیروں میں سے جن کو کفار نے صرف جرم اسلام میں قید کیا ہوا تھا۔ ایک قیدی کو جیل سے نکال کر لے جاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ مکہ میں اسی غرض سے آئے ان کو راستہ میں عناق مل گئی۔ یہ ایک بدچلن عورت تھی اور قبل از اسلام اس کے تعلقات مرثدؓ کے ساتھ بہت گہرے رہے تھے۔

ان کو دیکھ کر پہچان گئی۔ بولی مرثد ہوا۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ بولی خوب۔ میرے ساتھ چلو۔ وہیں رات کو آرام کرنا۔ مرثد نے کہا عناق تو کس خیال میں ہے میں مسلمان ہوں اور اسلام میں زنا حرام ہے۔ یہ جواب سنتے ہی عورت کے تیور بدل گئے۔ لگی چلانے۔ لوگو آؤ۔ تمہارا ملزم موجود ہے۔ جو قیدیوں کو نکال لے جایا کرتا ہے۔ یہ سن کر آٹھ آدمی ان کے پیچھے بھاگے۔ یہ ایک غار میں جا چھپے دشمن بھی وہاں تک پہنچ گیا مگر وہ ان کو نہ دیکھ سکے۔ وہ واپس چلے گئے تو یہ کچھ عرصہ ستا کر پھر مکہ میں گئے اور بھاری بھرکم قیدی کو جیل سے اپنے کندھے پر اٹھا کر نکال لائے اور بخیریت تمام مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

ان کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں پہنچ کر نبی ﷺ سے التماس کی کہ میں عناق سے نکاح کر لوں۔ اس وقت تو حضور ﷺ نے جواب نہ دیا مگر بعد میں آیت اتری اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً نبی ﷺ نے ان کو بلا کر یہ آیت سنائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم اس سے نکاح نہ کرنا۔

اس قصہ میں ان لوگوں کے لئے سخت عبرت ہے جو غیر عورتوں کی محبت کا یقین کر لیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ غیر عورت کی چاہت اور لگاوٹ اس وقت تک رہتی ہے۔ جب تک اسے یہ گمان رہتا ہے کہ وہ اس مرد سے عیش کر سکے گی۔ جہاں عورت کو یہ پتہ لگ جاوے کہ اب وہ اس کام سے دور رہے گا۔ اس وقت عورت کی ساری محبت فوراً ہی غصہ اور انتقام اور کینہ کشی سے مبدل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

سیدنا یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بھی یہی بات سکھلائی ہے۔ کہاں تو امراۃ العزیز کی وہ شیفتگی وہ عشق۔ اور کہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو پاک باز معلوم کرنے کے بعد یہ نفرت کہ شوہر کو کہہ کہہ کر ان کو جیل میں بھجوایا اور پھر کبھی بات بھی نہ پوچھی۔ فقط۔ رضی اللہ عنہ

مسعود بن الربیع القاری رضی اللہ عنہ

ان کے والد کا نام ربیع اور ربیعہ بیان کیا گیا ہے ان کو قاری اس لئے کہتے ہیں کہ بنو قارہ میں سے تھے۔ یہ قبیلہ خزیمہ بن مدرکہ کی شاخ ہے یہ اس وقت اسلام لائے کہ ابھی نبی ﷺ نے دارالارقم میں خفیہ تعلیم کا آغاز فرمایا تھا۔ مواخات میں یہ عبید بن تیہان کے بھائی ہیں۔ ۳۰ ھ کو بعمر زائد از ساٹھ سال انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۷۵۔ سیدنا مصعب بن عمیر القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

مصعب بن عمیر بن ہاشم بن مناف بن عبدالدار بن قصی

نبی ﷺ کے ساتھ نسب میں قصی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

نوجوانان مکہ میں حضرت مصعب جوانی و رعنائی، خوش پوشی و ناز پروردگی میں مشہور تھے ماں باپ کے لاڈلے تھے۔ ماں کو ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ مکہ بھر میں انہی کا لباس سب سے قیمتی ہو اور ان ہی کا عطر سب سے زیادہ خوشبودار ہو۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔ مَا رَاَیْتُ بِمَکَّۃَ اَحْسَنَ لُمَّۃً وَلَا اَرَقَّ حُلَّۃً وَ لَا اَنْعَمَ نِعْمَۃً مِّنْ مُّصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ۔

ان کا اسلام دارارقم میں ہوا ماں باپ کے خوف سے اظہار اسلام نہ کرتے تھے آخر ایک روز عثمان بن طلحہ نے ان کو نماز پڑھتے دیکھ لیا اور انہوں نے قوم کو ان کا مسلمان ہونا بتا دیا۔ ماں باپ اور قوم سب بگڑ گئی۔ ان کو قید کر دیا۔ ان کو موقعہ ملا۔ تو زندان سے نکلے اور حبشہ کے مہاجرین اولیٰ میں شامل ہو گئےاور کچھ عرصہ بعد پھر مکہ معظمہ میں واپس آ گئے۔

عقبہ ثانیہ کے بعد نبی ﷺ نے ان کو مدینہ جا کر تعلیم قرآن اور تدریس دین کے

لئے مامور فرمایا- سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ انہی کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے- بنو عبدالاشہل کا سارا قبیلہ انہی کے ہاتھ پر اسلام لایا- مدینہ منورہ میں گھر گھر اسلام پہنچ گیا اور ہر طرف سے قرآن کریم کی آواز آنے لگی-

جنگ بدر میں اسلام کا نشان اعظم انہی کے ہاتھ میں تھا جنگ احد کے نشان بردار بھی یہی تھے- ان کی شہادت کے بعد یہ نشان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سنبھالا تھا-

ابو عبداللہ ان کی کنیت تھی اور مدینہ منورہ میں القاری المقری کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے- بزرگ ترین صحابہ اور فاضل ترین صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے-

شہادت غزوہ احد میں ہوئی اس وقت ان کی عمر پورے چالیس سال کی تھی یا کچھ زیادہ- تکفین کے وقت ان پر ایک لنگی سیاہ سفید دھاریوں والی ڈالی گئی- وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر چھپاتے تھے تو پاؤں ننگے رہ جاتے تھے- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر پر کپڑا اور قدموں پر گھاس ڈال دو- یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جن کی شان میں رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰهِ عَلَیْهِ نازل ہوئی- ان کے زہد و ورع کو صحابہ ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے- رضی اللہ عنہ

۷۶- معتب بن حمراء الخزاعی السلولی رضی اللہ عنہ

معتب بن عوف بن عمیر بن عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بنو مخزوم کے حلیف ہیں- ابو عوف کنیت تھی- یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں-

مواخات میں یہ ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بھائی تھے- بدر میں حاضر ہوئے بوقت انتقال ۷۸ سال کی عمر تھی طبری نے سن وفات ۵۷ھ بتایا ہے- رضی اللہ عنہ

۷۷- معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ

معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر القرشی الفہری-

بدر میں حاضر تھے ۳۰ھ میں وفات پائی- بعض نے ان کا نام بجائے معمر کے عمر تجویز کیا ہے- رضی اللہ عنہ

۷۸- مہجع بن صالح المہاجر رضی اللہ عنہ

مہجع بن صالح یمن کے باشندے ہیں یا بقول ابن ہشام قوم عک سے ہیں- پکڑے گئے اور غلام بنا کر فروخت کئے گئے- عمر فاروق نے ان کو خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا تھا- جنگ بدر کے دن مسلمانوں میں سے پہلے شہید یہی ہیں تیر کی زد سے شہید ہوئے- رضی اللہ عنہ

۷۹- واقد بن عبداللہ تمیمی الیربوعی رضی اللہ عنہ

یہ خطاب بن نفیل کے حلیف تھے قدیم الاسلام ہیں- اس وقت اسلام لائے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دار ارقم میں تعلیم و تبلیغ شروع نہ فرمائی تھی-

سلسلہ مواخات میں بشر بن براء بن معرور انصاری ان کے بھائی تھے-

واقد اس سریہ میں شامل تھے جو امیرالمومنین عبداللہ بن جحش کی ماتحتی میں بھیجا گیا تھا-

عمرو بن الحضرمی کے قاتل بھی یہی ہیں- قریش نے قتل حضرمی پر اس لئے احتجاج کیا تھا کہ اس روز یکم رجب تھی اور رجب کا احترام مسلمان بھی کرتے ہیں- اسی واقعہ کی نسبت یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ (الایتہ) کا نزول ہوا تھا-

حضرمی پہلا شخص تھا جو مشرکین میں سے قتل کیا گیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت ادا کی تھی اس بارہ میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا شعر ہے ؎

لَقِينَا مِن ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ رِمَاحَنَا
بِنَخْلَةٍ لَمَّا اَوْقَدَ الْحَرْبَ وَاقِدِ

واقد رضی اللہ عنہ بدر و احد اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب مصطفوی رہے- خلافت فاروقی میں وفات پائی- رضی اللہ عنہ

۸۰- وہب بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو خزیمہ میں سے ہیں عکاشہ بن محصن کے بڑے بھائی ہیں بنو عبد شمس کے حلیف تھے- اپنی کنیت ابوسنان الاسدی سے معروف ہیں- بالاتفاق مسلم ہے کہ بیعت الرضوان

میں سب سے پیشتر ابتداء انہوں نے کی تھی نبی ﷺ نے پوچھا۔ کس بات کی بیعت کرتے ہو۔ عرض کیا جس بات کی بیعت حضور کو مطلوب ہے۔ ۴۰ سال کی عمر تھی جب انہوں نے دنیائے ناپائیدار کو ترک فرمایا۔ اس وقت محاصرہ بنی قریظہ جاری تھا۔ رضی اللہ عنہ

۸۱۔ وہب بن ابی سرح القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

وہب بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن القریش بدر میں معہ برادر خود عمرو بن ابی سرح حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۸۲۔ وہب بن سعد بن ابی سرح القرشی رضی اللہ عنہ

وہب بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ' بدر' احد' خندق' خیبر میں موجود تھے جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ مواخات میں یہ اور سوید بن عمرو بھائی بھائی تھے۔ دونوں ہی موتہ کے دن شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۸۳۔ ھلال بن ابی خولی رضی اللہ عنہ

ہلال بن ابی خولی (عمرو) بن زہیر بن خیثمہ الجعفی۔ یہ خطاب بن نفیل کے حلیف ہیں بدر میں حاضر تھے ان کے دو بھائی خولی اور عبیداللہ بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۸۴۔ یزید بن رقیس رضی اللہ عنہ

بن رباب بن یعمر۔ یہ قبیلہ بنو اسید بن خزیمہ سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ بعض نے ان کا نام ارید بن رقیش لکھا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ رضی اللہ عنہ

۸۵۔ ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ

ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی العبشمی۔

ان کا نام مہشم یا ہشیم یا ہاشم بیان کیا گیا ہے۔ لمبا قد۔ خوبرو۔ احول اثعل تھے۔ اثعل اسے کہتے ہیں جس کے دانت کی جڑ میں دوسرا دانت نکلا ہوا ہو۔

فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ابھی نبی ﷺ دارارقم میں داخل نہ ہوئے تھے کہ یہ اسلام لا چکے تھے۔ اول ہجرت حبشہ کی پھر مکہ میں آئے۔ پھر مکہ سے ہجرت مدینہ کی۔ ان کی بیوی سہلہ بنت سہیل بن عمرہ نے ہجرت حبشہ میں ساتھ دیا تھا۔

بدر' احد' خندق اور حدیبیہ غرض جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔ جنگ یمامہ میں بعمر ۵۳ سال شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ

۸۶۔ ابو سبرہ قرشی العامری رضی اللہ عنہ

ابو سبرہ بن ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابو قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔

ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ یہ ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو کے شوہر ہیں۔ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب نبی ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ بدر واحد اور جملہ مشاہد میں نبی ﷺ کے ہمرکاب رہے۔ خلافت عثمان میں انہوں نے انتقال کیا۔ مواخات میں مسلمہ بن سلامت بن انس انصاری ان کے بھائی تھے۔ رضی اللہ عنہ

۸۷۔ ابو کبشہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ فارسی النسل ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے غلام تھے۔ نبی ﷺ نے ان کو خرید ا اور آزاد کر دیا۔ ان کا نام سلیم تھا۔

بدری ہیں۔ جملہ دیگر مشاہد میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ ساتھ حاضر رہا کرتے تھے۔ ۱۳ سنہ ھ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۸۸۔ ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ

بنو لیث بن بکر بن عبد مناۃ میں سے ہیں۔ حارث نام ہے قدیم الاسلام ہیں۔

بدر میں حاضر تھے اور یوم الفتح کو بنو لیث و حمزہ و سعد بن بکر کا نشان ان کے ہاتھ میں ۷ سال کی عمر میں ۶۸ء کو مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

الانصار

۱- ابی بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ حسان بن ثابت کے بھائی یا برادر زادہ ہیں- ابوالشیخ کنیت ہے- بدر میں شامل ہوئے اور بیئر معونہ کے غزوہ میں شہید ہوئے- رضی اللہ عنہ

۲- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار (وہو تیم اللات) بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج الاکبر- الانصاری المعاوی-

بنو معاویہ بنو جدیلہ کے پتہ سے معروف ہیں- فحات جدیلہ معاویہ کی اہلیہ تھی- تیم لات کو نجار اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک چہرہ پر تیشہ مار کر اس کا گوشت چھیل دیا تھا-

ابی بن کعب عقبہ کی ہجرت ثانیہ سے مشرف ہوئے تھے اور پھر بدر و دیگر مشاہد میں بھی حاضر ہوئے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سب سے بڑا قاری فرمایا ہے-

ایک بار سرور عالم نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے اپنا قرآن سناؤں- ابی نے عرض کیا میرا نام بھی اللہ تعالیٰ نے لیا ہے- فرمایا ہاں- یہ سن کر وہ رونے لگے- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بینہ پڑھ کر سنائی-

ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا لِيُهْنِكَ الْعِلْمُ تجھے علم مبارک ہو- یہ کاتب وحی بھی تھے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پیشتر خدمت کتابت وحی انہی کے سپرد تھی-

عمر فاروقؓ نے جب تراویح کی جماعت قائم فرمائی تو انہی کو امام تراویح مقرر فرمایا تھا- یہ بیس یوم تک تراویح پڑھایا کرتے اور عشرہ آخر میں نہ پڑھاتے-

ان کا انتقال ۱۹ یا ۲۰ ھ کو خلافت فاروقی میں ہوا- بعض نے خلافت عثمانی میں انتقال کا ہونا بھی تحریر کیا ہے- رضی اللہ عنہ

کتب احادیث میں ان سے ۱۹۴ مرویات پائی جاتی ہیں- جن سے متفق علیہ ۳ صرف صحیح بخاری میں ۳ صرف صحیح مسلم میں ۷ ہیں-

۳- اسعد بن یزید بن فاکہہ رضی اللہ عنہ

بن یزید بن خالدہ بن زریق بن عبد حارثہ الانصاری الزرقی-

موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے مگر کتاب ابن اسحاق میں ان کا نام درج نہیں- رضی اللہ عنہ

۴- اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ

بن سیک بن رافع بن امراء القیس بن زید بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی-

ان کی مشہور کنیت ابویحییٰ ہے- اسلام میں سعد بن معاذ سے بھی پیشتر داخل ہوئے اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے- بیعت عقبہ ثانیہ سے مشرف ہوئے- بدر' احد جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے (صرف ابن الحاق نے ان کا نام بدریین میں درج نہیں کیا-

احد میں سات زخم ان کے جسم پر تھے- یہ ان لوگوں میں سے تھے جو احد میں ثابت القدم رہے- یہ عاقل کامل صاحب فہم و رائے مسلمہ تھے-

مواخات میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے- قرآن مجید نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے- روایت صحیحہ میں ہے کہ ملائکہ ان کی قرأت کی سماعت کے لئے اترے-

۲۱ھ میں ان کا انتقال ہوا- امیرالمومنین عمر فاروقؓ کو انہوں نے اپنا وصی بنایا تھا- فاروقؓ نے ان کی وفات کے بعد معلوم کیا کہ چار ہزار دینار کا قرض چھوڑ گئے ہیں- فاروقؓ نے ان کا نخلستان چار سال کے لئے چار ہزار میں فروخت کر دیا اور اس طرح قرض پورا چکا دیا- رضی اللہ عنہ

۵- اسیرہ بن عمرو الانصاری النجاری رضی اللہ عنہ

بنو عدی بن النجار میں سے ہیں- ابو سلیط کنیت سے زیادہ مشہور ہیں- ان کے والد عمرو بھی ابوخارجہ کنیت سے معروف ہیں-

بدر اور مشاہد مابعد میں نبی ﷺ کے ساتھ ساتھ حاضر رہے- ان کی والدہ برہ ہیں- جو کعب بن عجرۃ العلوی کی بہن ہیں-

ابو سلیط کے فرزند عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے- رضی اللہ عنہ

٦- انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ

بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ الانصاری الخزرجی النجاری-

ان کی کنیت ابو حمزہ ہے جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو یہ دس سال کے تھے- ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان الانصاریہ نے ان کو حضور کی خدمت میں پیش کیا کہ یہ حضور کی خدمت کیا کرے گا- چنانچہ دس سال تک برابر خدمت نبوی میں شب و روز حاضر رہے- سفر و حضر میں کبھی علیحدہ نہیں ہوئے-

نبی ﷺ نے ان کو دعا دی تھی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْهُ مَالاً وَّ وَلَدًا وَّ بَارِكْ لَهٗ الٰہی اسے مال و اولاد دے اور برکت عطا فرما-

کہتے ہیں کہ ان کی پشت سے ۷۸ فرزند اور دو دختران حفصہ و ام عمرو پیدا ہوئیں-

آخر عمر میں بصرہ میں جا آباد ہوئے وہیں ۶۲ھ یا ۶۳ھ کو وفات پائی- اس حساب سے ان کی عمر ۱۰۲ یا ۱۰۳ سال کی ہوتی- رضی اللہ عنہ

ان سے کسی نے پوچھا کہ انس تم بدر میں شامل تھے- انہوں نے کہا تیری ماں مرے میں حضور کی خدمت چھوڑ کر کہاں جا سکتا تھا-

دواوین حدیث میں ان سے ۲۲۸۶ مرویات موجود ہیں- ازاں جملہ ۱۵۸ متفق علیہ' ۸۳ صرف صحیح بخاری میں اور ۷۱ صرف مسلم میں موجود ہیں-

۷- انس بن معاذ بن انس بن قیس رضی اللہ عنہ

بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری- سب کا اتفاق ہے کہ بدر میں حاضر تھے اور واقعہ بیر معونہ میں شہید ہوئے-

واقدی اس بیان میں منفرد ہیں کہ انس بن معاذ بدر و احد و خندق اور جملہ مشاہد میں

ملتزم رکاب نبوی ﷺ تھے اور خلافت عثمانی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۸۔ انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ

بن ربیعہ بن خالد بن حارث بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس الانصاری بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ خنساء بنت خذام الاسدیہ کے شوہر یہی تھے۔ رضی اللہ عنہ

۹۔ انسہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو مسروح کنیت بمقام سراۃ پیدا ہوئے۔ جب حضور رونق افروز مجلس ہوتے اس وقت دربانی کی خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ خلافت ابوبکر صدیق میں انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہ

۱۰۔ اوس بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ

اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار۔

حسان بن ثابت شاعر رسول اللہ ﷺ کے حقیقی بھائی ہیں۔ عقبہ و بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہما

۱۱۔ اوس بن خولی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم الحبلی الانصاری الخزرجی

بدر' احد' خندق اور جملہ مشاہد نبوی میں برابر حاضر رہے۔ مواخات میں یہ شجاع بن وہب الاسدی کے بھائی ہیں۔ انصار میں سے غسل نبوی میں شریک ہونے کی فضیلت انہیں کو حاصل ہوئی۔ یہ اس طرح ہوا کہ انصار بوقت غسل جمع ہو گئے۔ اندر سے دروازہ بند تھا۔ انہوں نے شور کرنا شروع کیا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ننھیال میں سے ہیں ہم کو ضرور شریک کرو۔ کہا گیا کہ تم اپنے میں سے ایک کو منتخب کر لو۔ چنانچہ اوس بن خولی پر انصار نے اتفاق کر لیا اور یہی بزرگ تدفین مبارک میں برابر شامل رہے۔ ان کا انتقال

مدینہ میں خلافت عثمانی میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

۱۲۔ اوس بن صامت الانصاری رضی اللہ عنہ

اوس بن صامت بن قیس بن احرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن سالم بن عوف بن الخزرج۔

بدر' احد اور جملہ مشاہد میں بمعیت رسول پاک حاضر ہوتے رہے۔ امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور پھر قبل از کفارہ ہم بستری کر لی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ ۶۰ مساکین کو ۱۵ صاع جو تقسیم کریں۔ یہ عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں اور مندرجہ ذیل شعر انہی کا ہے ؎

انا ابن مزیقیا عمرو وجدے

ابوہ عامر ماء السماء

۱۳۔ ایاس بن ودقہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۔ بشر بن براء بن معرور الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سلمہ میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا۔ بدر' احد' خندق میں شجاعانہ خدمات انجام دیں۔ بمقام خیبر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر تھے۔ جب یہودیہ کا مسموم گوشت پیش ہوا۔ انہوں نے اس میں سے لقمہ کھا لیا۔ اور زہر سے شہید ہو گئے ان کا بیان ہے کہ لقمہ کا مزہ مجھے بھی خراب معلوم ہوا تھا۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لقمہ اگلنا ادب کے خلاف سمجھا۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ساعدہ کا سردار مقرر فرمایا تھا۔

ان کے والد بزرگوار براء بن معرور نقبائے محمدیہ میں سے ہیں عقبہ اولیٰ کو بیعت کا شرف حاصل کیا تھا یہ پہلے بزرگوار ہیں جنھوں نے کعبہ کو سمت نماز ٹھہرایا تھا اور پہلے بزرگوار ہیں جنھوں نے قبل از قدوم نبوی سے پیشتر

مدینہ منورہ میں ہو گیا تھا۔ رضی اللہ عنہ

۱۵۔ بشیر بن سعد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

بن خلاص بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج الانصاری۔

ابو نعمان کنیت تھی۔ عقبہ' بدر میں حاضر تھے۔ سماک بن سعد ان کے بھائی ہیں۔ وہ بھی بدری ہیں بشیر احد اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہے تھے۔

یوم سقیفہ کو ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر انصار میں سے سب سے پہلی بیعت کرنے والے یہی بزرگ ہیں۔ جنگ عین التمر میں زیر سیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سرگرم پیکار تھے کہ جاں جاں آفریں سپرد فرمائی۔ یہ واقعہ خلافت صدیقیہ کا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۔ ثابت بن اخرم رضی اللہ عنہ

بن ثعلبہ بن عدی بن العجلان البلوی ثم الانصاری۔

انصار کے حلیف ہیں۔ بدر اور جملہ مشاہد میں داد شجاعت دینے والے۔ جنگ موتہ میں جب سردار سوم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو چکے تو نشان قیادت ان کو سپرد کر دیا۔ انہوں نے یہ نشان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کر دیا کہ آپ مجھ سے بڑھ کر ماہر جنگ ہیں۔

ان کا انتقال ۱۲ھ میں ہوا۔ طلیحہ بن خویلد اسدی نے ایام ردۃ میں ان کو قتل کیا۔ بعدازاں طلیحہ بھی داخل اسلام ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۔ ثابت بن جذع (ثعلبہ رض)

بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری

عقبہ میں حاضر ہوئے بدر اور جملہ مشاہد میں جوہر مردانگی دکھلائے۔ غزوہ طائف میں شہادت کا شرف حاصل کیا۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۔ ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو مالک بن النجار میں سے ہیں۔ بدر، احد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے بعض نے ان کا شمار شہدائے بیرٔ معونہ میں کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۔ ثابت بن عامر بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۔ ثابت بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور صفین میں علی المرتضیٰ کی جانب موجود۔ اسی جگہ شہادت یاب ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۔ ثابت بن عمرو بن زیدی بن عدی رضی اللہ عنہ

بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری

بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ ابو معشر اور واقدی و ابن سعد کا متفقہ بیان یہی ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر بدریین میں اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شہدائے احد میں نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۔ ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

جو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ بدر اور جملہ مشاہد میں حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۳۔ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ

بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری۔

بدر و احد میں حاضر تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے کثرت مال کے متعلق دعا کرنے کی بابت التماس کی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا قَلِيلٌ تُؤَدِّي شُكْرَهُ يَا ثَعْلَبَةُ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ لَا

تِطِیْقُہٗ ''اے ثعلبہ! وہ تھوڑا مال جس کا شکرانہ ادا کیا جا سکے اس زیادہ مال سے بہتر ہے جسے سنبھال نہ سکو- جس کا شکر ادا نہ کر سکو- رضی اللہ عنہ

۲۴- ثعلبہ بن عمرو بن عامرہ رضی اللہ عنہ

بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن مبذول (سدن) بن مالک بن نجار الانصاری-

بدر' احد خندق اور دیگر جملہ غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہتے تھے- انہوں نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آ کر بیان کیا- کہ اس نے فلاں لوگوں کا اونٹ سرقہ کیا ہے اس پر وہ لوگ بھی طلب ہوئے- اثبات جرم کے بعد مجرم کا ہاتھ کاٹا گیا- ہاتھ کٹ جانے کے بعد مجرم بولا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ طھرنی منک اللہ کا شکر ہے جس نے جسم کا یہ ناپاک حصہ مجھ سے علیحدہ کر دیا-

ان کے سال وفات میں اختلاف ہے غالباً خبر ابو عبیدہ کے جنگ میں بعہد خلافت فاروقی شہادت یاب ہوئے- رضی اللہ عنہ

۲۵- ثعلبہ بن غنمہ بن عدی رضی اللہ عنہ

بن ہانی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری-

یہ بھی ان بزرگ ستر انصار میں سے ہیں- جنہوں نے عقبہ پر آخری بیعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر کی تھی-

یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے بنو سلمہ کے بتوں کو توڑا پھوڑا تھا- معاذ بن جبل اور عبداللہ بن انیس اس سنت ابراہیمی میں ان کے شریک کار تھے- یوم خندق کو شہید ہوئے- رضی اللہ عنہ

۲۶- جابر بن عبداللہ بن رباب رضی اللہ عنہ

بن نعمان بن سنان عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمتہ الانصاری السلمی-

یہ انصار میں پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے عقبہ اولیٰ سے بھی ایک سال پیشتر اسلام قبول کر لیا تھا- صحابی ابن صحابی ہیں- بدر' احد خندق اور جملہ مشاہد مصطفوی میں بالالتزام حاضر ہوتے رہے رضی اللہ عنہ-

دواوین احادیث میں ان سے ۵۴۰ مرویات موجود ہیں- ازاں جملہ متفق علیہ ۶۰ صرف صحیح بخاری میں ۲۶ صرف صحیح مسلم میں ۱۲۶ ہیں-

۲۷- جابر بن عتیک الانصاری المعاوی الاوسی رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو معاویہ بن مالک سے ہیں- بدر میں اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی ہے- عام الفتح کو بنو معاویہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا-

حارث بن عتیک ان کے بھائی ہیں اور وہ بھی صحابی ہیں ۶۱ھ کو بعمر ۷۱ سال انتقال کیا ابو عبداللہ کنیت تھی- رضی اللہ عنہ

۲۸- حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

یہ نجاری و انصاری ہیں جنگ بدر ہی میں شہید ہوئے- یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھیرے بھائی ہیں بوقت شہادت نوجوان ہی تھے لشکر کا پہرہ دے رہے تھے پانی پینے لگے- کہ دشمن کا تیر حلق پر آلگا گر گئے- ان کی والدہ نے عرض کیا کہ حضور جانتے ہیں حارثہ کی منزلت میرے دل میں کیا تھی اگر وہ جنت میں گیا ہے تو میں صبر کروں گی اور اگر نہیں تو حضور ہی دیکھ لیں گے کہ میں کیا کچھ کرتی ہوں- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت صرف ایک تو نہیں- جنان بہت ہیں اور حارثہ جنت الفردوس میں ہے-

بدر کے دن انصار میں یہ سب سے پہلے شہید ہوئے تھے- رضی اللہ عنہ

۲۹- خبیب بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ بنو حجبی سے تھے- بدر میں حاضر ہوئے اور ۳ھ کو سریہ رجیع میں کفار نے دھوکہ دے کر ان کو اور زید بن دشنہ رضی اللہ عنہما کو گرفتار کر لیا-

جنگ بدر میں حضر خبیب نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا- اس لئے اسیری کے بعد عقبہ بن حارث نے ان کو خرید لیا- اور مقتول باپ کا انتقام لینے کے لئے ارادہ کر لیا گیا کہ ان کو قتل کیا جائے- جنگ بدر میں جن خاندانوں کے لوگ قتل ہوئے تھے وہ سب حضرت خبیب کے قتل کو ایک بڑا کارنامہ سمجھتے تھے-

پہلے ان کو چند روز تک قید رکھا گیا عقبہ کی عورت پر ان کی اعلیٰ سیرت کا اثر

ہوا کہ وہ بایام قید ان کو آرام سے رکھا کرتی تھی- اسی کا بیان ہے کہ خبیب کا سا نیک قیدی میرے دیکھنے میں نہیں آیا- اس کے پاس انگوروں کے خوشے ہم دیکھا کرتے تھے- حالانکہ مکہ میں ان دنوں انگور کا نام و نشان بھی نہ تھا-

قتل کے دن کفار ان کو حرم مکہ سے باہر لے گئے اور میدان تنعیم میں لے جا کر بماہ صفر ۴ھ ان کو پہلے قتل کیا اور پھر صلیب پر لٹکا دیا ان کا لاشہ برابر لٹکتا رہا- نبی ﷺ نے عمرو بن امیہ الضمری کو مامور فرمایا کہ لاش اتار لائیں ان کا بیان ہے کہ میں نے لکڑی پر چڑھ کر لاش کو نیچے گرایا جب خود نیچے اترا تو لاش موجود نہ تھی- حضرت خبیب رضی اللہ عنہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور نبی ﷺ نے آئندہ کے لئے اسے سنت ٹھہرا دیا-

جو اشعار انہوں نے پھانسی کے نیچے جا کر فی البدیہہ تصنیف کئے تھے وہ کتاب رحمتہ اللعالمین میں درج ہیں- ان اشعار سے ان کی شیر دلی اور قوت ایمانیہ اور استقلال طبع کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے- اشعار بالا میں سے یہ دو شعر نہایت مشہور ہیں-

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِیْ اللّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَ ذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَ اِنْ یَّشَآءُ
یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

جب میں مسلمان ہو کر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے قتل کی پرواہ نہیں- خدا کی راہ میں گرنا خواہ کسی کروٹ پر ہو- ذات الٰہی کی یہ قدرت میں ہے کہ میرے جسم کے ایک ایک ٹکڑے کو برکت عطا فرمائے- رضی اللہ عنہ

۳۰- خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ

رفاعہ بن رافع کے بھائی ہیں- بدر میں شامل ہوئے- رضی اللہ عنہ

۳۱- ربیع بن ایاس رضی اللہ عنہ

بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان الانصاری- خود معہ اپنے بھائی کے حاضر بدر تھے-

رضی اللہ عنہ

۳۲۔ رفاعہ بن حارث بن رفاعہ رضی اللہ عنہ

بنو عفراء سے ہیں ابن اسحاق نے ان کا شمار بدریین میں کیا ہے۔ واقدی کو انکار ہے۔

رضی اللہ عنہ

۳۳۔ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔ ابو معاذ کنیت ابی بن سلول کے نواسہ ہیں۔ جنگ بدر میں معہ اپنے ہر دو برادران خلاد و مالک کے شریک ہوئے۔

احد اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی تھے۔ واقعہ جمل و صفین میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی جانب تھے امارت معاویہ کے ابتدائی ایام میں وفات پائی۔

یہ ۲۴ حدیثوں کے راوی ہیں جن میں سے صحیح بخاری میں ۳ ہیں۔

۳۴۔ ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمتدر الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن شہاب و ابن ہشام و خلیفہ نے ان کا نام بشیر لکھا ہے مگر امام احمد و ابن معین وابن اسحاق سے ثابت ہے کہ ان کا نام رفاعہ تھا۔ یہ انصاری اوسی ہیں سلسلہ نسب یہ ہے۔ رفاعہ بن عبداللتدر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن الاوس۔

عقبہ میں حاضر تھے اور بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ جنگ بدر میں حضورؐ کے ساتھ نکلے تھے۔ راہ ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ کا نگران مقرر فرما کر واپس کر دیا تھا اور غنیمت میں حصہ عطا فرمایا تھا۔ غزوہ سویق میں بھی ان کو نگرانی مدینہ کا عہدہ دیا گیا تھا۔ احد اور جملہ مشاہد مابعد میں بھی ملتزم رکاب نبوی رہے۔ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر ان کو اپنے اس ترک سعادت کا خیال پیدا ہوا تو خود کو مضبوط زنجیر کے ساتھ ستون مسجد سے بندھوا دیا۔ ان کے بیٹے نماز اور ضروریات بشری کے وقت ان کو کھول دیتے اور پھر باندھ دیتے۔ سات دن بھوکے پیاسے اسی طرح کاٹے اسی عرصہ میں شنوائی کم ہو گئی۔ بینائی

کو بھی صدمہ پہنچا۔ ایک روز بوجہ ضعف غش کھا کر گر پڑے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کرلی اور نبی ﷺ نے ان کو رہائی بخشی۔ یہ روایت اس روایت سے زیادہ معتبر و صحیح ہے جس میں بنو قریظہ کے اشارہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ قبولیت توبہ کے شکرانہ میں کل مال اور مکان صدقہ کرنا چاہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ثلث مال کافی ہے۔

غزوہ فتح مکہ میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا۔ امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ

۳۵۔ رفاعہ بن عمرو بن زید الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں داخل اور' بدر میں شامل تھے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ان کی کنیت ابوالولید ہے مگر یہ ابن ابی الولید کے نام سے اس لئے معروف ہیں کہ ان کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی۔ رضی اللہ عنہ

۳۶۔ رفاعہ بن عمرو الجہنی رضی اللہ عنہ

ابو معشر کہتے ہیں کہ بدر و احد میں حاضر تھے ابن اسحاق اور واقدی نے ان کے نام کی تصحیح ودیعہ بن عمرو کی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۳۷۔ زید بن اسلام بن ثعلبہ بن عدی العجلانی رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بلی میں بھی رہے اس لئے بلوی بھی کہتے ہیں۔ پھر بنو عمرو بن عوف کے حلیف بن گئے تھے اس لئے انصاری ہیں۔ ثابت بن اکرم ان کے چچا ہیں۔

موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریئین میں شمار کیا ہے۔ جنگ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۳۸۔ زید بن دثنہ الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

زید بن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ بدر و احد میں شریک ہوئے اور یوم الرجیع میں خبیب بن عدی کے ساتھ کفار کی قید میں اسیر ہوئے۔ سفوان بن امیہ نے ان کو مکہ میں خریدا اور قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۳ھ کا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۳۹- زید بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار- الانصاری النجاری-

ان کی کنیت ابو طلحہ ہے اور زیادہ کنیت ہی سے مشہور ہیں- انس بن مالک کی والدہ ام سلیم بنت ملحان انہی کے نکاح میں تھیں- ایک روز انہوں نے یہ آیت پڑھی- اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا جہاد کرو خواہ سامان ہو یا نہ ہو پڑھ کر کہا یا اللہ اس کا مطلب تو معلوم نہیں- البتہ جوانی و پیری تو جہاد ہی میں پوری کی ہے- پھر اپنی اولاد سے کہا- کہ میں جہاد کو جاؤں گا- سامان درست کر دو- وہ بولے باوا جی نبی ﷺ کے عہد میں نیز عہد صدیقی میں نیز عہد فاروقی میں جہاد کر چکے ہو- اب آرام کرو- بولے نہیں آخر بحری فوج میں داخل ہوئے اور جہاز ہی پر جان دی- ان کی لاش کو سات یوم جہاز پر بانتظار جزیرہ رکھا گیا- لاش میں ذرا تغیر نہ آیا تھا- کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے بعد چالیس سال تک متواتر روزے رکھے-

مدائنی نے سنہ وفات ۵۱ھ تحریر کیا ہے- رضی اللہ عنہ

۴۰- زید بن عاصم المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں شامل تھے- بدر میں حاضر- غزوہ احد میں خود اور ان کی زوجہ ام عمارہ اور ان کے ہر دو فرزند حبیب و عبداللہ نبرد آزما ہوئے- ان کی کنیت بطن غالب ابو حسن لکھی ہوئی ہے- رضی اللہ عنہ

۴۱- زید بن المزبن الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

بدر و احد میں حاضر تھے- یوم الرجیع کو خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے- صفوان بن امیہ نے ان کو خریدا اور قتل کیا تھا- واقدی نے ان کا نام بجائے زید کے یزید لکھا ہے- مواخات مہاجرین و انصار میں مسطح بن اثاثہ ان کے بھائی بنائے گئے تھے- رضی اللہ عنہ

۴۲- زید بن ودیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا صرف بدر میں شامل ہونا تحریر کیا ہے۔ مگر دیگر مؤرخین نے ان کو بدر و احد کے حاضرین میں بھی درج کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۴۳- زیاد بن لبید بن ثعلبہ انصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

یہ بنو بیاضہ بن عامر بن زریق سے ہیں۔ ابو عبداللہ کنیت۔ یہ اسلام کے بعد مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ رہے تھے۔ پھر جب حضورؐ نے ہجرت کی تو انہوں نے بھی ہجرت کی۔ لہٰذا ان کو مہاجری انصاری کہا جاتا تھا۔ عقبہ' بدر' احد' خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حاکم حضرموت مقرر فرمایا تھا۔ آغاز حکومت معاویہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۴۴- سالم بن عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ

سالم بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری۔

بدر' احد' خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں متلازم رکاب نبوی رہے۔ سلطنت معاویہ کے عہد میں وفات پائی یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو کثرت گریہ کے لئے مشہور تھے۔ رضی اللہ عنہ

۴۵- سبیع بن قیس بن عیشہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بدر میں شامل تھے ان کے بھائی عباد بن قیس بھی بدری ہیں۔ احد میں بھی شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۴۶- سراقہ بن عمرو بن عطیتہ الانصاری رضی اللہ عنہ

سراقہ بن عمرو بن خنساء بن بذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن النجار۔ الانصاری۔

بدر احد خندق' حدیبیہ' خیبر اور عمرۃ القضاء میں ہمرکاب مصطفوی تھے۔ یوم موتہ کو شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۴۷۔ سفیان بن بشر بن حارث الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

ان کے والد کو چند مؤرخین نے بشر (باو شین کے ساتھ) اور چند مؤرخین نے نون و سین کے ساتھ (نسر) لکھا ہے۔ بدر و احد میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۴۸۔ سراقہ بن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ

سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار۔ بدر' احد اور دیگر جملہ مشاہد میں حاضر ہوئے اور سلطنت امیر معاویہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۴۹۔ سعد بن خولی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ حاطب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوئی ان کو مذحجی' کوئی کلبی' کوئی فارسی النسل بیان کرتا ہے۔ بدر میں شامل تھے۔ یہیں شہید ہوئے۔ بعض نے ان کی شہادت غزوہ احد کی بیان کی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۵۰۔ سعد بن خیثمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن عمر میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر پر چلنے کے لئے فرمایا۔ تو ان کے والد نے کہا میں جاؤں گا اور تم گھر پر ٹھہرو۔ سعد بولے باوا جان یہ بہشت کا معاملہ ہے اس لئے مجھے ہی جانے دیجئے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس جنگ میں مجھے شہادت ضرور نصیب ہو جائے گی۔ آخر قرعہ اندازی ہوئی قرعہ میں بھی ان کا نام نکل آیا۔ خوشی خوشی گئے۔ شہادت پا کر خوشی خوشی جنت کو سدھارے۔ یہ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ابو خیثمہ یا ابو عبداللہ کنیت کرتے ہیں۔ ان کے والد سال آئندہ جنگ احد میں فائز شہادت ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۵۱۔ سعد بن ربیع الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوازدہ نقیبوں میں سے ہیں۔ ایام جاہلیت میں بھی کاتب تھے۔ عقبہ کی بیعت اولیٰ و ثانیہ میں حاضر۔ بدر میں شامل تھے۔ احد میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد کا ذکر ہے کہ جنگ کے خاتمہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد کی خبر کون لائے گا۔ میں نے دیکھا تھا کہ نیزہ برداروں کا ایک گروہ اسے گھیرے ہوئے ہے۔ ابی بن کعب خبر لانے کو اٹھے۔ دیکھا کہ شہیدوں کے ڈھیر میں پڑے ہیں۔ ابھی سانس چلتی ہے اور آنکھ چمکتی ہے مجھے دیکھ کر کہا۔ کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری خبر کو بھیجا ہے سعد نے کہا حضور سے میرا سلام عرض کر دینا اور کہہ دینا کہ مجھے نیزہ کے بارہ زخم آئے ہیں مگر میں نے بھی اپنے حملہ آور کو جانے نہیں دیا۔

قوم کو بھی میرا سلام کہہ دینا اور کہنا۔ اللہ - اللہ - وہ عہد نہ بھول جائیں جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ میں کیا تھا۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ اگر تم میں سے ایک شخص کی زندگی میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرا سی آنچ لگی تو تم اللہ کے سامنے کچھ جواب نہ دے سکو گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے زندگی اور موت اللہ اور رسول کی خیر خواہی میں پوری کر گیا۔

یہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی اولاد کو سب سے پہلے ترکہ عصبہ شرعی ملا۔ ان دو دختروں کو ۲/۳ حصہ ملا تھا۔ رضی اللہ عنہ

۵۲۔ سعد بن زید زرقی الانصاری رضی اللہ عنہ

سعد بن زید بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۵۳۔ سعد بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

سعد بن سہل بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۵۴- سعد بن عبید الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن ضیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف- ابو زید ان کی کنیت ہے- بدر میں حاضر ہوئے اور ۱۵ھ کو بعمر ۶۴ سال جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے-

یہ "سعد القاری" کے نام سے معروف ہیں اور ان بزرگوں میں سے ہیں جنھوں نے عہد نبوی میں قرآن مجید کو حفظ کر لیا تھا- ان کے فرزند عمیر بن سعد کو فاروق اعظم نے شام کا والی بھی بنا دیا تھا- رضی اللہ عنہما

۵۵- سعد مولیٰ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

غزوہ بدر میں اپنے مولیٰ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے- رضی اللہ عنہ

۵۶- سعد بن عثمان بن خلدہ الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری-

ابو عبادہ کنیت ہے بدر میں حاضر ہوئے- یہ ان تین اشخاص میں سے ہیں جو جنگ احد میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے- دوسرا ان کا بھائی عقبہ بن عثمان تھا- اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی کو قرآن میں نازل فرمایا- رضی اللہ عنہ

۵۷- سعد بن معاذ الانصاری سید الاوس رضی اللہ عنہ

سعد بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت (عمر) بن مالک بن اوس-

عقبہ اول و ثانیہ کے درمیان (۱۱ نبوت) کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے- بدر- احد- خندق میں حاضر ہوئے- جنگ خندق میں ان کے ایک تیر گھٹنے کی آنکھ پر لگا تھا- رگ کٹ گئی- جب خون بند کرتے تو ورم ہو جاتا-

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں لگوا دیا تھا خود تیمار داری فرمایا کرتے- جنگ خندق کے بعد بنو قریظہ کا غزوہ شروع ہو گیا- انہوں نے دعا مانگی- کہ الٰہی جب تک میں بنی

قریظہ کا فیصلہ نہ دیکھ لوں اس وقت تک مجھے موت نہ آئے۔ خون بند ہو گیا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی نہ نکلا۔

اسی اثناء میں بنو قریظہ نے ان کو اپنا حاکم تسلیم کر لیا۔ اور نبی ﷺ نے بھی ان کو حاکم مان لیا۔ قبل از اسلام اوس اور بنو قریظہ کا اتحاد تھا۔ اور ان یہودیوں کا یہ خیال تھا۔ کہ اس خاندانی اتحاد کی بنیاد پر سعد بن معاذ ہماری ہی اعانت کریں گے۔

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ یہ کیا۔ کہ جنگ آوروں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی زن و بچہ کو اسیر کر کے ان کی قیمت سے مسلمانوں کی حالت درست بنائی جائے۔

نبی ﷺ نے یہ فیصلہ سن کر فرمایا۔ اَصَبْتَ حُکْمَ اللّٰہِ فِیْھِمْ تم نے اس حکم کے مطابق کہا جو اللہ تعالیٰ کا ان کے حق میں تھا۔

اس فیصلہ کے بعد پھر زخم سے خون جاری ہو گیا اور اسی عارضہ میں جنگ خندق سے ایک ماہ بعد فائز بہ شہادت ہوئے۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ سعد کے لئے عرش الرحمٰن بھی جھوم گیا۔

فرمایا کہ ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے ایسے شامل ہوئے جو کبھی زمین پر نہ اترے تھے۔

حضرت سعد بڑے کڑیل لمبے جوان تھے مگر جنازہ میں ذرا بوجھ نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔

ایک بار حضرت سعد نے فرمایا کہ میں تو معمولی شخص ہوں۔ لیکن تین باتیں مجھے ضرور حاصل ہیں۔

۱۔ جب نبی ﷺ کچھ فرماتے تو مجھے یقین ہو جاتا۔ کہ ٹھیک منجانب اللہ فرما رہے ہیں۔

۲۔ نماز میں اول سے آخر تک مجھے کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوتا۔

۳۔ جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں تو موت اور مرنے والے کے سوا اور کوئی خیال میرے دل میں واپسی تک پیدا نہیں ہوتا۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ یہ خصلتیں انبیاء کی سی ہیں۔

ان کی والدہ کبشہ بنت رافع بھی صحابیہ ہیں رضی اللہ عنہا

۵۸۔ سعید بن سہیل الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

سعید بن سہیل بن مالک بن کعبہ بن عبدالشہل بن حارثہ بن دینار۔

ابن اسحاق اور ابو محشر نے ان کو بدر و احد میں حاضر ہونے والا بتلایا ہے۔ ابو محشر ان کی کنیت ہے۔ رضی اللہ عنہ

۵۹۔ سفیان بن بشر رضی اللہ عنہ

انصاری ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۶۰۔ سلمہ بن اسلم الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن قجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عدی بن مالک بن اوس۔ بدر و احد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔

۱۴ھ کو جسر ابوعبیدہ والی جنگ میں شہید ہوئے۔ عمر بوقت شہادت بعض نے ۳۸ بعض نے ۶۳ سال درج کی ہے۔ جنگ بدر میں سائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو انہی نے اسیر کیا تھا۔ رضی اللہ عنہ

۶۱۔ سلمہ بن ثابت بن وقش الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

سلمہ بن ثابت وقش بن زغبہ بن عبدالشہل الانصاری الاشہلی۔

بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے ان کے بھائی عمرو بن ثابت بھی شہید احد ہیں۔ رضی اللہ عنہم

۶۲۔ سلمہ بن حاطب الانصاری رض

سلمہ بن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید۔

بدر و احد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۶۳۔ سلمہ بن سلامت بن وقش رضی اللہ عنہ

بن زغب بن زعوراء بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی۔

ان کی والدہ سلمیٰ بنت سلمہ بھی انصاریہ حارثیہ ہیں۔ ابوعوف کنیت ہے۔ عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر اور مشاہد مابعد میں ہمرکاب مصطفوی رہے۔

فاروق اعظم نے ان کو حاکم یمامہ بھی مقرر کر دیا تھا ستر سال کی عمر میں ۴۵ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ

۶۴۔ سلیط بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار بدر میں حاضر ہوئے۔ اور مابعد کے جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے۔ جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔

ان کے فرزند عبداللہ بن سلیط نے ان سے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۶۵۔ سلیم بن حارث الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔

بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضحاک اور نعمان فرزندان عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دیناران (سلیم بن حارث) کے مات بھائی ہیں اور وہ بھی بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہم

۶۶۔ سلیم بن قیس بن فہد الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن قیس بن فہد (خالد) بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔

بدر' احد' خندق اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ خلافت عثمان ذوالنورین میں وفات پائی ان کی ہمشیرہ خولہ بنت قیس امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

ان کے والد بھی صحابہ میں معدود ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۶۷۔ سلیم بن عمرو الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

سلیم بن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن کعب بن سلمہ۔

عقبہ اور بدر میں حاضر تھے یوم احد کو شہید ہوئے۔ ان کا آزاد کردہ غلام عنترہ بھی اسی روز شہید ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہما

۶۸۔ سلیم بن ملحان الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن ملحان (مالک) بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن النجار۔

بدر اور احد میں یہ بھی اور ان کے بھائی حرام بن ملحان بھی حاضر تھے اور دونوں بھائی بیئر معونہ کے واقعہ میں شہید بھی ہوئے ان کی نسل نہیں چلی۔

ام سلیم بنت ملحان ان کی ہمیشرہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم

۶۹۔ سماک بن خرشتہ الانصاری رضی اللہ عنہ

سماک بن خرشتہ بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب خزرج الاکبر۔ ان کی کنیت ابودجانہ ہے اور اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔

ان کا شمار چیدہ اور برگزیدہ بہادروں میں ہوتا ہے مغازی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۷۰۔ سماک بن سعد الانصاری رضی اللہ عنہ

سماک بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج

بدر و احد میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی بشیر بن سعد بھی حاضر بدر تھے۔ رضی اللہ عنہما

۷۱۔ سنان بن ابی سنان رضی اللہ عنہ

سنان بن ابی سنان (وھب) بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

بدر میں‘ یہ اور ان کے بھائی اور ان کے والد اور ان کے چچا عکاشہ بن محصن حاضر تھے۔

یہ جملہ بزرگوار جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہے۔

بیعت رضوان سب سے پہلے سنان نے کی یا بقول واعظ ان کے والد ابوسنان سے ابتداء ہوئی۔ رضی اللہ عنہم

۷۲۔ سنان بن صیفی رضی اللہ عنہ

بن صخر بن خنساء الانصاری۔ یہ بنو سلمہ میں سے ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۳۔ سہل بن حنیف الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

سہل بن حنیف بن وہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمر بن خناس۔

ابو سعد کنیت ہے بعض نے کنیت میں اختلاف بھی کیا ہے۔ بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب رہے یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو احد کے دن پہاڑ کی طرح جم کر رہے۔

حضرت سہل دشمن پر برابر تیر برساتے رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ سہل کو تیر دیئے جاؤ۔ یہ سہل ہے۔

خلافت مرتضوی میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے تھے۔ بصرہ کو جاتے ہوئے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ انہی کو والی مدینہ بنا گئے تھے۔ اور انہی کو حاکم فارس بھی کیا تھا۔ مگر اہل فارس نے ان کو نکال دیا۔ تب زیاد کو جناب امیر نے حاکم فارس بنایا۔

سہل بن حنیف کا کوفہ میں ۳۸ھ کو انتقال ہوا۔ ان کے فرزند اور ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

ان کے جنازہ کی نماز علی مرتضیٰ نے پڑھائی اور ۶ تکبیرات سے پڑھائی۔ یہ امتیاز اہل بدر کی نماز جنازہ میں قائم رکھا جاتا تھا۔

ان سے چالیس حدیثیں مروی ہیں از انجملہ متفق علیہ ۴ صرف صحیح مسلم میں ۲۔ رضی اللہ عنہ

۷۴- سہل بن عتیک الانصاریؓ

سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عمرو بن عامر (مبذول) بن مالک بن نجار- عقبی بھی ہیں اور بدری بھی-

ان کی نسل آئندہ نہیں چلی- رضی اللہ عنہ

۷۵- سہل بن قیس الانصاری السلمیؓ

سہل بن قیس بن ابی کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا- رضی اللہ عنہ

۷۶- سہیل بن عمرو بن ابی عمرو الانصاریؓ

بدر میں شامل ہوئے- واقعہ صفین ۳۷ھ کو شہید ہوئے لشکر مرتضوی میں تھے- رضی اللہ عنہ-

۷۶- سہیل بن رافع الانصاری رضی اللہ عنہ

سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار-

بدر- احد- خندق اور جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے-

جس زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے اسی جگہ ان کے کھلیان کی زمین تھی- جس پر کھجوروں کو خشک کیا کرتے تھے- اسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر شامل مسجد نبوی کر دیا تھا-

خلافت فاروقی میں وفات پائی- رضی اللہ عنہ

۷۸- سواد بن غزیۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عدی بن النجار میں سے ہیں- بدر- احد' خندق اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر تھے-

انہی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر خیبر بنایا تھا- یہی وہ بزرگ ہیں جن کی کمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

چھڑی کی نوک چبھو دی تھی۔ اور انہوں نے بدلہ لینے کو کہا تھا اور حضور ﷺ نے ان سے بدلہ لینے کی اجازت فرمادی تھی۔

اس طرح پر یہ بزرگوار نبی ﷺ کے عدل بے عدیل کے شاہد صادق ٹھہرے تھے رضی اللہ عنہ۔

۷۹۔ سواد بن یزید الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

سواد بن یزید (یا بن رزق۔ یا بن رزین۔ یا بن رزیق) بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ بدر اور احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۸۰۔ ضحاک بن حارثہ الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

ضحاک بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے اور غزوہ بدر میں شامل۔ رضی اللہ عنہ۔

۸۱۔ ضحاک بن عبد عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔ بدر و احد میں حاضر تھے بدر میں اپنے بھائی نعمان بن عبد عمرو کی معیت میں تھے رضی اللہ عنہ۔

۸۲۔ حمزہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنی طریف کے (جو خزرجی ہیں) حلیف تھے۔ بدر میں شامل ہوئے اور احد میں شہادت پاکر جنت میں داخل ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸۳۔ طفیل بن مالک الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

طفیل بن مالک بن نعمان بن خنساء بنو سلمہ میں سے ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ احد میں مردانہ وار لڑے تھے اور ۱۳ زخم ان کے جسم پر آئے تھے۔ غزوہ خندق میں بھی شامل ہوئے اور اسی روز راہی عالم بقا ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸۴۔ عاصم بن بکیر الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے رضی اللہ عنہ۔

۸۵۔ عاصم بن ثابت الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

عاصم بن ثابت بن ابو الافلح قیس بن عصمت بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس۔

ابو سلمان کنیت ہے۔

غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ یہی واقعہ رجیع کے سردار تھے۔ عاصم بن عمر فاروق کے نانا بھی یہی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مختصر وفد کو قوم ہزیل کی تعلیم وہدایت کے لئے بھیجا تھا۔ خود قوم کے سردار ان کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے جب یہ لوگ مکہ اور غسفان کے درمیان پہنچ گئے تو بنو لحیان کے ایک سو اشخاص نے ان دس شخصوں کو گھیر لیا۔ یہ سب ایک پہاڑی کے ٹیلہ پر پہنچ گئے دشمنوں نے کہا کہ تم سب نیچے اتر آؤ۔ عہد ومیثاق یہ ہے کہ تم کو قتل نہ کیا جائے گا۔

عاصم بولے کہ میں تو کافر کی پناہ لینا پسند نہیں کرتا۔ الٰہی ہماری خبر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچادے۔ سات صحابہ کو جن میں عاصم بن ثابت تھے دشمن نے تیروں سے شہید کر دیا۔ زید بن دشنہ خبیب بن عدی ایک اور صاحب رہ گئے جن کو پکڑ لیا ان کا حال حضرت خبیب کے تذکرہ میں ہے۔

عاصمؓ نے بدر میں کفار کا ایک سردار قتل کیا تھا۔ دشمن نے چاہا کہ سر کاٹ لے جب لاش کے قریب گئے تو شہد کی مکھیوں نے لاش کے پاس ان کو جانے نہ دیا۔ واپس آگئے کہا رات کو آئیں گے جب مکھیاں آرام کریں گی رات کو بارش آئی پانی کی رو میں لاش بہہ گئی کفار کو نہ ملی رضی اللہ عنہ۔

حسان بن ثابت کے اشعار ہیں ؎

لَعَمرِیْ لَقَدْ شَابَتْ هُذَیْلُ بْنُ مُدْرَکٍ اَحَادِیْثَ کَانَتْ فِیْ خُبَیْبٍ وَّ عَاصِمٍ
اَحَادِیْثَ لَحْیَانَ- صَلُّوْا بِقُبْحِهَا وَلَحْیَانُ اَکَابُوْنَ شَرَّ الْجَرَائِمِ

۸۶- عاصم بن قیس بن ثابت رضی اللہ عنہ

بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری-
بدر میں حاضر تھے اور احد میں بھی شریک تھے رضی اللہ عنہ-

۸۷- عامر بن امیہ رضی اللہ عنہ

بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار
یہ ہشام بن عامر کے والد ہیں بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے-
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ان کے فرزند ہشام ایک روز حاضر ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا عامر خوب انسان تھا رضی اللہ عنہ-

۸۸- عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

یہ عاصم بن ثابت کے بھائی ہیں- واقعہ بدر کے بعد انہی نے عقبہ بن ابی معیط ملعون کی گردن تلوار سے اڑادی تھی رضی اللہ عنہ-

۸۹- عامر بن سلمہ بن عامر البلوی رضی اللہ عنہ

انصار کے حلیف ہیں- موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہل بدر میں شمار کیا ہے- بعض نے ان کو عمرو بن سلمہ بھی لکھا ہے رضی اللہ عنہ-

۹۰- عامر بن عبد عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کے نام میں اختلاف ہے اور کنیت کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے- ان کا نام کسی نے ثابت اور کسی نے مالک بتایا ہے مگر صحیح عامر ہے-
کنیت ابو حبہ (بالباء) ہے بعض نے بالنون بتائی ہے- ان کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی ہیں اور یہ سعد بن خثیمہ کے ماں جائی بھائی ہیں- سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر میں شامل

تھے۔ ابن اسحٰق نے ان کو شہید احد کہا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۹۱۔ عامر بن مخلد بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ

عامر بن مخلد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار

بدر میں شجاعت دکھلائی اور احد میں شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

۹۲۔ عائذ بن ماعض الانصاری رضی اللہ عنہ

عائذ بن ماعض بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق

یہ اور ان کا بھائی معاذ بن ماعض بدر میں حاضر تھے۔ مواخات میں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو۔لبط بن حرملہ کا بھائی بنایا تھا۔

بیر معونہ یا بقول بعض یوم یمامہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۹۳۔ عبداللہ بن ثعلبہ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

بن حزمہ اصرم۔ یہ بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے ان کے بھائی بحاث بن ثعلبہ بھی بدری ہیں رضی اللہ عنہما

۹۴۔ عبداللہ بن جبیر بن النعمان الانصاری رضی اللہ عنہ

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ غزوہ احد میں تیراندازوں کے سردار یہی تھے۔ مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مقام متعینہ پر شہید ہوئے۔ خوات بن جبیر ان کے حقیقی بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہما

۹۵۔ عبداللہ بن انجد رضی اللہ عنہ

یہ بنو سلمہ میں سے ہیں بدر و احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۹۶۔ عبداللہ بن الحمیر الاشجعی رضی اللہ عنہ

یہ بنو خنساء بن سنان کے حلیف ہیں اور اس لئے انصاری شمار ہوتے ہیں۔ بدر میں

حاضر تھے ان کے بھائی خارجہ بھی بدری ہیں- یہ احد میں بھی حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ-

۹۷- عبداللہ بن ربیع بن قیس الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی رضی اللہ عنہ-

۹۸- عبداللہ بن رواحہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امراء القیس بن عمرو بن امراء القیس الاکبر-

بارہ نقبائے محمدی میں سے ہیں- بدر' احد' خندق' حدیبیہ اور عمرۃ القضا میں حاضر تھے- فتح مکہ سے پیشتر فردوس نشین ہو چکے تھے-

ان کا شمار شعراء نبویہ میں ہے- حسان بن ثابت' کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ ان شعرائے برگزیدہ میں سے ہیں جن کو آیت اِلاَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ نے شعراء عام سے مستثنیٰ قرار دیا ہے-

ان کو فی البدیہہ کہنے میں مہارت خاص تھی- ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- اسی وقت کوئی شعر بنا کر سناؤ- ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فوراً عرض کر دیا-

اِنِّیْ تَفَرَّسْتُ فِیْكَ الْخَیْرَ اَعْرِفُهٗ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّ مَاخَا نَبِیَّ الْبَصَر
اَنْتَ النَّبِیُّ وَمَنْ یُّحْرَمْ شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْحِسَابِ لَقَدْ اَزْرٰی بِهِ الْقَدَر
فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَا اٰتَاكَ مِنْ حَسَنٍ تَثْبِیْتُ مُوْسٰی وَ نَصْرًا كَالَّذِیْ نَصَرُوْا

جنگ موتہ کو جب فوج روانہ ہونے لگی تو اس وقت سالار فوج زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے- سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر طیار کمان گری کریگا- وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ سردار بنے گا-

روانگی کے وقت الوداع کہنے والوں نے ابن رواحہ سے کہا کہ اللہ تم کو بخیرو عافیت واپس لائے- انہوں نے ان کے جواب میں یہ اشعار افشاد کئے-

لٰكِنَّنِیْ اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا
وَ طَعْنَةً بِیَدِیْ حَسْرَانَ مُجْهِزَةً بِحَرْبَةٍ تَنْقُذُ الْاَحْشَآءَ وَالْكَبَدَا
حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جُدْثِیْ یَا اَرْشَدَ اللّٰهِ مِنْ غَازٍ وَّ قَدْ رَشَدَا

جب میدان جنگ میں زید اور جعفر ﷺ شہید ہو چکے اور ابن رواحہ سردار فوج بن گئے اور شہادت کے لئے نفس کو تیار کرنے لگے تو یہ اشعار فرمائے۔

یَانَفْسُ اِنْ لَمْ تُقْتَلِیْ تَمُوْتِیْ هٰذَا حَمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِیْت

وَمَا تَمَنَّیْتِ فَقَدْ اُعْطِیْت اِنْ تَفْعَلِیْ فِعْلَهُمَا هُدِیْت

اس کے بعد حملہ کردیا۔ حملہ سے واپس آئے تو ان کے چچیرے بھائی نے یخنی لاکر پیش کی کہا یہ تھوڑی سی پی لو۔ ذرا تکان اترے گی اور طاقت آئے گی۔ دو گھونٹ پئے تھے کہ فوج میں سے شور کی آواز آئی۔ یخنی کا برتن ہاتھ سے پھینک دیا۔ اور بولے افسوس۔ میں ابھی تک دنیا ہی میں ہوں پھر یہ شعر پڑھے۔

اَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ لَتُنْزَ لَنَّهْ طَائِعَةً اَوْلَتُكْرِ هَنَّهْ

مَالِیْ اَرَاكَ التُّكْرِهَنَّ الْجَنَّهْ وَ قَبْلَ ذَامَا كُنْتَ تُطْمَئِنَّهْ

پھر حملہ کیا اور جنت کو سدھار گئے۔ انکی شہادت جمادی الاول ۸ھ کو بمقام موتہ ہوئی رضی اللہ عنہ۔

۹۹۔ عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبداللہ الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

یہ بنو الحارث بن الخزرج میں سے ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ ان کو صاحب الاذان بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ انہی کو خواب میں اذان سکھائی گئی تھی۔ پھر نبی ﷺ کے حکم سے بلال رضی اللہ عنہ نے یاد کرلی تھی۔ یہ واقعہ بناء مسجد نبوی کے بعد اھ کا ہے۔

فتح مکہ کے دن بنوالحارث بن خزرج کا رایت انہی کے ہاتھ میں تھا۔ ۳۲ھ کو بعمر ۶۴ھ سال مدنیہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

انہوں نے تین احادیث کی روایت کی ہے۔ ازاں جملہ ایک متفق علیہ ہے۔

۱۰۰۔ عبداللہ بن سعد بن خثیمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

ان کے والد سعد اور دادا خیثمہ بھی صحابی ہیں ان کے والد غزوہ بدر اور دادا غزوہ احد

میں شہید ہوئے تھے۔ عبداللہ کے متعلق بدر میں شامل ہونے کی بابت اختلاف ہے۔

ابن المبارک نے جو روائت مغیرہ بن حکیم سے کی ہے اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن سعد نے بتلایا کہ وہ احد میں شامل ہوئے اور عقبہ میں بھی اپنے والد کے ساتھ تھے۔

فاکہانی نے مغیرہ بن حکیم سے روایت کرتے ہوئے بتلایا کہ وہ بدر اور عقبہ میں حاضر ہوئے۔

محدثین کے نزدیک ابن المبارک احفظ واضبط ہیں رضی اللہ عنہ۔

یہ تین احادیث کے راوی ہیں۔

۱۰۱۔ عبداللہ بن سلمتہ العجلانی البلوی لانصاری رضی اللہ عنہ

ان کے والد کا نام سلمہ بفتح سین وکسرلام ہے۔ بلی کے بنو عجلان سب کے سب بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے اس لئے یہ بلوی وانصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ احد میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۰۲۔ عبداللہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق وابن عتبہ نے ان کو بدری بتلایا ہے اور بنو عبدالاشہل کا حلیف تحریر کیا ہے۔

ابن ہشام نے ان کو بنو زعورا کا بھائی بتلایا ہے اور بعض نے ان کو غسانی الاصل بھی تحریر کیا ہے۔

غزوہ خندق میں شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۰۳۔ عبداللہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے۔ یہ صاحب علم وفہم تھے۔ عبداللہ مقتول خیبر بھی ان ہی کا بھائی تھا۔

حویصہ ومحیصہ ان کے چچا ہیں۔ جب ان کی موجودگی میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں ابتدا کی تھی تو انہی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کَبِّرْ کَبِّرْ فرمایا تھا۔

ایک سفر میں ان کو شراب مشکیزوں میں بھری ہوئی ملی۔ انہوں نے مشکیزوں کو اپنے

نیزہ سے چھید دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہم کو شراب پینے سے روکا ہے اور گھروں میں داخل کرنے سے منع فرمایا ہے رضی اللہ عنہ۔

۱۰۴۔ عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک البلویٰ الانصاری رضی اللہ عنہ

قوم بلی میں سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو ظفر کے حلیف ہیں۔ یہ اس گروہ میں سے ہیں جن کو نبی ﷺ نے تعلیم قرآن اور تفقہ دین کے لئے عضل اور قارہ کے ساتھ روانہ کیا تھا۔

رجیع پر (جو ہذیل کے ایک جوہڑ کا نام ہے) عضلیوں نے اظہار عذر کیا۔ مرثد۔ خالد۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے تلواریں کھینچ لیں اور مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

عبداللہ اور زید بن وثنہ اور خبیب بن عدی کو انہوں نے گرفتار کر لیا۔ عبداللہ بن طارق نے کسی طرح رسی میں سے خود کو چھڑا لیا مگر کفار نے ان کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اشعار میں ان کا نام نظم کیا ہے۔ یہ واقعہ آخر ۳ھ کا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۰۵۔ عبداللہ بن عامر البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

قوم بلی سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو ساعدہ کے حلیف۔ بدر میں شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۔ عبداللہ بن عبد مناف الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عبد مناف بن نعمان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

ابو یحیی ان کی کنیت تھی۔ بدر و احد میں جوہر شجاعت دکھلائے رضی اللہ عنہ۔

۱۰۷۔ عبداللہ بن عبس الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عدی بن کعب بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے اور جملہ دیگر مشاہد

میں بھی نبرد آزمارہے۔ ان کے والد کا نام بعض نے عبیس بھی لکھا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۔ عبداللہ بن عبیس الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو الحارث بن خزرج کے حلیف تھے اس لئے انصاری کہلائے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔ غزوہ بدر میں شامل تھے رضی اللہ عنہ۔

۱۰۹۔ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں ان کا قبیلہ مدینہ بھر میں مشہور تھا۔ انہی کو ابن الحبلی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا سالم بن غنم اپنی بڑی توند کی وجہ سے حبلی مشہور تھا۔

سلول عبداللہ منافق کی دادی کا نام ہے۔ ابی اپنی ماں کی نسبت سے مشہور ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے باپ عبداللہ کو اہل یثرب اپنا بادشاہ بنانے لگے تھے۔ اس کے لئے تاج تیار کرنے کی تجویزیں ہو رہی تھیں کہ سرور عالم رونق افروز مدینہ ہو گئے تھے۔ خزرجی مسلمان ہو گئے ابن ابی کا اقتدار خاک میں مل گیا۔ رشک وحسد نے اسے راس المنافقین بنا دیا۔

لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کے فقرہ کا گویا مطلب ہے۔ حضرت عبداللہ نے سنا کہ اس گستاخی کی سزا میں اس کے باپ کو قتل کا حکم ہونے والا ہے۔ نہایت مخلص تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو اپنے نالائق باپ کا سر کاٹ کر حاضر کردوں۔ فرمایا نہیں تم اپنے باپ سے حسن سلوک رکھو۔

الغرض ابن ابی راس المنافقین کے گھر میں حضرت عبداللہ صدق واخلاص کا نمونہ تھے۔ ایمان اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج میں ترقی یافتہ تھے۔ ان کا شمار خیار صحابہ اور فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر۔ احد۔ اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔

۱۲ھ کو جنگ یمامہ میں شربت شہادت سے شیریں کام ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۰۔ عبداللہ بن عرفطہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بن عدی بن امیہ بن حذارہ بن عوف بن نجار بن خزرج

یہ مہاجر بھی ہیں۔ سیدنا جعفر طیار کے ساتھ ہجرت حبشہ کی تھی اور بنو الحارث بن خزرج کے حلیف بھی ہیں اس لئے انصاری ہیں۔ بدر میں حاضر تھے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۱۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ

ان کی کنیت ابو جابرؓ ہے۔ جابرؓ صحابی ہیں جن سے روایات حدیث بکثرت ہیں۔ انہی کے نامور فرزند ہیں۔

حضرت عبداللہؓ عقبی بھی ہیں۔ بدری بھی اور نقیب محدی صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ یوم احد کو شہید ہوئے تھے ان کے ناک کان کاٹے گئے تھے۔

جابر کہتے ہیں کہ میری پھوپھی وہاں پہنچ گئیں وہ بھائی کی لاش کی بے حرمتی دیکھ کر رونے لگیں میں بھی رونے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روؤ یا نہ روؤ فرشتوں نے اپنے پروں سے اس کی لاش پر سایہ کر رکھا ہے۔

ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سے فرمایا تجھے بتادوں کہ تیرے باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیاانعام کیا میں نے عرض کی ہاں۔

فرمایا۔ اسے سامنے بلایا اور گفتگو فرمائی۔ اوروں سے پس پردہ ہی گفتگو ہوئی تھی۔ اور حکم ہوا کہ اے میرے بندے! جو تمنا ہو بیان کر۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں بار دیگر شہادت حاصل کرسکوں۔ حکم ہوا یہ تو قطعی ہے کہ مرکر کوئی شخص دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ عرض کیا کہ ہمارا حال پسماندگان تک پہنچا دیا جائے۔

اس پر آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کا نزول ہوا۔

عمرو بن الجموع ان کے بہنوئی تھے وہ بھی شہید احد ہیں۔ دونوں ایک ہی قبر میں آرام فرما ہیں رضی اللہ عنہ۔

۱۱۲۔ عبداللہ بن عمیر بن عدی الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عمیر بن عدی بن امیہ بن حدارہ بن عوف بن حارث بن الخزرج۔
سب کا اتفاق ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شامل تھے۔ مگر ابن عمارہ نے ان کا ذکر انصاب انصار میں نہیں کیا رضی اللہ عنہ۔

۱۱۳۔ عبداللہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن قیس بن خالد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔
بدر میں حاضر تھے۔ ابن سعد کا قول ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے مگر دیگر مؤرخ کہتے ہیں کہ جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور حضرت عثمان کے عہد میں وفات پائی رضی اللہ عنہ۔

۱۱۴۔ عبداللہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربعیہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ
ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے کہ عبداللہ اور ان کے بھائی معبد بن ہردو غزوہ بدر میں حاضر تھے مگر ابن عقبہ نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا۔
آگے چل کر سب متفق ہیں کہ یہ احد میں حاضر تھے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۵۔ عبداللہ بن کعب الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے اور غنائم بدر کے تحویلدار بھی یہی تھے۔ دیگر جملہ مشاہد نبوی میں بھی برابر حاضر ہوتے رہے اور خمس نبوی کے تحویلدار یہی تھے۔
ابو یعلیٰ مازنی ان کے بھائی ہیں۔ ۳۰ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔ عثمان غنیؓ امیرالمومنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ رضی اللہ عنہما

۱۱۶۔ عبداللہ بن نعمان بن بلذمہ الانصاری رضی اللہ عنہ

ابو قتادہ انصاری کے چچیرے بھائی ہیں۔ بدر اور احد میں حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۷۔ عبدالرحمٰن بن جبر الانصاری رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

ابو عبس کنیت تھی اور یہی کنیت نام پر غالب آگئی تھی۔ غزوہ بدر میں ان کی عمر ۴۸ سال کی تھی۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں بھی یہ شامل تھے۔ ۳۴ھ کو بعمر ستر سال انتقال کیا۔

یہ ان اشخاص میں سے ہیں جو قبل از اسلام نوشت وخواند سے واقف تھے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۸۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ البلویٰ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ فرار بن بلی کی نسل اور بنو قضاعہ میں سے ہیں۔ بنو جحج کے حلیف تھے ان کا نام عبدالعزی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن عدو الاوثان تجویز فرمایا۔ بدر میں حاضر تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۹۔ عبدالرحمٰن بن کعب المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ

ابو یعلیٰ لقب کرتے تھے بدر میں حاضر ہوئے اور ۲۴ھ کو انتقال فرمایا۔

یہ بھی ان بزرگوں میں سے ہیں جن کو غزوہ تبوک میں سواری نہ ملی تھی اور وہ جہاد میں شامل نہ ہونے کی حسرت میں گریہ وزاری کرتے تھے ان کا مزکور اس آیت میں ہے۔

فَتَوَلَّوْا وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اِلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ۔

۱۲۰۔ عبد ربہ بن حق الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ مورخین نے نام میں تھوڑا اختلاف کیا ہے۔ کسی نے عبد رب کسی نے عبداللہ لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے رضی اللہ عنہ۔

۱۲۱۔ عباد بن بشر بن وقش الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

عباد بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی۔

یہ قدیم الاسلام ہیں۔ مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ بدر واحد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ شب تاریک میں ان کا عصا روشن ہو جایا کرتا تھا۔

یہ ان چھ بزرگوں میں سے ہیں جو کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔ یہ یہودی ہمیشہ اقوام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آمادہ جنگ واذیت کرتا رہتا تھا۔ اس واقعہ کے متعلق ان کے اپنے اشعار بھی ہیں۔

صَرَخْتُ لَهٗ لَمْ يَعْرِضْ لِصَوْتِيْ وَ وَافٰى طَالِعًا مِّنْ رَّأْسِ جُدْر
فَعَدْتُّ لَهٗ فَقَالَ مَنِ الْمُنَادِيْ فَقُلْتُ اَخُوْكَ عَبَّادُ بْنُ بَشْر
وَهٰذَا دِرْعُنَا رَهْنًا فَخُذْهَا لِشَهْرٍ اِنْ وَ فٰى اَوْ نِصْفِ شَهْر
فَقَالَ مَعَاشَرُ شَبَعُوْا وَ جَاعُوْا وَمَا عَدَلُوْا الْغِنٰى مِنْ غَيْرِ فَقْر
فَاَقْبَلَ نَحْوَنَا يَهْوِيْ سَرِيْعًا وَ قَالَ لَنَا لَقَدْ جِئْتُمْ بِاَمْر
وَ فِيْ اَيْمَانِنَا بِيْضٌ جِدَاد مُجَرَّدَةٌ بِهَا الْكُفَّارَ نَضْرِيْ
فَعَانَقَهٗ ابْنُ مَسْلَمَةِ الْمُرْدِيْ بِهَا الْكُفَّار كَاللَّيْثِ الْهَزِيْر
وَشَدَّ بِسَيْفِهٖ صَلْتًا عَلَيْهِ فَقَطَّرَهٗ اَبُوْعَبْسِ بْنُ جَبْر
فَكَانَ اللّٰهُ سَادِسُنَا فَاَنْبَا بِاَنْعُمِ نِعْمَةٍ وَ اَعَزَّ نَصْر
وَجَآءَ بِرَاْسِهٖ نَضْرٌ كِرَامٌ هَمُوْنَا هُوْكَ مِنْ صِدْقٍ وَّ ةبِر

یوم الیمامہ کو مردانہ وار لڑتے مارتے ہوئے بعمر ۴۵ سال شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۔ عباد بن الخشخاش بن عمرو الانصاری رض

واقدی نے خشخاش کو بسین ہائے مہملہ بیان کیا ہے۔ قوم بلی (قضاعہ) سے تھے۔ انصار کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔

مجذر بن زیاد ان کے چچیرے اور مات بھائی تھے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ نعمان بن مالک اور مجزر بن زیاد اور عبادہ بن خشخاش ہرسہ ایک قبر میں سلائے گئے تھے۔ رضی اللہ عنہم

۱۲۳۔ عباد بن عبید بن الیتھان رضی اللہ عنہ

طبری نے ان کو حاضرین بدر میں تحریر کیا ہے۔

۱۲۴۔ عباد بن قیس رضی اللہ عنہ

بن عامر بن خلدہ بن عامر بن رزیق الانصاری الزرقی۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ غزوہ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۲۵۔ عباد بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عباد بن قیس بن عبہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج یہ اور ان کے بھائی سبیع بن قیس بدر میں حاضر تھے۔ انہوں نے یوم موتہ شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ

۱۲۶۔ عبادہ بن الصامت الانصاری السالمی رضی اللہ عنہ

عقبہ اولیٰ۔ ثانیہ اور ثالثہ میں حاضر تھے۔ بارہ نقبائے محمدیؐ میں سے آپ ایک ہیں۔ مواخات میں یہ ابو مرثد الغنوی کے بھائی تھے۔ بدر اور جملہ مشاہد نبوی میں حاضر رہے۔ امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو شام کا قاضی و معلم بنا کر بھیجا تھا۔ حمص میں قیام رکھا کرتے تھے پھر فلسطین گئے وہیں انتقال کیا۔ بعض نے مقام وفات رملہ وبیت المقدس بھی تحریر کیا ہے۔ ۳۲ھ کو بعمر ۷۲ سال انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۔ عبادہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبادہ بن قیس بن زید بن امیہ (الخزرجی)

بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں حاضر تھے۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۲۸۔ عبید بن ابو عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کا تعلق قبیلہ بنو عمرو عوف بن مالک بن اوس سے ہے۔ بدر' احد' خندق میں برابر حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۔ عبید بن اوس الانصاری الحضری رضی اللہ عنہ

عبید بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب۔ ابو النعمان کنیت تھی قبیلہ اوس میں سے تھے۔

جنگ بدر کے دن انہی نے عقیل بن ابی طالب اور عباس و نوفل کو اسیر کیا تھا اور ان تینوں کو معہ ایک اور قیدی کے ایک ہی رسی میں باندھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ كَرِيْمٌ (ان کی گرفتاری کرانے میں ایک بزرگ فرشتہ نے تیری معاونت کی ہے) اسی بات پر ان کو مُقْرِنْ کا خطاب بھی عطا ہوا۔
امام ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ عباس کو کعب بن عمرو نے گرفتار کیا تھا۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۔ عبید بن تیہان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ ابو الہیثم بن تیہان کے بھائی ہیں۔ بعض مورخین نے ان کو نفس انصار میں شمار کیا ہے اور بعض نے ان کو قبیلہ بلی کا بتلا کر حلیف انصار بتلایا ہے۔
یہ ان ستر میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں بیعت نبوی کی تھی۔ غزوہ بدر میں بھی حاضر تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۔ عبید بن الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

عبید بن زید بن عامر بن عجلان بن عمر بن عامر بن رزیق۔ بدر اور احد ہر دو مقامات شرف میں حاضر تھے۔

۱۳۲۔ عبس بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ

عَبس بن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

بیعت عقبہ کی عزت حاصل کی۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں داد شجاعت دی رضی اللہ عنہ

۱۳۳۔ عتبہ بن ربعیہ البہرانی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بہرانی یا بہزی ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ بعض کو اس بارہ میں اختلاف بھی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۴۔ عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ

عقبہ میں بھی بیعت سے مشرف ہوئے اور بدر میں بھی حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وعن الصحابتہ اجمعین۔

۱۳۵۔ عتبہ بن غزوان بن جابر المازنی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارویں پشت میں مضر بن نزار میں شامل ہو جاتا ہے۔

یہ بنو نوفل بن عبدمناف بن قصی کے حلیف بھی ہیں۔ ان کی کنیت ابوغزوان اور ابوعبداللہ ہے۔ ان کا اسلام چھ صحابہ کے بعد تھا۔ انہوں نے اول ہجرت حبشہ کی تھی۔ پھر مکہ میں آرہے۔ پھر مقداد بن عمرو کی رفاقت میں ہجرت مدینہ فرمائی۔ اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو تسخیر حیرہ پر مامور فرمایا تھا اور فرما دیا تھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس علاقہ کا فاتح بنائے گا۔ میں نے علاء بن حضرمی اور عرفجہ بن خزیمہ (یا ہرثمہ) کو لکھ بھیجا ہے کہ وہ تیری ماتحتی میں کام کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ فتح ابلہ اور فتح حیرہ انہی کے دست وبازو پر ہوئی۔ انہی نے بصرہ کو بسایا اور انہی کے حکم سے محجن بن ادرع نے بصرہ کی مسجد اعظم کی بنیاد رکھی تھی۔

۱۵ھ کو بعمر ۵۷ سال انہوں نے انتقال کیا مدینہ یا ربذہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا ایک خطبہ محدثین کے نزدیک محفوظ ہے جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

حمد وثنا کے بعد فرمایا۔ فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْاٰ ذَنَتْ بِصَرْمٍ وَّ دَلَّتْ حَذَآءً وَّ اِنَّمَا بَقِیَ مِنْھَا صَبَابَۃً کَصَبَابَۃِ الْاِنَآءِ وَاَنْتُمْ مُنْقِلُوْنَ عَنْھَا اِلٰی دَارٍ لَّا زَوَالَ لَھَا فَانْتَقِلُوْا مَایَحْضُرِیْکُمْ۔ الخ

۱۳۶۔ عتبان بن مالک الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ ان کی بینائی شروع سے کمزور تھی۔ آخر میں بینائی بالکل بند ہوگئی تھی۔ حکومت امیر معاویہ تک زندہ رہے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۷۔ عدی بن الزغباء الجہنی الانصاری رضی اللہ عنہ

عدی بن سنان (زغباء) بن سبیع بن ثعلبہ بن ربعیہ۔ قوم جہینہ سے ہیں۔ انصار بنو النجار کے حلیف تھے۔ بدر واحد وخندق اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب محمدی رہے۔

واقعہ بدر میں ان کو اور بسیس بن عمرو جہنی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کی خبر لانے کو مامور فرمایا تھا۔

خلافت فاروقی میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۔ عصمت الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو مالک بن نجار کے حلیف ہیں اور قوم اشجع میں سے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریئین میں شمار کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۔ عصمتہ بن الحصین الانصاری رضی اللہ عنہ

عصمت بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان۔ یہ قبیلہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔

یہ اور ان کے بھائی ہبیل بن وبرہ (نسب بہ جد) بدر میں شامل ہوئے تھے۔

موسیٰ بن عقبہ واقدی اور ابن عمارہ کی یہی تحقیق ہے۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک روائت بھی اسی کی موید ہے۔

البتہ ابن اسحاق و ابو محشر نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۔ عصیمتہ الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔ بنو مازن نجار کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۱۔ عصیمتہ الاشجعی رضی اللہ عنہ

یہ بنو سواد بن مالک بن غنم کے حلیف تھے۔ بدر۔ احد۔ اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر ہوتے رہے امارت امیر معاویہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۲۔ عطیہ بن نوبرہ رضی اللہ عنہ

بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضتہ الانصاری الزرقی البیاضی۔
بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۳۔ عقبہ بن عامر الانصاری الخزرجی السلمی رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ اولیٰ سے مشرف تھے۔ بدر واحد میں حاضر۔ یوم احد کو خود آہنی پر سبز عمامہ سجا رکھا تھا اور دور سے نمایاں ہوتے تھے۔
خندق اور دیگر مشاہد نبوی میں بھی باالتزام حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۴۔ عقبہ بن ربیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہل بدر میں بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۵۔ عقبہ بن عثمان بن خلدہ رضی اللہ عنہ

بن مخلد بن عامر بن رزیق الانصاری رضی اللہ عنہ۔
بدر میں یہ اور ان کے دونوں بھائی ابو عبادہ وسعد بن عثمان حاضر تھے۔ عقبہ وسعد اور

عثمان بن عفان یوم احد کو دامان کوہ اعوص تک بھاگ گئے تھے۔ وہاں پہنچ کر پھر سنبھلے اور پھر جنگ میں آ شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ یہ بھی اصحاب مصطفویہ کا خاص شرف ہے۔ کہ ان کی زلات کی معافی کلام الٰہی میں فرمائی گئی جیسا کہ ہمارے باپ آدم و یونس علیہما السلام کے عفو کا اعلان فرمایا گیا۔ رضی اللہ عنہم

۱۴۶۔ عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ بنو حارث بن خزرج سے ہیں ابو مسعود بدری کے عرف سے مشہور ہیں۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ انہوں نے بمقام بدر سکونت اختیار کرلی تھی اس لئے بدری کہلائے ورنہ غزوہ بدر میں شامل نہ تھے۔ ہاں بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ اور اس روز سب سے چھوٹے یہی تھے۔

امام بخاری اور ایک جماعت کی تحقیقات یہ ہیں کہ یہ غزوہ بدر میں شامل تھے۔ احد اور مشاہد مابعد کی حاضری پر سب کا اتفاق ہے۔ جنگ صفین کو جاتے ہوئے علی مرتضیٰ نے انہی کو امیر کوفہ بنایا تھا۔ ان کا انتقال ۴۱ یا ۴۲ھ میں مدینہ یا کوفہ میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۔ عقبہ بن وہب بن کلدۃ الغطفانی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف ہیں بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے بدر واحد میں نمایاں کام کئے۔ یہ پہلے بزرگوار ہیں جو انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مکہ ہی میں حاضر ہوگئے تھے۔ پھر جب حضورؐ نے ہجرت فرمائی تو انہوں نے بھی ہجرت کی اسی لئے آپ کو مہاجری انصاری کہا جاتا ہے۔

جنگ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں خود آہنی کے حلقے کھب گئے تھے۔ ان کے نکالنے میں بھی ابو عبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۔ علیفہ بن عدی بن عمرو الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

علیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عمر بن مالک بن علی من بیاضہ۔

اصحاب بدر میں سے ہیں۔ ان کے نام میں مورخین کو التباس ہوا ہے ابن اسحاق نے

ان کا نام خائے معجمہ (علیخہ) سے تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۔ عمرو بن ایاس بن زید الیمنی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ یمن کے باشندے اور انصار کے حلیف تھے۔ بدر اور احد میں حاضر تھے۔ ربیع بن ایاس اور ورقہ بن ایاس ان کے دو بھائی ہیں اور دونوں صحابی۔ رضی اللہ عنہم

۱۵۰۔ عمرو بن ثعلبہ بن وہب الانصاری رضی اللہ عنہ

عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔

ابو حکیم یا ابو حکیمہ کنیت تھی اور کنیت ہی پر زیادہ مشہور تھے۔ بدر اور احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۔ عمرو بن الجموح الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

ایام جاہلیت میں یہ انصار کے دیوتاوں بتوں کے پجاری تھے۔ عقبہ میں بیعت سے مشرف ہوئے۔ بدر میں حاضر تھے۔ احد میں فائز بہ شہادت ہوئے۔ یہ اعرج تھے۔ بیٹوں نے کہا کہ آپ گھر ٹھہریں آپ معذور ہیں۔ کہا مجھے امید ہے کہ میں بھی لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچوں گا۔ جب گھر سے چلے تو ان الفاظ میں دعا مانگی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیَ الشَّهَادَةَ وَلَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَهْلِیْ خَائِبًا

احد کے دن جب مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئیں تو یہ اور ان کا فرزند خلاد دونوں آگے بڑھے اور مشرکین پر جا پڑے اور اتنا لڑے کہ وہیں شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہما

۱۵۲۔ عمرو بن عتمہ بن عدی الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عمرو بن عتمہ بن عدی بن نابی بنو سلمہ میں سے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے بدر میں حاضر تھے۔

یہ ان رونے والوں میں سے ایک ہیں جن کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

تھی۔ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ۔

۱۵۳۔ عمرو بن عوف الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں۔ مدنیہ ہی میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ ابن اسحٰق کی تحقیق یہ ہے کہ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ نسل گم ہوگئی۔ مسور بن مخرمہ نے ان سے ایک حدیث یہ روایت کی ہے۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرِيْنِ۔ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۔ عمرو بن غزیہ بن عمرو الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

عمرو بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ان کے فرزند کلاں حارث کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حارث کے دوسرے بھائی صحابی نہیں۔ رضی اللہ عنہم

۱۵۵۔ عمرو بن قیس بن زید الانصاری النجاری رضی اللہ عنہ

جمہور کی رائے ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب متفق ہیں کہ احد میں یہ اور ان کے فرزند قیس دونوں شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہما

۱۵۶۔ عمرو بن معاذ بن النعمان الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

مشہور صحابی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے برادر خورد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے احد میں بعمر ۳۲ سال شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۔ عمارہ بن حزم الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار۔

یہ ان ستر بزرگواروں میں سے ہیں جنھوں نے شب عقبہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ مواخات میں یہ محرز بن نضلہ کے بھائی تھے۔ بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور غزوہ فتح میں بنو مالک بن النجار کا نشان انہی کے ساتھ میں تھا۔

قتال اہل الردۃ میں خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے تھے۔ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے بھائی عمرو بن حزم اور معمر بن حزم بھی صحابی ہیں۔ معمر کی اولاد میں سے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن امام مالک کے شیخ ہیں۔ رضی اللہ عنہما

۱۵۸۔ عمرو بن معید رضی اللہ عنہ

عمرو بن معید بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس الانصاری الضبیعی۔

بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض نے ان کا نام عمیر بھی تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۔ عمیر بن عامر بن مالک الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

ابوداؤد کنیت ہے۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۔ عمر بن حارث بن ثعلبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو حرام میں کعب سے ہیں۔ عقبی و بدری ہیں۔ احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۔ عمیر بن حرام بن عمرو بن الجموح الانصاری رضی اللہ عنہ

واقدی و ابن عمارہ کا بیان ہے کہ بدری ہیں۔ مگر موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحق و ابو معشر نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۔ عمیر بن الحمام بن الجموع الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

مواخات میں یہ عبیدہ بن الحارث مطلبی کے بھائی تھے یہ انگور کھا رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یُقَاتِلُھُمُ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا دَخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔

سے مجھ کو کوئی قتل کر دے۔ یہ کہا کر انگور پھینک دیئے اور یہ رجز پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔

رَکْضًا اِلَی اللّٰہِ بِغَیْرِ زَادٍ اِلاَّ التُّقٰی وَعَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرُ فِی اللّٰہِ عَلَی الْجِھَادِ وَ کُلَّ زَادٍ عَرْضَۃَ النَّفَادِ
غَیْرًا لِتُّقٰی وَالْبِرِّ وَالرَّشَادِ

تلوار چلاتے ہوئے شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۔ عمیر بن معبد بن ازعر الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو ضیعہ بن زید میں سے ہیں۔ بعض نے ان کا نام عمرو بھی لکھا ہے۔ بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی تھے۔ ان کا شمار ان ایک سو صابرین کے اندر ہوتا ہے جو یوم حنین میں صابر رہے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۔ عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کا پتہ اسی قدر درج ہے کہ یہ سعید بن عمیر انصاری کے والد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً مُّخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرًا (جو میری امت میں سے مجھ پر بصدق دل ایک بار دورد بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجے گا)

۱۶۵۔ عمار بن زیاد بن سکن الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر ہوئے اور شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۔ عنترۃ السلمی ثم ذکوانی رضی اللہ عنہ

کسی نے ان کو انصار کا مولیٰ اور کسی نے بنو سلمہ انصار کا حلیف تحریر کیا ہے۔ سب متفق ہیں کہ بدر میں حاضر تھے۔ جمہور کا اتفاق ہے کہ احد میں شہید ہوئے اور قول شاذہ ہے کہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۷- عوف بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

عوف بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔

بدر میں حاضر ہوئے۔ ان کے بھائی معاذ و معوذ بھی بدری ہیں۔ عوف بن عفراء کی بابت یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ان چھ میں سے تھے جنھوں نے عقبہ پر بیعت کی۔ بعد ازاں عقبہ کی دوسری و تیسری بیعت میں شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ

عفراء ان کی والدہ کا نام ہے اور والد کا نام حارث ہے۔

۱۶۸- عویم بن ساعدہ بن عائش رضی اللہ عنہ

یہ بنو قضاعہ میں سے ہیں بنوامیہ کے حلیف تھے۔ عقبہ کی بیعت میں یکے ازہفتاد تھے۔

بدر احد اور خندق میں حاضر تھے۔ عہد نبوی میں انتقال کیا یا بقول بعض عہد فاروقی میں بعمر ۶۵-۶۶ سال مدینہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۹- عویمر بن اشقر بن عوف الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کو بنو مازن میں سے بیان کیا گیا ہے۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۰- غنام رضی اللہ عنہ

ان کو رجل من الصحابہ بتلایا گیا ہے۔ اہل بدر میں شامل ہیں۔ ابن غنام صحابی اور راویان حدیث میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۱- فروہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

فروہ بن عمرو بن عبید بن عامر بن بیاضتہ الانصاری البیاضی۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ اور مشاہد مابعد میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہا کرتے تھے۔ مواخات میں عبداللہ بن مخرمتہ اللعامری کے بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۔ فاکہہ بن بشیر الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

فاکہہ بن بشیر بن فاکہہ بن زید بن خالدہ بن عامر بن زریق۔
یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۔ قتادۃ بن نعمان بن زید الانصاری الظفری رضی اللہ عنہ

قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن کعب (اسمی ظفر) بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

ابو عمرو کنیت تھی اور ابو عبداللہ بھی۔ عقبی ہیں اور بدری بھی۔ جملہ مشاہد میں حاضر ہونے والے۔ جنگ احد میں ان کی آنکھ نکل پڑی تھی۔ لوگ قطع کرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ڈیلے کو آنکھ میں رکھ دیا اور ہتھیلی سے دبا دیا اور زبان سے فرمایا اَللّٰھُمَّ اکْسِھَا جَمَالاً الٰہی اس کی آنکھ کو صاحب جمال بنا دے۔ یہ آنکھ عمر بھر کبھی نہ دکھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ بنو ظفر کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

حضرت قتادہؓ کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت تاریکی تھی۔ بجلی چمک رہی تھی۔ ابر تھا۔ قتادہ نماز عشاء کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ سرور عالم نے ان کو دیکھا تو فرمایا قتادہ ہے۔ یہ بولے۔ ہاں۔ پھر کہا میں نے سمجھا کہ آج نماز میں حاضر ہونے والے کم ہوں گے میں ضرور چلوں۔ فرمایا واپس جاؤ تو مل کر جانا۔ پھر حضورؐ نے ان کو کھجور کی ایک شاخ دیدی جو تاریکی میں روشنی دیتی تھی۔ دس دس قدم آگے دس دس قدم پیچھے۔

ان کا انتقال ۲۳ھ بعمر ۶۵ سال ہوا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو ان کے مات بھائی تھے۔ قبر میں اترے۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۔ قطبہ بن عامر بن حدیدۃ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر احد اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے والے تھے۔ جنگ احد میں ۹ زخم ان کے جسم پر آئے تھے۔ ایک پتھر ان کے جسم پر آکر

گرا۔ یہ بولے کہ جب تک یہ پتھر نہیں بھاگے گا میں بھی نہ بھاگوں گا۔ فتح مکہ کے دن بنو سلمہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔ ابو زید کنیت تھی۔ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۔ قیس بن السکن الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

قیس بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔

ابو زید کنیت ہے اور کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ ان کی نسل باقی نہیں رہی۔ بدر میں حاضر تھے۔ ۱۵ھ کو جنگ جسر ابو عبید کے دن شہید ہوئے۔

یہ انصار کے ان چار بزرگوں میں سے ہیں جو عہد نبوی میں جامع قرآن تھے یعنی زید بن ثابت۔ معاذ ابن جبل۔ ابی بن کعب۔ چوتھے خود یہ۔

مہاجرین میں حافظ و جامع قرآن مجید نبوی یہ ہیں۔ عثمان بن عفان۔ علی۔ عبداللہ بن مسعود۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص۔ سالم مولیٰ ابو خذیفہ رضی اللہ عنہم

۱۷۶۔ قیس بن عمرو بن سہل الانصاری المدنی رضی اللہ عنہ

قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔

بدر میں حاضر تھے۔ یہ بزرگوار یحییٰ وسعید و عبدربہ فقہا مدینہ کے جد اعلیٰ ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۔ قیس بن محصن بن خالد بن مخلد الانصاری الزرقی

رضی اللہ عنہ

بدر و احد میں شریک ہوئے تھے ان کے والد کا نام بعض نے حصن بھی لکھا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۔ قیس بن مخلد الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار۔

بدر میں شامل ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۔ قیس بن ابی صعصعہ الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

قیس بن ابی صعصعہ عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔

عقبی بھی ہیں۔ اور بدری بھی۔ بدر میں پیدل نوجوانوں کے سردار تھے۔ بعدازاں احد میں بھی حاضر ہوئے۔ وقت وفات معلوم نہیں ہو سکا۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۔ کعب بن جماز الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قوم غسان میں سے ہیں۔ مگر بنو ساعدہ کے حلیف تھے اس لئے انصاری ہیں۔ کعب بدری ہیں۔ اور ان کے بھائی سعد غزوہ احد میں تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
دارقطنی نے ان کے والد کا نام حمان تحریر کیا ہے مگر ابن عبداللہ البر جماز ہی کو صحیح بتاتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۔ کعب بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

کعب بن زید بن قیس بن مالک بن حارثہ بن دینار بن النجار۔ رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر ہوئے اور یوم الخندق کو شہید ہوئے۔ یہ بیر معونہ کے بزرگوں میں سے ہیں جہاں ان کے ساتھی سب کے سب مارے گئے تھے اور صرف یہی ایک جانبر ہو سکے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۔ کعب بن عمرو بن عباد الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

بنو سلمہ میں سے ہیں ابوالیسر کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ عقبہ میں حاضر ہوئے۔ پھر بدر میں شامل ہوئے۔ یہ قد کے چھوٹے تھے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب کو جو بلند بالا اور قوی الجثہ شخص تھے بدر میں اسیر کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَعَانَكَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيْمٌ بزرگ فرشتہ نے تجھے مدد دی۔ انہی نے مشرکین کا جھنڈا بھی جو ابن عمرو کے ہاتھ میں تھا چھین لیا تھا۔

صفین میں علی مرتضیٰ کی جانب تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۵ھ کو انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۔ مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ

بن مالک بن عبید بن عمرو بن عبدالاعلم البلوی الانصاری۔

ابوالہیثم کنیت ہے عقبہ کے ہر سہ مواقع میں حاضر تھے۔ اور بنو عبدالاشہل کا گمان ہے کہ سب سے پہلے بیعت عقبہ کرنے والے بھی یہی تھے۔

بعض نے ان کو قوم بلی بن صاف بن قضاعہ سے بتایا اور بنو عبدالاشہل کا حلیف تحریر کیا ہے۔

بعض کہتے ہیں کے یہ خود انصاری الاوسی ہیں۔ بدر واحد اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔

۲ھ کو بعہد فاروقی انتقال ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ یہ صفین میں منجانب علی مرتضیٰ تھے وہیں شہید ہوئے لیکن صفین میں ان کے بھائی عبید کا شہید ہونا متحقق ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۔ مالک بن دخشم الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحٰق وموسیٰ کا بیان ہے کہ انہوں نے بیعت عقبہ بھی کی تھی مگر واقدی وابو معشر کو اختلاف ہے۔ سب متفق ہیں کہ یہ بدر اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر رکاب مصطفوی تھے۔

ایک بار ان کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا۔ ایک شخص نے جو ان کو نفاق آلود سمجھتا تھا ان کو گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ (میرے صحابی کو گالی نہ دو)

رضی اللہ عنہ

۱۸۵۔ مالک بن رافع بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ اور انکے والد رافع اور ان بھائی خلاد اور رفاعہ چاروں بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہم

۱۸۶۔ مالک بن ربیعہ الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

میں حاضر ہوئے آخر عمر میں بینائی بند ہوگئی تھی ۵۰ھ میں مدنیہ میں انتقال کیا۔ اہل بدر میں سے یہ آخری شخص ہیں ان کی وفات کے بعد کوئی بدری زندہ نہ رہا تھا۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۷۔ مالک بن قدامہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

مالک بن قدامہ بن عرفجہ بن کعب بن لحاظ بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرء القیس ابن مالک بن الاوس۔ بدر میں حاضر تھے ان کے بھائی منذز بن قدامہ بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۔ مالک بن مسعود بن البدن الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

مالک بن مسعود بن بدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الجموع بن ساعدہ۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر واحد میں شامل ہوئے۔ ابواسید الساعدی ان کے چچیرے بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۔ مالک بن نمیلہ مزنی الانصاری رضی اللہ عنہ

نمیلہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ والد کا نام مالک بن ثابت ہے۔ قوم مزینہ سے ہیں۔ وہ انصار اوس کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۱۹۰۔ مبشر بن عبد المنذر الانصاری رضی اللہ عنہ

مبشر بن عبدالمنذر بن زنیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ بدر میں معہ برادر خود ابولبابہ بن عبدالمنذر حاضر ہوئے اور بدر ہی میں مبشر حاضر ہوئے بعض نے ان کو شہید خیبر بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۔ المجذر بن زیاد البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

مجذر (عبداللہ) بن زیاد بن عمر بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ۔ بدر میں حاضر تھے۔ یہ قوم بلی سے تھے جاہلیت میں انہوں نے سوید بن صلت کو قتل کیا تھا۔

جنگ احد میں حارث بن سوید نے باوجود خود مسلمان ہو جانے کے مجذر کو پشت سے

حملہ کر کے قتل کر دیا اور پھر مکہ میں مرتد ہو کر چلا گیا۔ فتح مکہ کے بعد پھر حارث مسلمان ہو کر آ گیا۔ اس پر قتل مجذر کا مقدمہ چلایا گیا اور قصاص لیا گیا۔

جنگ بدر میں مجذر ہی نے ابوالبختری عاص بن ہشام بن حارث کو قتل کیا تھا۔ ابوالبختری لشکر کفار میں تھا۔ لیکن اس نے مسلمانوں کے خلاف کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ بلکہ قریش نے جو عہدنامہ بنو ہاشم و بنو مطلب کے خلاف لکھ کر خانہ کعبہ سے آویزاں کر دیا تھا۔ ابوالبختری نے اس کے منسوخ کرانے میں سعی کی تھی۔ لہٰذا نبی ﷺ نے حکم دے دیا تھا کہ جس کسی کی مڈ بھیڑ ابوالبختری سے ہو جائے وہ اسے قتل نہ کرے۔

ابوالبختری انہی کو مل گیا مجذر نے کہا کہ ہم کو نبی ﷺ کا حکم یہ ہے کہ تجھے قتل نہ کیا۔ جاوے ابوالبختری نے کہا کہ ایک شخص حیارہ بن ملیحہ قوم بنو لیث کا ہے وہ میرا ہم عہد ہے اور میرے ساتھ ہے تم اسے بھی چھوڑ دو۔ مجذر بولا کہ اور کسی کے چھوڑنے کی اجازت نہیں آخر لڑے اور ابوالبختری مارا گیا۔

مجذر نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ میں نے اسے اسیر ہو جانے کو کہا تھا۔ مگر وہ اسپر رضامند نہ ہوا اور آخر مجھے لڑنا پڑا۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۔ محرز بن عامر بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔ بدر میں حاضر ہوئے ان کی وفات ٹھیک اس دن بوقت صبح ہوئی جس روز جنگ احد واقع ہوئی تھی۔ نسل نہیں چلی۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۔ محمد بن مسلمہ الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزاج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب مصطفوی رہے۔ تازندگی مدینہ ہی میں آباد رہے ۷۴ھ بعمر ۷۷ سال انتقال کیا۔

گندم گوں لانبا قد۔ پر بدن تھے۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔ ان

کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کو نبی ﷺ نے بارہا حاکم مدینہ مقرر فرمایا جب کہ حضور غزوات کو باہر تشریف لیجایا کرتے تھے۔

یہ ان بزرگواروں میں سے ہیں جو مسلمانوں کی باہمی جنگ کے وقت سب سے الگ تھلگ رہے اور ابذہ میں جا ٹھیرے تھے۔

سعد بن ابی وقاص۔ عبداللہ بن عمر۔ محمد بن سلمہ اور اسامہ بن زید وہ بزرگ ہیں جو جمل وصفین سے علیحدہ رہے۔ انہوں نے ان دنوں لکڑی کی تلوار ہاتھ لے لی تھی اور کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ ہی نے ان کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ دس بیٹوں اور ۶ بیٹیوں کے والد ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۔ مرارہ بن ربیعہ العمری الانصاری رضی اللہ عنہ

مرارہ بن ربیعہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں۔ جو غزوہ تبوک میں بچھڑ گئے تھے اور قرآن مجید میں ان کی قبولیت توبہ کا فرمان اترا۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۔ مسعود بن اوس بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ مالک بن النجار سے ہیں غزوہ احد مشاہد مابعد میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا۔ خلافت فاروقی میں انتقال کر گئے تھے۔ کلبی کا بیان ہے کہ جنگ صفین تک زندہ تھے اور منجانب علی مرتضی لڑے تھے۔

ان کا مذہب تھا کہ وتر واجب ہیں عبادہ بن صامت اس کی تکذیب کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہما

۱۹۶۔ مسعود بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی

رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور احد میں بھی۔ بیر معونہ پر شہادت پائی بعض نے ان کو شہید جنگ خیبر بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۔ مسعود بن ربیع القاری رضی اللہ عنہ

قوم قارہ سے تھے اس لئے قاری مشہور ہوئے مواخات میں عبید بن تیہان کے بھائی تھے۔ ۳۰ھ کو بعمر زائد از شصت (۶۰) سال وفات پائی۔ ابو عمیر کنیت ہے۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۔ مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ

مسعود بن سعد بن قیس بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔ واقدی کا قول ہے کہ بدر واحد میں حاضر تھے اور بیر معونہ پر شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۱۹۹۔ مسعود بن عبد سود الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ اوس میں سے ہیں صرف ابن اسحٰق نے ان کو خزرجی بتلایا ہے بدر میں حاضر تھے اور خیبر میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۲۰۰۔ امام العلماء معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن کعب بن عمرو بن اوی بن سعد بن علی بن اسد بن ساروہ بن یزید بن جشم بن الخزرج الانصاری۔

ابو عبدالرحمٰن کنیت ہے دراز قد۔ خوب رو۔ سفید رنگ۔ دانت سفید وروشن۔ بزرگ چشم۔ انہوں نے بیعت عقبہ ستر صحابہ کی شمولیت میں کی تھی اور مواخات میں ان کو عبداللہ بن مسعود کا بھائی بنایا گیا تھا۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ جعفر بن ابی طالب ان کے دینی بھائی تھے۔ بدر اور جملہ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب برابر حاضر ہوئے۔ سرور عالم نے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے ان کو یمن کے ایک حصہ کا حاکم بنا کر بھیج دیا تھا رخصت کے وقت فرما دیا تھا۔ کہ تم مجھے اب اس دنیا میں نہ ملو گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک یمن کو پانچ قسموں پر تقسیم فرما دیا تھا۔

(۱) صنعاء یہاں کا حاکم خالد بن سعیدؓ مقرر فرمایا۔

(۲) کندہ " " " حاکم مہاجر بن ابوامیہ۔

(۳) خضرموت " " " حاکم زیاد بن لبید۔

(۴) زبید۔ رمعہ عدن اور ساحل یہاں کا حاکم ابو موسی اشعری۔
(۵) جند یہاں کا حاکم معاذ بن جبل۔

شرائع اسلام کی تعلیم اور قرآن مجید کی عام تدریس اور مقدمات عامہ کی نگرانی۔ اور جملہ عمال یمن کے اموال کی فراہمی بھی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی کے متعلق تھی۔

ان کی مدح میں ایک تو یہ ارشاد نبوی ہے اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلاَلِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنِ جَبْلٍ حرام حلال کے جاننے میں سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل ہے۔

دوسری یہ حدیث یَاْتِیْ مَعَاذ بْن جَبْلٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِمَامُ الْعُلَمَآءِ قیامت کے دن معاذ بن جبل جملہ علماء کے پیش پیش چلتے ہوئے حاضر ہونگے۔

فروہ اشجعی کی روایت ہے کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے بآواز بلند یہ الفاظ پڑھے اِنَّ مَعَاذًا کَانَ اُمَةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِیْفًا وَلَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ میں نے کہا کہ قرآن مجید میں تو اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مکرر اِنَّ مَعَاذًا کَانَ اُمَةً پڑھا میں سمجھ گیا کہ یہ دانستہ پڑھ رہے ہیں بعد ازاں ہم سے ابن مسعود نے پوچھا تو جانتا ہے کہ "امت" اور "قانت" کے معنے کیا ہیں - میں نے کہا خدا ہی خوب جانتا ہے۔

ابن مسعودؓ نے کہا امت وہ ہے جو خیر کا معلم ہو۔ اور اسکی اقتدا کی جائے اور قانت کے معنے اللہ کی اطاعت کرنے والا ہیں - معاذ بن جبل اسی صفت کے تھے کہ وہ معلم للخیر بھی تھے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرنے والے بھی تھے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے - کہ معاذ بن جبل امور خیر میں بہت خرچ کرنے والے تھے حتی کہ ان کے سر بہت قرضہ ہو گیا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جائیداد کو زیر نگرانی خود لے کر جملہ قرضداروں کا قرضہ چکا دیا۔ معاذ کے پاس کچھ نہ رہا۔

فتح مکہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن جا کر تجارت کرنے کیلئے بھیج دیا۔ اور بیت المال سے امداداً روپیہ عنائت فرمایا۔ جب معاذ بعداز انتقال نبوی مدینہ میں آئے تو عمرفاروقؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ معاذؓ سے وہ روپیہ واپس لینا چاہیے ابوبکرؓ نے فرمایا میں تو کچھ نہ لونگا وہ خود واپس کریں تو ان کی مرضی ہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ان کو رسول اللہؐ نے دیا تھا۔ پھر عمرفاروقؓ معاذ بن جبلؓ سے خود علیحدہ ملے اور ان کو واپسی رقم کیلئے کہا معاذ

نے کہا کہ یہ رقم تو رسول اللہؐ نے ہی میری حالت کو درست کرنے کیلئے دی تھی۔ اب میں کیوں واپس کروں۔

عمر واپس آ گئے۔ پھر معاذؓ حضرت عمرؓ سے ملے۔ کہا میں تمہاری بات مان لینے کو تیار ہوں۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی کے گڑھے میں ہوں اور ڈوبنے لگا ہوں تم نے مجھے وہاں سے نکالا۔ بعدازاں معاذ ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور تمام ماجرا سنایا۔ اور حلفیہ کہا کہ میں کوئی رقم چھپا کر نہ رکھوں گا۔

ابوبکرؓ نے فرمایا میں تم سے کچھ واپس نہ لونگا بلکہ تمام رقم کو ہبہ کر دیتا ہوں۔ عمرؓ نے کہا یہ بہت خوب ہے بعدازاں معاذؓ جہاد شام کو چلے گئے۔

ان کا انتقال طاعون عمواس میں ۱۸ھ کو ہوا۔ بوقت انتقال ان کی عمر ۳۳ یا ۳۸ سال کی تھی۔ دواوین احادیث میں ان سے ۱۵۷ مرویات ثبت ہیں۔ متفق علیہ ۲ صرف صحیح بخاری میں ۳ صرف صحیح مسلم میں ایک۔

۲۰۱۔ معاذ بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو مالک بن النجار سے ہیں۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے۔ جس کی طرف منسوب ہیں۔ ان کے والد حارث بن سواد بن مالک ہیں۔

یہ انصار میں سے ایمان لانے میں ان اولین میں سے ہیں جن پر کسی انصاری کو تقدم حاصل نہیں جنگ بدر میں معاذ بھی حاضر تھے اور ان کے دونوں بھائی عوف و معوذ بھی۔ یہ دونوں تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ معاذ رضی اللہ عنہ دیر تک زندہ رہے۔

ابوجہل کی پنڈلی پر انہی نے تلوار ماری تھی۔ ابوجہل کے بیٹے نے ان کے شانہ پر تلوار لگائی ہڈی کٹ گئی مگر بازو لٹکتا رہا یہ اسی طرح مصروف جہاد رہے۔

جب اس مجروح ہاتھ کو انہوں نے مانع سعی جہاد سمجھا تو کٹے ہوئے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبا کر اور جھٹک کر علیحدہ کر دیا۔ اور پھر بفراغت تمام دن پھر مصروف جہاد رہے۔

ان کے سن وفات میں اختلاف ہے ۔ بعض نے بتلایا ہے کہ یہ خلافت علی مرتضیٰ تک زندہ رہے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۔ معاذ بن عمرو بن الجموح الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

ان کے والد عمرو بن الجموح اور معاذ دونوں بدر میں شامل تھے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بدر میں صف بندی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میرے چپ و راست انصار کے دو ۲ نوجوان لڑکے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر پورے جوان ہوتے تو خوب ہوتا۔ ان میں سے ایک بولا۔ چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں۔ تم کیا چاہتے ہو۔ کہا سنا ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ دیکھ پاؤں تو اسے قتل کر کے چھوڑوں۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے بآہستگی یہی بات کہی اتنے میں مجھے سامنے ابوجہل نظر آگیا میں نے دونوں سے کہا تمہارا مطلوب وہ ہے۔ دونوں شہباز کی طرح جھپٹ پڑے۔ معاذ بن عمرو کے بیان میں بھی بازو کٹ جانے اور جھپٹ کر گرا دینے کا واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے جس طرح معاذ بن عفراء کے بیان میں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلواروں کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ ہاں تم دونوں نے ابوجہل کو ضربات لگائی ہیں۔ معاذ بن عمرو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۔ معاذ بن ماعض الانصاری الرزقی رضی اللہ عنہ

معاذ ماعض بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ یہ شہسوار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر میں ابوعیاش زرقی کا گھوڑا دلا دیا تھا جب کہ ابوعیاش گھوڑے سے گر پڑے تھے۔

واقدی اس قول میں متفرد ہیں کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۔ معبد بن عبادہ الانصاری السالمی رضی اللہ عنہ

معبد بن عبادہ بن قشیر۔ یہ قبیلہ بنو سالم بن عوف سے ہیں۔ ابوحمیضہ ان کی کنیت ہے۔ اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور بھی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۔ معبد بن قیس بن صخر الانصاری رضی اللہ عنہ

معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

بدر میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی بھی بدری ہیں دونوں بھائی احد میں بھی حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۔ معبد بن وہب العبدی بن عبد القیس رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر چلا رہے تھے۔
ام المومنین سودہ کی بہن بریرہ بنت زمعہ ان کے نکاح میں تھی۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۔ معتب بن بشیر بن ملیل الانصاری رضی اللہ عنہ

معتب بن بشیر (قیشر) بن ملیل بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ عقبی بھی ہیں۔ اور بدری بھی۔ احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۔ معتب بن عبید بن ایاس البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

انصار بنو ظفر کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر تھے بعض نے ان کا نام مغیث بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۔ معقل بن منزر بن سرح الانصاری رضی اللہ عنہ

معقل بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
عقبی بھی ہیں اپنے بھائی زید بن منذر کے ساتھ بدر میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۔ معمر بن حارث القرشی الجمعی رضی اللہ عنہ

معمر بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔
حاطب کے بھائی اور عثمان بن مظعون کے ہمشیر زادہ ہیں۔ والدہ کا نام قتیلہ تھا۔ مواخات میں معاذ بن عفراء کے بھائی ہیں' بدر' احد اور جملہ مشاہد میں شامل ہوئے اور خلافت فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۔ معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضیعتہ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

انصار بنوٌ عمرو کے حلیف تھے۔ عاصم بن عدی کے برادر حقیقی ہیں۔ مواخات میں نبی ﷺ نے زید بن خطاب کو ان کا بھائی بنایا تھا۔

عقبہ میں بھی حاضر ہوئے اور بدر واحد اور خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکاب محمدیؐ تھے۔

جب سرور عالم کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے کاش ہم حضور ﷺ سے پہلے مرگئے ہوتے۔ معن بن عدی نے کہا میں تو یہ پسند نہیں کرتا کہ حضور ﷺ سے پہلے مرگیا ہوتا۔ اس لئے کہ میں حضور ﷺ کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ زندگی میں حضور ﷺ کی تصدیق کرتا رہا۔

مسیلمہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۔ معن یزید بن اخنس بن خباب السلمی رضی اللہ عنہ

معن بن یزید اور اخنس تینوں صحابی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہم

۲۱۳۔ معن بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ معاذ بن عفراء کے بھائی ہیں ابوجہل پر حملہ کرنے میں بھائی کے ساتھ شامل تھے۔ بدر میں حاضر تھے وہیں سے خلد بریں کو سدھارے۔ رضی اللہ عنہما

۲۱۴۔ معوذ بن عفراء بن الجموع الانصاری رضی اللہ عنہ

معاذ بن عمرو کے بھائی ہیں۔ بھائی کے ساتھ ہی بدر میں شامل تھے ابن اسحٰق نے ان کا نام اہل بدر میں ذکر نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۔ ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو عوف بن خزرج سے ہیں۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۔ منذر بن قدامہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بنو غنم میں سے ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۔ منذر بن عرفجہ الاوسی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو غنم میں سے ہیں بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۸۔ منذر بن محمد بن عقبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ مالک بن اوس میں سے ہیں۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے اور بیر معونہ پر شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۔ نحاث بن ثعلبہ بن حزمہ البلوی رضی اللہ عنہ

نحاث بن ثعلبہ بن حزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ۔ قوم بلی سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے بعض نے ان کا نام بائے موحدہ سے لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۰۔ نصر بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب الانصاری الظفری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے۔ ان کے والد حارث کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۱۔ نعمان بن ابی خزمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بعض نے خزمہ بن نعمان نام لکھا ہے بن امیہ بن برک (امراء القیس) بن ثعلبہ۔ بدر میں حاضر تھے۔ ابن اسحٰق لکھتے ہیں کہ احد میں بھی موجود تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۲۔ نعمان بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو سلمہ کے مولیٰ ہیں۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۳۔ نعمان بن عبد عمرو نجاری الانصاری رضی اللہ عنہ

نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر میں اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کی معیت میں حاضر تھے۔ یوم احد کو شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۔ نعمان بن اعقر بن الربیع البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ انصار بنو معاویہ بن مالک کے حلیف تھے۔ بدر۔ احد اور خندق و جملہ مشاہد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۵۔ نعمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

مالک بن النجار کے قبیلہ سے ہیں ان کو نعمان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ان ہفتاد تن میں سے ہیں جو بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور دیگر جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے سلطنت امیر معاویہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۶۔ نعمان بن قوقل (بن ثعلبہ رض)

موسیٰ بن عقبہ نے ان کا شمار اہل بدر میں کیا ہے اور تحریر کیا ہے کہ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۷۔ نعمان بن مالک بن ثعلبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج۔
ثعلبہ بن دعد کو قوقل بھی کہا کرتے تھے اور ان کی اولاد کو دیوان فاروقی میں بنو قوقل کے پتہ سے تحریر کیا گیا تھا۔ بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔

مؤرخ محمد بن عمارہ کا قول ہے کہ بدر میں حاضر ہونے والے نعمان الاعرج بن مالک تھے۔ یہ نعمان بن مالک وہی ہیں جنھوں نے میدان احد کی طرف جاتے ہوئے کہا تھا۔ یارسول اللہ ﷺ بخدا میں جنت میں ضرور داخل ہونگا فرمایا۔ کیونکر۔ عرض کیا کہ کلمہ شہادت پر میرا ایمان ہے اور جنگ میں سے فرار ہونا میں نہیں جانتا۔ فرمایا سچ کہتے ہو۔ چنانچہ میدان احد میں ہی شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۸۔ نعیمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

نعیمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔

ان کا شمار کبراء صحابہ اور قدماء صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ ان کی ظرافت وخوش طبعی کی حکایات بہت سی ہیں۔ ازاں جملہ ایک یہ ہے۔

ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے بصریٰ کو روانہ ہوئے۔ نعیمان بن عمرو اور سویط بن عرملہ (دونوں بدری ہیں) بھی ان کے ہمراہ تھے۔ باورچی خانہ کا انتظام سویط کے سپرد تھا۔ نعیمان نے ان سے کہا مجھے کھانا کھلا دو۔ سویط نے کہا ابوبکر کو آلینے دو۔ نعیمان بولے اچھا تمہاری خبرلوں گا۔ نعیمان پاس کے گاؤں میں چلے گئے لوگوں سے کہا میرے پاس عربی غلام ہے زبان دراز ہے خریدنا ہو تو خرید لو۔ لیکن وہ کہے گا کہ میں آزاد ہوں اگر تم نے خریدنا ہو تو اس کی بات نہ سننا۔ ورنہ وہ اور زیادہ خراب ہو جائیگا۔

آخر سودا دس اونٹنیوں پر پختہ ہو گیا۔ اونٹنیاں لے لیں اور ان لوگوں کو ساتھ لے کر کیمپ میں آئے اور سویط کی طرف اشارہ کر دیا کہ غلام وہ ہے۔ یہ لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے سویط سے کہا کہ ہم نے تجھے خرید لیا ہے وہ بولے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے میں تو آزاد ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں تیری بات پہلے ہی سے معلوم ہو چکی ہے۔ غرض سویط کو وہ باندھ کر لے گئے۔ جب ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور انہوں نے ماجرا سنا۔ تب انہوں نے سویط کو چھڑایا اور اونٹنیاں واپس کرائیں۔

انہی کی عادت تھی کہ جب کوئی نیا پھل یا نئی چیز مدینہ میں آتی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آتے اور عرض کرتے کہ یہ ہدیہ ہے۔ پھر جب قیمت کا ان پر مطالبہ ہوتا تو دوکاندار کو حضور کے سامنے لاتے کہ حضور اس کی قیمت دی جائے۔ حضورؐ ہنستے اور

فرماتے کہ وہ تو ہدیہ تھا۔ نعیمان عرض کرتے کہ یا رسول اللہ میرے دل نے چاہا کہ حضورؐ کے سوا اور کوئی نیا پھل نہ کھائے مگر قیمت میرے پاس موجود نہیں۔ حضورؐ ہنسا کرتے اور قیمت ادا فرما دیتے۔

کہتے ہیں کہ عہد معاویہ تک یہ زندہ رہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۲۹۔ نوفل بن ثعلبہ الانصاری السالمی الخزرجی رضی اللہ عنہ

یہ بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے اور یوم احد کو شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۲۳۰۔ ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ

ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید قوم بلی اور بنو قضاعہ میں سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابوبردہ کنیت۔ کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ عقبی بھی ہیں۔ اور بدری بھی۔ دیگر مشاہد میں بھی برابر حاضر رہے۔

براء بن عازب مشہور صحابیؓ کے ماموں ہیں۔ ۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۲۳۱۔ ہبیل بن وبرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن الخزرج سے ہیں۔ یہ بھی بدری ہیں اور ان کے بھائی عصمت بن وبرہ بھی بعض نے کہا کہ وبرہ ان کے دادا کا نام ہے اور باپ کا نام حصین بن وبرہ ہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۳۲۔ ہلال بن امیہ الانصاری الواقفی رضی اللہ عنہ

یہ انصار کے قبیلہ بنو واقف سے ہیں۔ یہ ان تین میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور قرآن مجید کی آیت وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوْا میں ان کا ذکر ہے۔ ان ہرسہ کے نام یہ ہیں۔

کعب بن مالک از بنو سلمہ۔ مرارہ بن ربیع از بنو عمرو بن عوف۔ ہلال بن امیہ از بنو واقف۔ رضی اللہ عنہم

۲۳۳- ہلال بن معلیٰ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

ہلال بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ- یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں- بدر میں معہ برادر خود رافع بن معلی کے حاضر تھے- رضی اللہ عنہما

۲۳۴- ہمام بن حارث بن ضمرہ رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے- ان سے کسی روایت کا ہونا نہیں پایا گیا- رضی اللہ عنہ

۲۳۵- ودقہ بن ایاس الانصاری رضی اللہ عنہ

ودقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان- بدر- احد- خندق اور جملہ مشاہد میں سرورعالمؐ کی خدمت میں حاضر رہے تھے- جنگ یمامہ میں شہید ہوئے- رضی اللہ عنہ

۲۳۶- ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع الجہنی رضی اللہ عنہ

انصار کے قبیلہ بنو سواد کے حلیف ہیں- بدر و احد میں حاضر تھے- رضی اللہ عنہ

۲۳۷- یزید بن اخنس السلمی رضی اللہ عنہ

یہ ملک شام کے ہیں- کہا جاتا ہے کہ یہ معہ والد خود وپسر خود معن غزوہ بدر میں حاضر تھے- مگر اہل بدر میں ان کا نام معروف نہیں- البتہ تینوں بیعت نبوی سے مشرف ضرور ہوئے-

کیثر بن مرہ اور سلیم بن عامر نے ان سے روایات بیان کی ہیں رضی اللہ عنہم

۲۳۸- یزید بن ثابت بن الضحاک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ مشہور صحابی زید بن ثابت کے بھائی ہیں- کہا جاتا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے- احد میں ان کی شمولیت اور جنگ یمامہ میں ان کا شہید ہونا مسلمہ ہے- زید بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے- رضی اللہ عنہ

۲۳۹- یزید بن ثعلبہ بن خزمہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ بلی سے ہیں- انصار بنو سالم بن عوف کے حلیف تھے- بیعت عقبہ یا عقبتین میں حاضر تھے- بدری ہیں- احد میں بھی حاضر تھے- ابو عبدالرحمٰن کنیت سے مشہور تھے- رضی اللہ عنہ

۲۴۰- یزید بن حارث الانصاری رضی اللہ عنہ

یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الحارث بن الخزرج-

انہی کو یزید بن قسحم بھی کہتے ہیں- مواخات میں ذوالشمالین مہاجران کا بھائی تھا- بدر میں حاضر ہوئے اور اسی روز شہید بھی ہوئے- رضی اللہ عنہ

۲۴۱- یزید بن عامر بن حدیدۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو سواد بن غنم میں سے ہیں- سب متفق ہیں کہ یہ بیعت عقبہ میں شامل تھے- موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں لیا ہے اور اکثر مورخین نے ان کو بدر واحد میں شمار کیا ہے- ابوالمنذر کنیت سے معروف ہیں-

۲۴۲- یزید بن منذر الانصاری رضی اللہ عنہ

یزید بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ-

عقبہ' بدر' احد میں حاضر تھے-

سلسلہ مواخات میں عامر بن ربیعہ حلیف بنو عدی المہاجر ان کے بھائی تھے- رضی اللہ عنہ

۲۴۳- ابو صرمہ الانصاری المزنی رضی اللہ عنہ

ان کے نام میں اختلاف ہے مالک بن ابی بن انس یا مالک بن اسعد ان کا نام بتایا گیا ہے-

یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں- سب کا اتفاق ہے کہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور

دیگر مشاہد مابعد میں بھی ملتزم رکاب محمدیؐ تھے ان کا شمار عمدہ شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ نمونہ درج ہے۔

لناصرم یزول الحق فیھا واخلاق یسود بھا الفقیر
ونصح للعشیرۃ حیث کانت اذا ملئت من الغش الصدور
وحلم لا یسوغ الجہل فیہ واطعام اذا قحط الصبیر
بذات یدعلٰی ماکان فیھا بخود بہ قلیل اوکثیر

ان سے احادیث کی بھی روایت ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۴۴۔ ابوالضیاح الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

ان کا نام نعمان یا عمیر بتایا گیا ہے۔ بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس ہیں اور کنیت کے ساتھ معروف۔ بدر واحد خندق وحدیبیہ میں حاضر تھے۔ جنگ خیبر میں آپ شمشیر سے شربت شہادت پیا۔۔ رضی اللہ عنہ

۲۴۵۔ ابو عیسٰی الحارثی الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں انتقال کیا۔ امیرالمومنین حضرت عثمانؓ ان کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے تھے۔ محمد بن کعب قرضی اور صالح نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ رضی اللہ عنہ

۲۴۶۔ ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور صفین میں امیرالمومنین علیؓ کے ساتھ حاضر تھے۔

ان کے فرزند فضالہ بن ابوفضالہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار علی مرتضی ینبوع میں سخت بیمار ہو گئے حالت خطرناک ہو گئی۔ میرے والد نے کہا بہتر ہے کہ ہم آپ کو مدینہ میں لے چلیں۔ یہاں تو قوم جہینہ کے سوا اور کوئی جنازہ پر بھی آنے والا نہیں۔ مرتضی نے فرمایا۔ میں اس مرض میں فوت نہ ہونگا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ میری موت اس وقت ہو گی جب کہ میرے سر کے خون سے میری داڑھی رنگین ہو گی۔ رضی اللہ عنہ

۲۴۷۔ ابو قتادہ انصاری السلمی رضی اللہ عنہ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ "فارس رسول اللہ" ان کا لقب تھا۔

ان کے نام میں سخت اختلاف ہے۔ حارث نعمان یا عمرو بن ابی کہا گیا ہے۔ بعض نے نعمان بن عمرو بتایا ہے اور بعض نے بلدمہ بن خناس۔

یہ مسلمہ ہے کہ ان کی والدہ کبشہ بنت مظہر بن حرام ہیں۔ ابن عقبہ وابن اسحٰق نے ان کا نام اہل بدر میں نہیں لکھا۔ لیکن واقدی کی تحریر اور دیگر روایات سے ثابت ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب کا اتفاق ہے کہ امیرالمومنین علیؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نماز جنازہ میں سات یا چھ تکبیریں ادا کی تھیں۔ اہل بدر کی نماز جنازہ اسی طرح پڑھی جایا کرتی تھی۔

غزوہ احد میں اور دیگر مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔ اور خلافت علی مرتضی میں بھی جملہ مشاہد میں جناب مرتضوی کی طرف حاضر رہے۔

۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

۲۴۸۔ ابو ملیل الانصاری الضبیعی رضی اللہ عنہ

ابو ملیل بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبعیہ

بدر واحد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ